شمارہ ۳ جلد ۱۵ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ مارچ 2011

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

حضورؐ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی حالات

تحریکِ ناموسِ رسالت تازہ صورتحال

تقدیسِ رسالتؐ کے لیے مولانا مرغوب الرحمٰن

مرزائیت کے ماخذ اور اصولِ مذہب

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۳ ○ جلد: ۱۵

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سید احمد صاحب جلالپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا محمد حسین ناصر
چوہدری محمد اقبال	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
مولانا عبدالرزاق	مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

تحریک ناموس رسالت، تازہ صورتحال	مولانا اللہ وسایا	3

مقالات ومضامین

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی حالات	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	5
تقدیس رسالت کے لئے	سید مطیع الرحمن ہمدانی، قصور	9
قانون انسداد توہین رسالت کیا اور کب سے ہے؟	مولانا محمد اعجاز مصطفی	13
شاتمین رسالتؐ اور ان کے پشت پناہ	مولانا محمد ازہر	19
فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب، لمحہ فکریہ	حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری	25
ہمارا آئین ناموس رسالت ﷺ کا محافظ	جناب بلال حفیظ	30

ردقادیانیت

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب	مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ	33
احتساب قادیانیت جلد ۳۵ کا دیباچہ	حضرت مولانا اللہ وسایا	38
احتساب قادیانیت جلد ۳۶ کا دیباچہ	حضرت مولانا اللہ وسایا	40

متفرقات

مولانا مرغوب الرحمن صاحبؒ	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر	45
ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اسلامیان پاکستان کا مثالی اتحاد	مولانا محمد علی صدیقی	48
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

تحریک ناموس رسالت ...... تازہ صورتحال!

ننکانہ کے متصل گاؤں اٹانوالی کی رہائشی ایک مسیحی خاتون آسیہ کو سیشن کورٹ سے سزا ہوئی۔ پنجاب کے سابق گورنر سلمان تاثیر نے اس سے شیخوپورہ جیل میں جا کر ملاقات کی۔ امریکہ نے اس خاتون کے خاندان کو امریکہ کی نیشنلٹی دینے کا اعلان کیا۔ ادھر ویٹی کن سٹی میں پوپ نے تحفظ ناموس رسالت قانون کو ختم کرنے اور آسیہ کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں ۲۹ر نومبر ۲۰۱۰ء کو کراچی جمعیت علماء پاکستان کے زیر اہتمام آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں ''تحریک ناموس رسالت'' کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا گیا۔ جس کے کنوینیر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر قرار پائے۔ ۱۲ر دسمبر کو راولپنڈی میں مرکزی جماعت اہل سنت، ۱۳ر دسمبر کو لاہور جمعیت علماء اسلام (س) کے تحت میں آل پارٹیز کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ۱۵ر دسمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسلام آباد میں عظیم الشان آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں ۲۴ر دسمبر کو ملک بھر میں یوم احتجاج، ۳۱ر دسمبر کو شٹر ڈاؤن ہڑتال کی اپیل کی گئی۔ ۹ر جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں جلسہ عام کا اعلان کیا گیا۔

۲۴ر دسمبر کو ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا۔ پورے ملک میں جمعہ کے موقعہ پر اسلامیان وطن نے ملک کے کونہ کونہ میں احتجاج کیا۔ ۳۱ر دسمبر کو پاکستان کی تاریخ کی مثالی ہڑتال ہوئی۔ قصبات و دیہات تک میں مسلمانوں نے شٹر ڈاؤن کر کے اس ہڑتال کو کامیاب بنایا۔ ۹ر جنوری کے کراچی کے جلسہ عام کے لئے جناب شبیر ابوطالب، مولانا قاری محمد عثمان، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا سید حماد اللہ شاہ، جمعیت اہل حدیث، جماعت اسلامی کے جناب محمد حسین محنتی، جماعت اہل سنت، الدعوۃ، تحریک اسلامی، ملت اسلامیہ کے نمائندگان نے کراچی کے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیئے۔ مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے کراچی میں ڈیرے ڈال دیئے۔ کراچی کے درو دیوار بینروں سے سج گئے۔ اندازہ فرمایئے ایک لاکھ ہینڈ بل اور کئی سو بینر صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کر کے تقسیم کئے۔ چنانچہ ۹ر جنوری کو کراچی کے چاروں اطراف سے وفود، قافلے، ریلیوں کی شکل میں رواں دواں جلسہ گاہ تبت سنٹر کراچی میں پہنچے تو تبت سنٹر سے مزار قائد تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا۔ چہار سو سرہی سر نظر آتے تھے۔ جلسہ سے تمام جماعتوں کے قائدین نے خطاب فرمایا۔ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، جناب سید منور حسن، مولانا فضل الرحمٰن، پیر عبدالخالق بھرچونڈی شریف اور دیگر قائدین کی قیادت میں اس عظیم الشان ریلی اور جلسہ عام نے کراچی کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے اپنے اختتامی بیان میں فرمایا کہ اگر حکومت پاکستان نے وائٹ ہاؤس میں اپنے امریکی آقاؤں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کر دیں گے تو میں بھی روضۂ رسول اللہ ﷺ پر عہد کر کے آیا ہوں کہ ہم اپنی جان نچھاور کر دیں گے۔ لیکن اس قانون کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔ آپ کا بیان اس جلسہ عام کا حاصل بیان تھا۔ الحمد للہ! یوں تحریک کا ایک مرحلہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

آئندہ کا پروگرام

۱۵؍دسمبر کی اے۔پی۔سی کے فیصلوں کے مطابق ۹؍جنوری کے جلسہ عام میں اگلے پروگرام کا اعلان کرنا تھا۔ چنانچہ جمعیت علماء اسلام کل پاکستان نے تحریک ناموس رسالت میں شامل تمام جماعتوں کے سربراہوں کو ۸؍جنوری ۲۰۱۱ء بعداز عشاء کراچی کے میریٹ ہوٹل کی اے۔پی۔سی میں جمع کیا۔ مولانا فضل الرحمٰن کی سربراہی میں رات کے بارہ بجے تک آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں فیصلہ ہوا کہ ۳۰؍جنوری کو لاہور میں احتجاجی جلسہ عام منعقد ہوگا۔ اس سے قبل ۲۹؍جنوری کو تحریک ناموس رسالت میں شامل جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس لاہور میں ہوگا۔ اس کی میزبانی جماعت اسلامی کرے گی۔ اس سے اگلے پروگرام کو طے کیا جائے گا اور اس کا اعلان ۳۰؍جنوری کے جلسہ عام میں کیا جائے گا۔

حکومت اور ناموس رسالت

۱...... آسیہ کیس کے نتیجہ میں حکمران جماعت کی رکن شیریں رحمان نے ۱۲ قومی اسمبلی کے ممبران سے دستخط کرا کر قومی اسمبلی میں بل جمع کرایا کہ اس قانون کو ختم یا تبدیل کیا جائے۔ تاحال وہ بل حکمران جماعت نے واپس لینے کا شیریں رحمان کو پابند نہیں کیا۔ البتہ کہا گیا کہ بل داخل دفتر کر دیا گیا ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ بل ابھی زندہ ہے۔ قومی اسمبلی کی پراپرٹی ہے۔ جب حالات سازگار ہوں گے اس بل کو نکال کر پھر اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے گا۔ یہ فیصلہ حکومت کی بدنیتی کا مظہر ہے۔ اس بل کو داخل دفتر کی بجائے اسمبلی کے فلور میں پیش ہو کر خود پیش کرنے والا رکن اس بل کو واپس لینے کا اعلان کرے اور اس کا یہ اعلان اسمبلی کی کارروائی کا حصہ بنے۔ تاحال حکومت نے ایسا نہیں کیا۔

۲...... آسیہ کیس کے بعد صدر مملکت آصف علی زرداری نے وفاقی اقلیتی امور کے وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی تھی۔ جس نے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترامیم تجویز کرنی تھیں۔ تحریک ناموس رسالت کا مطالبہ تھا کہ اس کمیٹی کو کالعدم قرار دیا جائے۔ اخبارات میں حکومت کا مبہم سا بیان شائع ہوا کہ کمیٹی کو کام کرنے سے روک دیا گیا۔ گویا اسے تاحال تحلیل نہیں کیا گیا۔ ان اقدامات سے لگتا ہے کہ حکومت نے ابھی تک جو جو اعلان کئے وہ بے دلی سے کئے۔ خوش دلی کے ساتھ حکومت ان مطالبات کو تسلیم کرنے میں ہچکچا رہی ہے۔ ان حالات میں ہمارا مطالبہ ہے کہ:

۱...... شیریں رحمٰن کے بل کو قومی اسمبلی سے واپس لیا جائے۔ ۲...... حکومت نے اس قانون میں ترمیم کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے۔ اسے تحلیل کیا جائے۔

جب تک حکومت واضح طور پر ان مطالبات کو تسلیم نہیں کرتی۔ ہم سب کو اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا ہوگا۔

☆...... وزیراعظم پاکستان کا یہ فرمانا کہ ہم نے اس قانون میں ترمیم کا فیصلہ نہیں کیا۔ ☆...... وزیراعظم پاکستان کا یہ فرمانا کہ ہم اس قانون میں ترمیم نہیں کر رہے۔

یہ وہ دو اعلان ہیں جو یکے بعد دیگرے انہوں نے کہے۔ لیکن یہ دونوں مبہم ہیں۔ ان کا فرمانا کہ ہم نے ترمیم کا فیصلہ نہیں کیا۔ یعنی حکومتی حلقوں میں ترمیم کا مسئلہ زیر غور ہے۔ ابھی تک ہم نے ترمیم کا فیصلہ نہیں کیا یا ہم ترمیم نہیں کر رہے۔ گویا ابھی نہیں پھر؟۔ یہ دونوں مبہم اعلان قوم کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے مترادف ہیں۔ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا مطالبات کو صدق دل کے ساتھ اپنے ایمان کا تقاضہ سمجھ کر تسلیم کرے۔ رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کی عزت وناموس کا مسئلہ تمام مسلمانوں کا، اپوزیشن وحکومت کا، عوام وخواص کا، دینی وسیاسی سب جماعتوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اس میں جتنی جلدی واضح فیصلہ کا اعلان ہوگا۔ حکومت کے لئے اتنا ہی مفید ہے۔

حضورﷺ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی حالات!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

رحمت عالمﷺ کا نسب نامہ: آپﷺ کا نسب نامہ کچھ اس طرح ہے۔ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن معز بن نزار بن معد بن عدنان۔ یہاں تک آپﷺ کا نسب نامہ بالاتفاق صحیح ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ عدنان کے بعد اختلاف ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپﷺ اپنے جداعلیٰ جناب ہاشم بن عبدمناف کی نسب کی وجہ سے ہاشمی کہلاتے ہیں۔ آپﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب کے دس بیٹے تھے۔ جناب عبدالمطلب کی اولاد میں جناب عبداللہ سب سے زیادہ خوبصورت، پاک دامن اور چہیتے تھے۔

والدہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب: وہب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب کی صاحبزادی تھیں۔ نسب اور رتبے کے لحاظ سے قریش میں افضل ترین خاتون شمار ہوتی تھیں۔ آپ کے نانا جناب وہب نسب اور شرف دونوں لحاظ سے بنوزہرہ کے سردار تھے۔ حضرت آمنہ مکہ مکرمہ میں ہی رخصت ہوکر جناب عبداللہ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔

رحمت عالمﷺ کا انتخاب

الصحیح البخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں کئی صدیوں بعد بنوآدم کے بہترین قرون (زمانے) میں بھیجا گیا ہوں۔ الصحیح المسلم میں واثلہ بن اسقع سے روایت ہے۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنوہاشم کو اور بنوہاشم سے مجھے منتخب فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین مخلوق اور فریقین میں سے بہترین فریق میں پیدا فرمایا۔ (یعنی انسان) پھر قبائل کا انتخاب کیا تو مجھے بہترین قبیلے میں سے پیدا کیا۔ (قریش) اور جب خاندانوں کا انتخاب کیا تو مجھے بہترین خاندان میں بھیجا۔ (بنوہاشم) اس لئے میں بلحاظ نفس اور بلحاظ خاندان سب انسانوں میں بہتر ہوں۔ (رواہ الترمذی)

ولادت باسعادت

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ آپﷺ کے والد کا نام عبداللہ ہے۔ جو اپنے بھائیوں میں سے سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ عفیف اور پاک دامن تھے۔ ان کے والد محترم ان سے بہت محبت فرماتے تھے۔ ابھی آپﷺ رحم مادر ہی میں تھے کہ آپﷺ کے والد محترم کا انتقال ہوگیا۔ جناب عبداللہ نے ورثہ میں پانچ اونٹ، ایک حبشی کنیز ام ایمنؓ جن کی کنیت اور نام برکت تھا۔ چھوڑیں۔

حسب اختلاف مؤرخین آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ۸ یا ۹ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ جب کہ عوام میں یہ مشہور ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ (عام الفیل ۵۷۰ء کو ہوئی) بیہقی کی روایت کے مطابق آپ ﷺ مختون (ختنہ شدہ) پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے جدامجد کو جب آپ ﷺ کی ولادت کی اطلاع پہنچی تو شاداں وفرحاں کشاں کشاں دارعبداللہ میں پہنچے۔ دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا یہ میرا بیٹا بہت مرتبے والا ہوگا اور آگے چل کر ان کی شان بلند ہوگی۔ دادا نے نام محمد ﷺ اور والدہ نے بشارت کی بنیاد پر احمدؐ رکھا۔ اصحاب سیرت نے لکھا ہے کہ جس رات آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ کسریٰ کا محل لرز گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کی آگ جو ایک ہزار سال سے جل رہی تھی بجھ گئی۔ بحیرہ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا۔ ساتویں دن آپ ﷺ کا عقیقہ کیا گیا تو جناب عبدالمطلب نے عمائدین قریش کی پرتکلف کی۔ کسی نے نام پوچھا تو فرمایا محمد ﷺ، قریشیوں نے کہا کہ ہمارے ہاں یہ نام مروج نہیں۔ کوئی خاص حکمت، آپ نے جو جواب ارشاد فرمایا الہامی معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا: ”عسیٰ ان یحمد فی الناس“ عنقریب فرمایا اس کی پوری کائنات میں تعریفیں ہوں گی۔ گویا رب بھی تعریف کرے گا اور سارا جگ بھی۔

رضاعت اور ایام رضاعت

عرب پاک میں رواج تھا کہ بچوں کو والدائیں نہیں بلکہ شہری ماحول سے دور دراز کی ماائیں دودھ پلاتی تھیں۔ چنانچہ بنوسعد کے قبیلہ کی ماائیں مکہ مکرمہ آئیں تاکہ شہر کے بچوں کو رضاعت کے لئے لے جائیں اور تاکہ شہر کے ماحول سے دور، دیہات کی خالص آب وہوا میں رضاعت کی مدت مکمل ہو اور دیہات کی خالص زبان میں گفتگو ہو۔ چنانچہ آپ کی ولادت باسعادت کے بعد چند روز آپ کو آپ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ اس دوران قبیلہ بنوسعد کی کچھ ماائیں مکہ مکرمہ آئیں۔ تاکہ مکہ مکرمہ کے چوہدریوں اور وڈیروں کے بچے رضاعت اور پرورش کے لئے لے جائیں۔ چنانچہ قبیلہ بنوسعد کی خواتین جن کے پاس تیز رفتار سواریاں تھیں۔ مکہ مکرمہ میں جلدی پہنچ گئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ خود بھی کمزور تھیں اور ان کی سواری (گدھی) کمزور تھی۔ جو چل نہ سکتی تھی۔ بنوسعد کی ماؤں نے سرداروں کے بچے اپنی تحویل میں لے لئے اور ”محمدؐ“ کو یتیم سمجھ کر (چونکہ والد محترم انتقال فرماچکے ہیں لہٰذا انعام واکرام کی توقع کم تھی) کسی نے توجہ نہ کی۔ (بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں قابل نہ سمجھا کہ وہ آپ کے محبوب کی دایہ بنیں) جب حلیمہ سعدیہ کی نظر ننھے منے بچے پر پڑی تو اس کا حسن وجمال دیکھتے ہی فریفتہ ہوگئیں اور اٹھا کر سینہ سے لگالیا۔

حلیمہ کے بھاگ جاگ اٹھے

جب رحمت عالم ﷺ حلیمہ سعدیہ کی گود میں آئے تو آپ کے بھاگ جاگ اٹھے۔ وہ کمزور اور دبلی پتلی محترمہ جسے خود دودھ کی ضرورت تھی اور اس کا اپنا بچہ بھی سیر نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی برکت سے دونوں شکم سیر ہوگئے۔ وہ دراز گوش جو چل نہیں سکتی تھی۔ اب اتنی تیز رفتار ہوگئی کہ تمام سواریوں کو کراس کرگئی۔ بنوسعد کی دایاں حیرت واستعجاب سے پوچھتی ہیں۔ حلیمہ! سواری تبدیل کرلی۔ فرمایا: سواری وہی ہے۔ البتہ سوار تبدیل ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ بنوسعد میں پہنچے تو حلیمہ کی بکریاں قحط زدہ علاقہ میں چر کر جب شام کو واپس آتیں وہ شکم سیر ہوکر آتیں۔ جب کہ دوسرے لوگوں کی بکریوں کی کوکھیں خالی ہوتی تھیں۔ دوسرے گھرانوں کی عورتیں اپنے چرواہوں کو کہتیں کہ انہیں چراگاہوں میں لے جاؤ۔ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی

ہیں۔ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ یہ چراگاہوں کی برکت نہیں۔ بلکہ نئے مہمان کی برکت ہے۔ آپ ﷺ ہمیشہ دائیں طرف دودھ نوش فرماتے۔ بائیں طرف اپنے رضائی بھائی کے لئے چھوڑ دیتے۔ جب بڑے ہوکر نوالہ لینے لگے تو ہمیشہ رضائی بھائی کا خیال فرماتے۔ جب کہ عام بچے دوسرے بچے کو برداشت نہیں کرتے اور رونے لگ جاتے ہیں اور آپ ﷺ ابھی دو سال ہی کے تھے کہ اپنے دودھ شریک بھائی اور بہن کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔ کیونکہ بڑے ہوکر آپ ﷺ نے قناعت کا معلم، عدل وانصاف کا پیکر اور مساوات کا علمبردار بننا تھا۔ آپ ﷺ کے رضائی چچا جناب ابوثروان کہتے ہیں:

''میں نے آپ ﷺ کا ہر دور دیکھا ہے اور ہر دور میں آپ ﷺ کو سب سے بہتر پایا۔ زمانہ شیرخوارگی میں سب سے بہتر شیرخوار، دودھ چھوٹا تو سب سے بہترین فطیم، جوان ہوئے تو سب سے زیادہ صالح نوجوان، آپ ﷺ کے اندر خیر کی خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھردی گئی ہیں۔'' (خصائص الکبریٰ ج۱ص۵۹)

بنوسعد میں خیر وبرکت کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک دو سال کی ہوگئی اور آپ ﷺ کا دودھ چھڑا دیا گیا۔ آپ ﷺ کا نشوونما عام بچوں سے مختلف طور پر ہورہا تھا کہ حضرت حلیمہ حضور ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے آئیں۔ تاکہ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اور دادا جان سمیت رشتہ داروں سے ملاقات ہوسکے۔ چنانچہ ملاقات کے بعد حلیمہ سعدیہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں کچھ مدت اور رہنے دیا جائے۔ چنانچہ حضرت آمنہ نے آپ ﷺ کو واپس لوٹا دیا۔ (ابن ہشام ص۱۶۲،۱۶۶)

چار سال کے ہوگئے کہ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اور جدامجد کا تقاضا ہوا۔ کیونکہ یہی بچہ بیوہ کا آسرا تھا۔ جس کی خاطر اپنی جوانی گذار رہی تھیں۔ حالانکہ عرب میں بیوہ کے ساتھ نکاح معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن حضرت آمنہ نے اپنے جگرگوشہ کے لئے اس طرف کبھی توجہ نہیں کی تھی۔ ادھر حلیمہ اور ان کے شوہر حارث بن عبدالعزیٰ کو آپ ﷺ سے اتنی محبت ہوگئی تھی کہ انہیں جدائی گوارہ نہ تھی۔ ادھر والدہ محترمہ اور جدامجد کا تقاضا برابر بڑھ رہا تھا۔ تو حلیمہ اور ان کے شوہر آپ ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔ اتفاقاً انہیں دنوں مکہ مکرمہ میں وبا پھوٹی ہوئی تھی تو حلیمہ اور ان کے شوہر کو بہانہ مل گیا کہ جب تک آب وہوا ٹھیک نہیں ہوتی بچہ کو واپس کردیا جائے۔ چنانچہ بادل نخواستہ آپ ﷺ کو واپس کردیا گیا۔

شق صدر

آپ ﷺ ایک دن رضاعی بھائی اور بہن کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے کہ دو فرشتے آئے جو خوبصورت انسانی شکل میں تھے۔ نہایت عمدہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کو اٹھایا اور الگ لے گئے اور آپ ﷺ کو لٹا کر آپ کا سینہ چاک کیا اور قلب اطہر کو نکال کر گوشت کا ایک لوتھڑا نکال باہر کیا اور آپ ﷺ کے قلب اطہر کو خوب اچھی طرح دھوکر اور صاف کر کے اپنی جگہ پر واپس رکھ دیا۔ ادھر بچے دوڑتے ہوئے حضرت حلیمہ کے پاس گئے اور بتلایا کہ قریشی بھائی کے ساتھ دو جوانوں نے یہ کیا ہے تو حضرت حلیمہ اور ان کے شوہر دوڑتے ہوئے آئے۔ دیکھا کہ آپ ﷺ خوش وخرم کھڑے ہیں اور دوسرا کوئی آدمی پاس نہیں۔ آپ ﷺ نے رضاعی والدہ اور والد کو دیکھا تو مسکرا پڑے۔ انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے ساری روداد بیان فرمائی۔ رضاعی والدین نے آپ ﷺ کو سینے سے لگایا اور بہت پیار کیا۔ پھر یہ خیال کیا کہ کہیں جنات کی حرکت نہ ہو اور آپ ﷺ کو کچھ ہو نہ جائے۔ ادھر ایک یہودی عالم کو روداد

سنائی تو اس نے شور مچا دیا کہ یہی بچہ ہے جو آگے جا کر انقلاب برپا کرے گا اور ان کے مذہب کا خاتمہ کر دے گا۔

مکہ مکرمہ واپسی

یہودی عالم کی یہ حرکت دیکھ کر حلیمہ اور حارث گھبرا گئے اور آپ ﷺ کو فوراً اپنے گھر لے آئے اور مکہ مکرمہ واپسی کی تیاری کرنے لگے۔ تاکہ کہیں یہودی آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ادھر حضرت آمنہ کا خیال مبارک یہ تھا کہ حلیمہ اتنی چاہت کے ساتھ لے کر گئی ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ جلدی واپس نہ کریں۔ ایک دن اچانک حلیمہ حضرت محمد ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ پہنچ گئیں۔ حضرت آمنہ نے اچانک آمد کی وجہ دریافت فرمائی تو حلیمہ نے ساری داستان سنائی۔ تو حضرت آمنہ ذرا برابر پریشان نہ ہوئیں اور فرمایا کہ اس نونہال کو کوئی جن وشیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا اور حلیمہ کو دعاؤں سے نواز کر واپس کیا اور جناب عبدالمطلب نے انہیں انعام واکرام سے نوازا۔

مدینہ طیبہ کا سفر اور حضرت آمنہ کا انتقال

حضرت آمنہ کے دل مبارک میں شوہر کی قبر مبارک کی زیارت کی خواہش انگڑائیاں لے رہی تھیں۔ جب آپ کی عمر چھ برس کی ہوئی تو آپ کو لے کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں۔ جہاں آپ مرحوم شوہر کی قبر مبارک پر حاضری چاہتی تھیں۔ وہاں اپنے ننھیالی رشتہ داروں کو بھی دکھلانا چاہتی تھیں۔ حضرت آمنہ نے شوہر کے مزار پرانوار پر کیا کیا باتیں کی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ کہا ہوگا ذرا سر بال نکال کر تو دیکھ کر تیری حسین یادگار ساتھ لے آئی ہوں۔ بہرحال کچھ دن کے بعد مکہ مکرمہ واپسی کے لئے روانہ ہوئیں کہ: ’’ابوا‘‘ کے مقام پر انتقال فرمایا تو آپ کے والد محترم کی متروکہ باندی ’’ام ایمن برکہ‘‘ حبشیہ آپ ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ آئیں اور خداوند قدوس کی امانت حضور کے جد امجد کے سپرد کی۔

جد امجد کا انتقال

آپ کے جد امجد آپ کو اپنی صلبی اولاد سے زیادہ اہمیت دیتے تھے اور آپ کو اپنی نشست گاہ پر اپنے ساتھ بٹھلاتے اور محبت وشفقت کا اظہار فرماتے۔ جب آپ کی عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی تو دادا عبدالمطلب بھی رحلت فرما گئے۔ کسی شاعر نے کیا ہی نقشہ کشی کی ہے۔

پیدا ہوئے تو باپ کا سایہ اٹھا دیا
گھٹنوں چلے تو دادا عدم کو روانہ تھا
چلنے لگے تو مادر وغم ہوئے جدا
ہر اک سایہ اٹھتا چلا گیا
سائے پسند آئے نہ پروردگار کو
بے سایہ کر دیا اس شجر سایہ دار کو

اس مضمون کی ترتیب کے لئے نبی رحمت عالم ﷺ از سید ابوالحسن علی ندویؒ، محمد رسول اللہ ﷺ قرآن وتاریخ کے آئینہ میں از مولانا سید محمد میاںؒ، رحمۃ اللعالمینؐ از قاضی سلمان منصور پوری اور الرحیق المختوم سے مدد لی گئی ہے۔

تقدیس رسالت کیلئے!

سید مطیع الرحمن ہمدانی

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاء کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے محبوب ﷺ اگر میں نے تجھے بنانا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ بناتا۔ زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، سیارے، جنت ودوزخ کا نظام، جن وانسان، فرشتے، چرند پرند۔ غرض یہ ساری کائنات اور اس کائنات کے اندر جو کچھ بھی ہے۔ یہ کچھ بھی نہ بناتا۔ ہاں! میرے محبوب! یہ سب کچھ اگر بنایا تو صرف اور صرف تیرے لئے بنایا۔ حضرت آدم (علیہ السلام) سے عیسیٰ (علیہ السلام) تک انبیائے کرام کو بھیجا اے میرے محبوب صرف اور صرف تیرے لئے۔ صرف اس لئے کہ تجھے دنیا میں بھیجنا تھا۔ اے میرے محبوب! یہ کائنات اگر سجائی گئی ہے تو صرف اور صرف تیرے لئے اور اسی مضمون کی عکاسی حضرت سید نفیس الحسینیؒ اس انداز میں فرماتے ہیں کہ:

بزم کونین پہلے سجائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاوّلین سید الآخرین، تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

قارئین! اپنے پیارے آقا ﷺ کی شان میں کیا بیان کرسکتا ہوں۔ آپ ﷺ کی شان تو خود اللہ رب العزت نے اپنے کلام مبارک میں اس طرح بیان فرمائی ہے کہ: ’’اے میرے محبوب! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔‘‘ فرمایا کہ: ’’اے میرے محبوب! میں رب العالمین ہوں۔ آپ ﷺ رحمتہ اللعالمین ہیں۔ اے میرے محبوب! اگر میں تمام جہانوں کا رب تو آپ تمام جہانوں کے نبی ہیں۔ اے میرے محبوب! ہم نے قیامت تک کے لئے آپ کی شان اور آپ کا ذکر بلند کردیا ہے۔‘‘ میرے محبوب! میں رب العالمین یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر آسمانوں پہ میرا ذکر ہوگا تو آسمانوں پہ آپ کا ذکر ہوگا۔ اگر عرش پہ میرا ذکر ہوگا تو عرش پہ آپ کا ذکر ہوگا۔ اگر فرشتوں میں میرا ذکر ہوگا تو فرشتوں میں آپ کا ذکر ہوگا۔ اگر انبیاء علیہم السلام میں میرا ذکر ہوگا تو انبیاء میں آپ کا ذکر بھی ہوگا۔ اگر زمین پہ میرا ذکر ہوگا تو زمین پہ آپ کا ذکر ہوگا۔ اگر انسانوں میں میرا ذکر ہوگا تو انسانوں میں آپ کا ذکر ہوگا۔ اگر جنات میں میرا ذکر ہوگا تو جنات میں آپ کا ذکر ہوگا۔ اگر مسجد میں میرا ذکر ہوگا تو مسجد میں آپ کا ذکر ہوگا۔ اگر مؤذن کی اذانوں میں میرا ذکر ہوگا تو مؤذن کی اذانوں میں آپ کا ذکر ہوگا۔ غرض اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ اعلان فرمادیا کہ اے میرے محبوب! جہاں جہاں میری خدائی ہے وہاں وہاں تیری مصطفائی ہے۔

یہ تو وہ تھا جو کچھ رب کائنات نے اپنے محبوب کے بارے میں فرمایا۔ آیئے اب آپ کو اپنا اور اپنے علماء کا عقیدہ بھی بتادوں۔ محترم قارئین! میرا اور میرے علماء کا عقیدہ ہے کہ زمین وآسمان کے چودہ طبق کاغذ بن جائیں۔ سمندر سیاہی بن جائیں، درخت قلمیں بن جائیں، زمین وآسمان کے تمام جن وانسان فرشتے لکھنے بیٹھیں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ زمین وآسمان پرہو جائیں گے۔ سمندر خشک ہو جائیں گے۔ قلمیں گھس کر ختم ہو جائیں گی۔ لکھنے والے تھک ہار کر بیٹھ جائیں گے۔ قیامت بپا ہوسکتی ہے۔ مگر مصطفیٰ کریم ﷺ کی زلف کے ایک بال کی بھی شان ختم نہیں ہوسکتی۔

قارئین! میں تو اس سے بڑھ کر کہوں گا کہ علماء حق علماء اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا ایک ترازو بنائے ایک پلڑے میں میرے آقا ﷺ کو بٹھائے۔ ایک پلڑے میں تمام دنیا کے عباد، زہاد، اقطاب، اخیار، ابدال، علماء، صلحا، اتقیاء، اصفیاء، اولیاء جن وملک، حور وفلک، چودہ طبق، عرش وکرسی، لوح وقلم، جنت وکعبہ رکھ دے۔ ایک طرف میرے محمد مصطفیٰ ﷺ کو بٹھادے۔ پھر ترازو کو اٹھادے...... علماء حق کا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات کی شان کم ہے اور میرے محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان بلند ہے۔ ایسے اعلیٰ مقام اور شان والے نبی ﷺ کی شان میں اگر کوئی بدکردار اور بدمعاش انسان زبان درازی کرے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہا اور علماء امت کے متفقہ فتویٰ کے مطابق ایسے شخص کی سزا صرف اور صرف ''سزائے موت'' ہے اور ملک پاکستان میں موجود قانون ''تحفظ ناموس رسالت ایکٹ'' اسی فیصلے یا فتوے پر عمل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی بدبخت اس قانون کی طرف میلی نگاہ سے دیکھے اور اس کے ختم کرنے یا تبدیل کرنے کی گھناؤنی سازش کرے۔ تو اس بدبخت کو یہ سوچ لینا چاہئے کہ آج بھی اس ملک میں ایسے نوجوان موجود ہیں جو اپنے پیارے آقا ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کی خاطر اپنی جوانی کی پرواہ کئے بغیر یہ نعرہ مستانہ لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ:

ناموس رسالت کی خاطر، ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خون مانگا، ہم وقت کا دامن بھر دیں گے

اور اس ملک میں آج بھی ایسی مائیں موجود ہیں جو اپنی اولاد کو آغوش میں خالدؓ وضرارؓ کے قصے سناتی ہیں۔ ہمارے درمیان آج بھی ایسی ماں موجود ہے جو ام عمارہؓ کی سنت کو زندہ کرتے ہوئے اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر کہتی ہے کہ: ''اس دن کو دیکھنے کے لئے ہی میں نے اسے دودھ پلایا تھا'' اور کوئی ماں خنساءؓ جیسی بھی ہے جو اپنے چار بیٹوں کی شہادت پر فخر سے کہتی ہے کہ: ''اب میں آخرت میں چار شہیدوں کی ماں کہلا سکوں گی۔''

ہاں ہاں ارے مغرب کے ٹکڑوں پہ پلنے والو! کان کھول کر سن لو۔ ہمارے درمیان آج بھی ایسے بچے موجود ہیں جو معاذؓ ومعوذؓ کی سنت کو زندہ کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور بچپن ہی سے یہ نعرہ لگاتے نظر آتے ہیں کہ:

ہم شمع رسالت کے پروانے، شعلوں سے محبت کرتے ہیں
اے زیست ہماری راہ سے ہٹ، ہم موت کی عزت کرتے ہیں

ارے بدبختو! سن لو اور کان کھول کر سن لو! کہ اب امت مسلمہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا۔ اب امت مسلمہ

جاگ چکی ہے۔ اب ہم اپنے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی عزت وناموس کی طرف اٹھنے والی کوئی گندی اور غلیظ نگاہ برداشت نہیں کریں گے۔ یاد رکھو کہ:

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں
ہم نے فقط اک نام محمد ﷺ سے محبت کی ہے

اور یقیناً تم اس بات کو نہیں بھولے ہو گے کہ ہم وہی قوم ہیں۔ جس نے غازی علم الدین شہیدؒ، غازی محمد صدیق شہیدؒ، غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ جیسے مردان حر کی خوشبو پائی ہے اور تمہیں تحاریک ختم نبوت کے ہزاروں شہداء بھی یقیناً یاد ہوں گے۔ ہاں ہاں تمہیں وہ اماں بھی یاد ہوگی جو بیٹے کی بارات لے کر جارہی تھی کہ ایک طرف سے گولیاں چلنے کی آواز آئی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آقا ﷺ کے دیوانوں، پروانوں، مستانوں کو جام شہادت پلایا جارہا ہے۔ لوگو! تاریخ گواہ ہے کہ اس بوڑھی اماں نے باراتیوں کو وہیں سے واپس بھیج کر اپنے جوان بیٹے سے کہا کہ بیٹا میں نے تجھے حوروں کا دولہا بنایا ہے۔ جا اور پیغمبر ﷺ کی عزت وناموس پر قربان ہو جا اور ہاں ایک بھی گولی پیٹھ پہ نہ کھانا ورنہ کبھی دودھ نہ بخشوں گی۔

صفیہؓ کی روایت زندہ ہے
خولہؓ کی شجاعت زندہ ہے
جو پال کے شیر جوانوں کو
کاندھے پہ کفن رکھ دیتی ہے
اے بیٹوں والی ماؤ سنو!
ابھی ایسی عورت زندہ ہے

امت مسلمہ کے نوجوان کو مغرب کے گندے کلچر پر عمل پیرا ہوتا دیکھ کر خوشیاں منانے والو! تمہیں وہ چار نوجوان تو یاد ہوں گے جو تحریک ختم نبوت کے زمانے میں سینما حال سے فلم دیکھ کر نکلے تھے کہ گولیوں کی آواز سن کر رک گئے۔ کسی سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ جواب ملا کہ مدینے والے آقا ﷺ کی ختم نبوت کے سپاہیوں پر یہ گولیاں چائی جارہی ہیں۔ یہ سن کر ایک نوجوان کہنے لگا کہ دوستو! جو گناہ ہونے تھے وہ ہو گئے۔ ان پر ہم اپنے اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔ دوستو! سنو آج پیغمبر ﷺ کی عزت وناموس پر کٹ مرنے کا یہ موقع ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ پھر چشم فلک نے یہ نظارا دیکھا کہ کچھ ہی دیر پہلے دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اللہ کی ناراضگی کے حق دار بننے والے اب محبوب خدا ﷺ کی عزت وناموس کی خاطر سینے پہ گولیاں کھا کر حوروں کے دولہے بن کر اللہ کی جنت کے حقدار بن گئے۔

ہم جام شہادت جھوم کے پیا کرتے ہیں
یہ جینا بھی کیا جینا ہے، ہم سر کٹا کے جیا کرتے ہیں

آج کوئی دنیا کفر کے اشاروں پہ چلنے والا وزیر، مشیر یا گورنر پیغمبر اسلام محمد عربی ﷺ کی عزت و ناموس کی طرف میلی نگاہ سے دیکھنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے تو اسے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اب پوری امت مسلمہ جاگ چکی ہے اور:

وہ دن گئے جب ہر اک ستم کو ادائے محبوب کہہ کر خاموش تھے ہم
اٹھے گی ہم پر اب کوئی اینٹ تو پتھر اس کا جواب ہو گا

نشۂ اقتدار میں بدمست کوئی حکمران ہرگز یہ نہ سوچے کہ رحمت کائنات ﷺ کی عزت و ناموس پہ حملہ کر کے وہ خود محفوظ رہ جائے گا۔ نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بلکہ امت مسلمہ آخری وارننگ کے طور پر تمہیں یہ مشورہ دے رہی ہے کہ اب بھی وقت ہے اب بھی اپنی ناپاک کوششوں سے باز آ جاؤ۔ ورنہ محمد عربی ﷺ کے سر بکفن دیوانوں کا ایک ایسا ریلا اٹھے گا کہ تمہیں خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ اب بھول جاؤ یہ بات کہ ہم کرسیٔ اقتدار پہ بیٹھ کر جو مرضی گل کھلاتے رہیں ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یاد رکھو! اب ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اب امت مسلمہ کا بچہ بچہ یہ عزم رکھتا ہے کہ:

میں اک دن گستاخ رسولؐ کا چہرہ نوچ ڈالوں گا
میرے ہاتھ میں جگنو ہے اندھیرا کچھ نہیں کہتا
تلاطم خود بخود بیتاب رہتا ہے سلامی کو
اگر تیراک اچھا ہو تو دریا کچھ نہیں کہتا

مولانا عبدالقیوم ربانی کا سانحہ ارتحال

لاہور کے جرأت مند، بہادر عالم دین، شعلہ بیان مقرر مولانا عبدالقیوم ربانی گذشتہ دنوں رحلت فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! مرحوم جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے تھے۔ تعلیم کے حصول کے لئے لاہور میں آئے تو لاہور کے ہو کر رہ گئے۔ بادامی باغ کے علاقہ میں مدرسہ قائم کیا۔ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نیز لوگوں کے دکھ سکھ میں شرکت کی وجہ سے ہردلعزیز عالم دین تھے۔ سپاہ صحابہؓ کے عروج کے زمانہ میں سپاہ کے ضلعی صدر رہے۔ بعد ازاں سپاہ سے کنارہ کش ہو گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے عظیم الشان کاز سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ بندہ ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک لاہور میں مبلغ رہا تو مجلس کی ہر تحریک اور آواز پر دامے درمے، قدمے سخنے لبیک کہتے اور بھرپور تعاون فرماتے۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کے قائم کردہ ادارہ کو تا قیامت قائم و دائم رکھیں اور ان کی اولاد کو ان کا صحیح جانشین بنائیں۔

مولانا محمد خبیب احمد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب احمد کی ہمشیرہ ۲۷؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو انتقال کر گئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کے گردے فیل ہو گئے۔ علاج معالجہ کے باوجود وقت موعود آن پہنچا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

قانون انسداد توہین رسالت کیا اور کب سے ہے؟

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:''ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والآخرۃ وأعدّ لھم عذابًا مھینًا (الأحزاب:۵۷)''

﴿جولوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو، ان کو پھٹکارا اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں، اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب۔﴾

تفسیر ابن عباسؓ میں ہے کہ:''عذبھم اللّٰہ (فی الدنیا) بالقتل .... (والآخرۃ) فی النار ''یعنی گستاخ رسول کی سزا دنیا میں قتل اور آخرت میں جہنم ہے۔

اس آیت کے ذیل میں حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ تفسیر مظہری میں مسئلے کا عنوان لگا کر لکھتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کی شخصیت، دین، نسب یا حضور کی کسی صفت پر طعن کرنا اور صراحتاً یا کنایتاً یا اشارتاً یا بطور تعریض آپ پر نکتہ چینی کرنا اور عیب نکالنا کفر ہے۔ ایسے شخص پر دونوں جہان میں اللہ کی لعنت، دنیوی سزا سے اس کو توبہ بھی نہیں بچا سکتی۔'' ابن ہمام نے لکھا ہے کہ:''جو شخص رسول اللہ ﷺ سے دل میں نفرت کرے۔ وہ مرتد ہو جائے گا۔ برا کہنا تو بدرجۂ اَولیٰ مرتد بنا دیتا ہے۔ اگر اس کے بعد توبہ بھی کر لے تو قتل کی سزا ساقط نہیں ہو سکتی۔'' اہل فقہ نے لکھا ہے کہ:''یہ قول علمائے کوفہ (امام ابوحنیفہؒ، صاحبینؒ وغیرہ) اور امام مالکؒ کا ہے۔'' ایک روایت میں ہے کہ:

''حضرت ابوبکرؓ کا بھی یہی فتویٰ منقول ہے۔''

یہ سزا بہرحال دی جائے گی خواہ وہ اپنے قصور کا اقرار کر لے اور تائب ہو کر آئے یا منکرِ جرم ہو اور شہادت سے ثبوت ہو جائے۔ دوسرے موجبات کفر کا اگر انکار کر دے خواہ شہادت ثبوت موجود ہو تو انکار معتبر ہو گا۔ علماء نے یہاں تک کہا ہے کہ نشے کی حالت میں بھی اگر رسول اللہ ﷺ کو برا کہنے کے جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ تب بھی اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ ضرور قتل کیا جائے گا۔ ہاں نشے کی حالت کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ اس نے خود اپنے اختیار سے بغیر جبر واکراہ کے ممنوع طریقے سے نشہ آور چیز کھائی، پی ہو۔ اگر ارتکاب منشیات اپنے اختیار سے نہ کیا ہو تو ایسا مدہوش آدمی پاگل کے حکم میں ہے (اس کو سزا نہیں دی جائے گی)۔

خطابی نے لکھا ہے کہ:''میں نہیں جانتا کہ ایسے شخص کے واجب القتل ہونے میں کسی نے اختلاف کیا ہو۔ ہاں! اگر اللہ کے معاملے میں کسی کا قتل واجب ہو جائے تو توبہ کرنے سے سزائے قتل ساقط ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کوئی مست نشے میں مدہوش آدمی رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کے علاوہ کوئی اور کلمۂ کفر زبان سے نکال دے تو خواہ اس نے باختیار خود بغیر اکراہ کے ممنوع طریقے سے نشہ کیا ہو۔ پھر بھی اس کو مرتد نہیں قرار دیا جائے گا۔''

(تفسیر مظہری اردو ج۹ ص۴۲۹، ۴۳۰)

سنن ابی داؤد میں ہے:

۱...... ’’عن علی ان یهودیة كانت تشتم النبیﷺ وتقع فیه فخنقها رجل حتّٰی ماتت وأبطل رسول اللهﷺ دمها (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۵۱)‘‘

﴿حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضورﷺ کو برا بھلا کہتی تھی اور آپﷺ کی توہین و تنقیص کیا کرتی تھی۔ اس بات پر ایک شخص نے اس عورت کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ حضورﷺ نے اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔‘‘

۲...... ’’عن أبی برزةؓ قال: كنت عند أبی بكر فتغیظ علٰی رجل فاشتد علیه فقلت: أتأذن لی یا خلیفة رسول الله! أضرب عنقه؟ قال: فأذهبت كلمتی غضبه، فقال: فدخل فأرسل الیّ، فقال: ما الذی قلت آنفًا؟ قلت: ائذن لی، أضرب عنقه! قال: كنت فاعلًا لو أمرتك؟ قلت: نعم! قال: لا والله! ما كانت لبشر بعد محمد صلی الله علیه وسلم۔“ (ابوداؤد، ج:۲، ص:۲۵۱)‘‘

﴿حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ایک شخص پر غصہ ہوئے اور سخت ترین غصہ ہوئے۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں اس شخص کی گردن اڑادوں۔ یہ بات کہنے سے ان کا غصہ جاتا رہا اور وہ کھڑے ہوکر اندر چلے گئے۔ پھر انہوں نے مجھے بلوایا اور فرمایا: تم نے ابھی کیا بات کہی تھی؟۔ میں نے عرض کیا: ’’مجھے آپ اجازت دیں تو میں اس شخص کی گردن اڑادوں۔‘‘ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا: تمہیں اگر میں حکم دیتا تو تم اس شخص کی گردن واقعی اڑادیتے؟۔ میں نے عرض کیا: بلاشبہ میں اس کی گردن اڑادیتا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا: آنحضرتﷺ کے بعد یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے۔‘‘

امام ابو یوسفؒ ’’کتاب الخراج‘‘ میں لکھتے ہیں کہ: ’’وأیما رجل مسلم سب رسول الله أو كذبه أو عابه أو تنقصه فقد كفر بالله وبانت منه زوجته، فان تاب والّا قتل (كتاب الخراج ص۱۹۷، ۱۹۸)‘‘

﴿جس مسلمان نے رسول اللہﷺ کی توہین کی یا آپﷺ کی کسی بات کو جھٹلایا، یا آپﷺ میں کوئی عیب نکالا یا آپﷺ کی تنقیص کی۔ وہ کافر و مرتد ہوگیا اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ پھر اگر وہ اپنے اس کفر سے توبہ (کر کے اسلام و نکاح کی تجدید) کرلے تو ٹھیک۔ ورنہ اسے قتل کردیا جائے۔‘‘

علامہ شامی نے ’’تنبیه الولاة والحكام‘‘ میں علامہ تقی الدین سبکی کی کتاب ’’السیف المسلول علٰی من سبّ الرسولﷺ‘‘ سے نقل کرتے ہیں:

’’قال الامام خاتمة المجتهدین ابو الحسن علی بن عبدالكافی السبكی رحمه الله فی كتابه السیف المسلول علٰی من سب الرسولﷺ، قال القاضی عیاض: أجمعت الأمّة

علیٰ قتل منتقصة من المسلمین وسابه، قال أبوبکر ابن المنذر: أجمع عوام أهل العلم علیٰ أن من سب النبی ﷺ القتل وممن قال ذٰلك مالك بن أنس واللیث وأحمد واسحاق وهو مذهب الشافعی، قال عیاض: وبمثله قال أبوحنیفة وأصحابه والثوری وأهل الکوفة والأوزاعی فی المسلم، وقال محمد بن سحنون: اجمع العلماء علیٰ أن شاتم النبی ﷺ والمنتقص له کافر والوعید جار علیه بعذاب اللّٰه تعالیٰ ومن شك فی کفره وعذابه کفر، وقال أبو سلیمان الخطابی: لا أعلم أحدًا من المسلمین اختلف فی وجوب قتله اذا کان مسلما۔" (رسائل ابن عابدین ج ۱۰ ص ۳۱۶)''

﴿امام خاتمۃ المجتہدین تقی الدین ابی الحسن علی بن عبدالکافی السبکیؒ اپنی کتاب ''السیف المسلول علیٰ من سب الرسول ﷺ'' میں لکھتے ہیں کہ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اجماع ہے کہ مسلمانوں میں سے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں تنقیص کرے اور سب وشتم کرے۔ وہ واجب القتل ہے۔ ابوبکر ابن المنذر فرماتے ہیں کہ تمام اہلِ علم کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کو سب وشتم کرے۔ اس کا قتل واجب ہے۔ امام مالک بن انسؒ، امام لیثؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ اسی کے قائل ہیں۔ اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس طرح کا قول امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب سے اور امام ثوریؒ سے اور امام اوزاعیؒ سے شاتم رسول کے بارے میں منقول ہے۔ امام محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ علماء نے نبی کریم ﷺ کو سب وشتم کرنے والے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے کفر پر اجماع کیا ہے، اور ایسے شخص پر عذاب الٰہی کی وعید ہے۔ اور جو شخص ایسے موذی کے کفر وعذاب میں شک وشبہ کرے۔ وہ بھی کافر ہے۔ امام ابوسلیمان الخطابیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں جس نے ایسے شخص کے واجب القتل ہونے میں اختلاف کیا ہو۔''

اور علامہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

''فنفس المؤمن لا تشتفی من هذا الساب اللعین، الطاعن فی سیّد الأوّلین والآخرین اِلّا بقتله وصلبه بعد تعذیبه وضربه فان ذٰلك هو اللائق بحاله الزاجر لأمثاله عن سیء أفعاله (رسائل ابن عابدین، ج:۱، ص:۳۴۷)'' ﴿جو ملعون اور موذی آنحضرت ﷺ کی شانِ عالی میں گستاخی کرے اور سب وشتم کرے اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک کہ اس خبیث کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی نہ لٹکایا جائے۔ کیونکہ وہ اسی سزا کا مستحق ہے۔ اور یہ سزا دوسروں کے لئے عبرت ہے۔''

خلاصہ یہ کہ قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی گستاخی اور توہین وتنقیص ارادۃً ہو، یا بلا ارادہ موجب کفر اور موجب قتل ہے۔

متحدہ ہندوستان میں مسلمان، ہندو، سکھ، مجوسی اور پارسیوں کے علاوہ بہت سے مذاہب کے پیروکار رہتے تھے۔ ہر ایک کے اپنے اپنے معتقدات اور اپنے اپنے مقتداء وراہنما تھے۔ راجپال جیسے ازلی بدبخت مسلم دشمنی میں

پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخی اور آپ کی عزت وحرمت پر ناپاک حملے کرتے تھے۔ تو ردعمل کے طور پر غازی علم الدین شہیدؒ جیسے سچے عاشق رسول انہیں کیفر کردار تک پہنچا دیتے تھے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے انگریز کو ہر ایک کے مذہبی راہنماؤں کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے قانون وضع کرنا پڑا۔ چنانچہ ۱۹۲۷ء میں تعزیرات ہند میں دفعہ ۲۹۵-الف ایزاد کی گئی جو مجموعہ تعزیرات پاکستان مطبوعہ یکم جولائی ۱۹۶۲ء میں درج ذیل الفاظ میں مذکور ہے:

''دفعہ ۲۹۵-الف جو کوئی شخص ارادۃً اور اس عداوتی نیت سے کہ پاکستان کے شہریوں کی کسی جماعت کے مذہبی احساسات کو بھڑکائے بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری اشکال محسوس العین۔ اس جماعت کے معتقدات مذہبی کی توہین کرے یا توہین کرنے کا اقدام کرے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔''

چوہدری محمد شفیع باجوہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ''یہ دفعہ ۱۹۲۷ء میں ایزاد کی گئی تاکہ اگر کسی مذہب کے بانی پر توہین آمیز حملہ کیا جائے تو ایسا کرنے والے کو سزا دی جاسکے۔ اس سے پہلے اس قسم کے اشخاص کے خلاف دفعہ ۱۵۳-الف استعمال ہوا کرتی تھی مگر ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کی رو سے یہ طریقہ غلط قرار پایا۔ تقریر کرنے والے یا مضمون لکھنے والے۔'' (شرح مجموعہ تعزیرات پاکستان ص ۱۲۱،۱۲۲)

چونکہ توہین رسالت کے جرم کی یہ سزا بالکل ناکافی تھی۔ اس لئے جنرل محمد ضیاء الحق کے دور حکومت ۱۹۸۴ء میں تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا اور اس کے ذریعے اس جرم کی سزا، سزائے موت یا عمر قید مع جرمانہ تجویز کی گئی۔ اس دفعہ کا متن حسب ذیل ہے:

۲۹۵-سی نبی کریم ﷺ کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال

''جو شخص الفاظ کے ذریعے خواہ زبان سے ادا کئے جائیں یا تحریر میں لائے گئے ہوں، یا دکھائی دینے والی تمثیل کے ذریعے یا بلاواسطہ یا بالواسطہ تہمت یا طعن یا چوٹ کے ذریعے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اس کو موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔''

جیسا کہ گزرا ہے کہ توہین رسالت کے جرم کی سزا قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں سزائے موت ہے اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی میں سزائے موت یا عمر قید تجویز کی گئی۔ اب بھی یہ دفعہ اسلامی قانون کے ہم آہنگ نہیں تھی۔ (وکیل ختم نبوت جناب محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے ''فیڈرل شریعت کورٹ'' میں رٹ دائر کی کہ ''عمر قید'' غیر اسلامی ہے۔ لہٰذا یہ حصہ ختم کیا جائے۔ چنانچہ) وفاقی شرعی عدالت نے اکتوبر ۱۹۹۰ء میں اپنے ایک فیصلے میں حکومت کو ہدایت کی کہ ۳۰؍اپریل ۱۹۹۱ء تک اس قانون کی اصلاح کی جائے اور اس دفعہ میں ''یا عمر قید'' کے الفاظ حذف کر کے توہین رسالت کی سزا صرف موت مقرر کر دی جائے۔ اگر اس تاریخ تک اس قانون کی اصلاح نہ کی تو اس تاریخ کے بعد یہ الفاظ خود بخود کالعدم قرار پائیں گے اور صرف سزائے موت ملک کا قانون قرار پائے گا۔ حکومت نے روایتی سستی کا مظاہرہ کیا اور وہ تاریخ گزر گئی۔ اس لئے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے مطابق دفعہ ۲۹۵-سی میں ''یا عمر قید'' کے الفاظ کالعدم قرار پائے اور قانون بن گیا

کہ توہین رسالت کے جرم کی سزا صرف موت ہے۔اس کے بعد قومی اسمبلی نے ۲ر جون ۱۹۹۲ء کو متفقہ قرارداد منظور کی کہ توہین رسالت کے مرتکب کو سزائے موت دی جائے۔خبر کا متن حسب ذیل ہے:

’’اسلام آباد (نمائندہ جنگ) قومی اسمبلی نے منگل کے دن متفقہ قرارداد منظور کی کہ توہین رسالت کے مرتکب کو پھانسی کی سزا دی جائے اور اس ضمن میں مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ (ج) میں ترمیم کی جائے اور عمر قید کے لفظ حذف کر کے صرف پھانسی کا لفظ رہنے دیا جائے۔ یہ قرارداد آزاد رکن سردار محمد یوسف نے پیش کی اور کہا کہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب شخص کو سزائے موت دی جائے۔جبکہ قانون میں عمر قید اور پھانسی کی سزا متعین کی گئی ہے۔ مذہبی امور کے وفاقی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے بتایا کہ وزیراعظم کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا تھا۔جس میں تمام مکتبہ فکر کے علماء نے شرکت کی تھی۔اس اجلاس میں طے پایا تھا کہ توہین رسالت کے مرتکب کو کم تر سزا نہیں دینی چاہئے۔اس کی سزا موت ہونی چاہئے۔وفاقی وزیر پارلیمانی امور چوہدری امیر حسین نے کہا کہ حکومت اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتی۔حکومت اس ضمن میں پہلے بھی قانون سازی کی تیاری کررہی ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں ایک ترمیمی بل سینیٹ میں پیش ہو چکا ہے۔‘‘

(۳ر جون ۱۹۹۲ء روزنامہ جنگ کراچی)

۸ر جولائی ۱۹۹۲ء کو سینیٹ نے توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت کا ترمیمی بل منظور کیا:

’’اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) سینیٹ نے بدھ کو ایک بل کی منظوری دی جس کے تحت حضور نبی کریمﷺ کے اسم مبارک کی بے حرمتی کی سزا موت ہوگی۔فوجداری قانون میں تیسری ترمیم کا بل وفاقی شرعی عدالت کے حالیہ فیصلے کی روشنی میں منظور کیا گیا ہے۔عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ تعزیرات پاکستان دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت حضور نبی کریمﷺ کے اسم مبارک کی بے حرمتی پر عمر قید کی سزا اسلامی احکامات کے منافی ہے۔ یہ بل جو قومی اسمبلی پہلے ہی منظور کر چکی ہے۔سینیٹ میں وزیر قانون چوہدری عبدالغفور نے پیش کیا۔انہوں نے بل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ قانون میں شاتم رسول اور توہین رسالت کی سزا عمر قید یا سزائے موت ہے۔وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی روشنی میں حضور اکرمﷺ کے اسم مبارک کی توہین کی سزا عمر قید کی بجائے سزائے موت تجویز کی گئی ہے۔کیونکہ عدالت کے خیال میں ایسے ملزم کو صرف سزائے موت ہی دی جانی چاہئے۔سینیٹر راجہ ظفرالحق نے اس موقع پر کہا کہ قانون کے بارے میں اسٹینڈنگ کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۲۹۵ کے تحت آنے والے جرم کی مزید تشریح کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل سے رہنمائی حاصل کی جائے۔قائد ایوان محمد علی خان نے کہا کہ رسول اکرمﷺ کی حرمت اور شان رسالت کے بارے میں دو آراء نہیں۔اس لئے اس بل کو مؤخر کرنے کا کوئی جواز نہیں،اور اگر اس کی منظوری جلد نہ کی گئی تو یہ بھی ایک جرم ہوگا۔انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کا ملزم صرف سزائے موت کا ہی حق دار ہے۔سینیٹر مولانا سمیع الحق، سینیٹر حافظ حسین احمد، میاں عالم علی لالیکا، سیّد اشتیاق اظہر نے بھی بل کی فوری منظوری پر زور دیا۔سینیٹر راجہ ظفرالحق، عبدالرحیم مندوخیل اور جام کرارالدین نے توہین رسالت کی تشریح کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔وزیر قانون نے یقین دلایا کہ اس بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل سے تشریح طلب کی جائے

گی۔ ایوان نے متفقہ طور پر بل کی منظوری دے دی۔ میاں عالم علی لالیکا، ڈاکٹر بشارت الٰہی، سیّد اقبال حیدر نے کہا کہ قانون سازی ایوان کے ذریعے ہونی چاہئے، اور آرڈی نینس کا اجرا نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

گویا پاکستان میں وفاقی شرعی عدالت کی ہدایت، قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد، سینیٹ کا اس قانون کو من وعن پاس کرنا اور پھر قومی اسمبلی میں بحث وتمحیص کے بعد توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کرنا۔ یہ سب وہ مراحل تھے جن سے قانون توہین رسالت گزرا ہے۔ اور اب اس ملک کا یہ قانون بن چکا ہے۔

حیرت ہے کہ جمہوریت کا دعوے دار مغرب، جمہوری طریقے سے بننے والے اس قانون کو آج تک ہضم نہ کرسکا۔ اور اوّل روز سے ہی اس قانون کو ختم کرانے اور معطل کرانے کی کوششوں میں ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ دین دشمنوں اور ملک دشمنوں سے ہمارے ملک وقوم کی حفاظت فرمائے اور سیاسی راہنماؤں کو اغیار کے ہاتھوں کھلونا بننے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین!

حافظ محمد ثاقب کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے بزرگ راہنما حافظ محمد ثاقب مدظلہ کی ہمشیرہ محترمہ گذشتہ دنوں راولپنڈی میں انتقال فرماگئیں۔ مرحومہ ’’ختم نبوت خط وکتابت کورس‘‘ اسلام آباد کے ذمہ دار حافظ محمد الیاس کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور صالح خاتون تھیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مولانا محمد عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ کی معیت میں حافظ ثاقب سے ملاقات کی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ نیز مرحومہ کے فرزند ارجمند حافظ محمد الیاس سے راولپنڈی میں مل کر تعزیت کی اور مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

حافظ علی محمد کی والدہ انتقال فرماگئیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راجن پور کے امیر جناب مولانا حافظ محمد علی کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں انتقال فرماگئیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائیں۔

محمد یونس بھٹی کو صدمہ

محمد یونس بھٹی کی والدہ مرحومہ گذشتہ دنوں انتقال فرماگئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! جماعت کی طرف سے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، چوہدری فضل حسین، الحاج میاں محمد معصوم انصاری، حاجی شبیر احمد مغل، سید قاری یحییٰ شاہ ہمدانی، قاری مشتاق احمد رحیمی، قاری حبیب اللہ قادری، مولانا مختار احمد سمیت کئی ایک علماء جماعتی رفقاء نے تعزیت کی۔ اللہ رب العزت مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ بھٹی خاندان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

شاتمین رسالت ﷺ اور ان کے پشت پناہ!

مولانا محمد ازہر

گزشتہ ماہ ننکانہ کی ایک عورت آسیہ مسیح کو ایڈیشنل سیشن جج جناب محمد نوید اقبال نے امام الانبیاء حضور خاتم النبیین ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کا جرم ثابت ہونے پر آئین کی شق 295-C کے تحت سزائے موت کا حکم سنایا۔ اس دفعہ کے تحت توہین رسالت کے مجرم کی سزا موت ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ اس عموم سے دشمنان اسلام کی یہ دروغ گوئی بھی بے نقاب ہو جاتی ہے کہ یہ امتیازی قانون ہے اور اس کا نشانہ صرف اقلیتیں بنتی ہیں۔ بہر حال جونہی اس فیصلہ کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔ دشمنان اسلام نے اس فیصلہ پر چیخ و پکار شروع کر دی۔ اس ضمن میں انتہائی افسوسناک بلکہ شرمناک کردار گورنر پنجاب نے ادا کیا۔ جنہوں نے جیل میں جا کر آسیہ مسیح سے ملاقات کی۔ اس سے معافی کی درخواست لی اور سزائے موت نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی۔

اسی پس منظر میں جامعہ خیر المدارس کے مہتمم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدہم کو ایک سوالنامہ موصول ہوا جس میں قانون توہین رسالت کے متعلق بعض اشکالات کے جواب مطلوب تھے۔ مولانا نے وہ سوالنامہ احقر کو بھجوا دیا۔ چونکہ سوالات عمومی نوعیت کے تھے اور عام مسلمانوں کو ان کے جوابات سے آگاہی ضروری تھی۔ اس لئے درج ذیل سطور میں اختصار کے ساتھ اُن کا جائزہ حاضر ہے:

سوال: قانون توہین رسالت کب بنا اور برصغیر پاک و ہند میں اس کی تنفیذ کب ہوئی؟۔

جواب: قیام پاکستان سے قبل انڈین پینل کوڈ میں 295-A ایک عام دفعہ تھی جس کے تحت مسجدوں، مندروں، گردواروں کے مذہبی احترام اور مذہبی کتابوں، تقریبوں اور شخصیتوں کے خلاف اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں سے منع کیا گیا تھا اور خلاف ورزی کی سزا دو سال قید تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد اس دفعہ میں ایک ترمیم کی گئی۔ یہ ترمیم پاکستان کے پرچم کے بارے میں تھی۔ 295-B کے تحت پاکستانی پرچم کی توہین بھی جرم قرار دی گئی۔ 1980ء میں 298-A کے تحت امہات المؤمنینؓ، اہل بیتؓ، خلفاء راشدینؓ اور اصحاب رسول ﷺ کی بے ادبی یا توہین کرنے کی سزا تین سال قید مقرر کی گئی۔ گویہ سوال خود بخود پیدا ہوا کہ اگر اصحاب رسولؐ اور اہل بیتؓ کی بے ادبی پر سزا ہے تو اس مقدس ذات کی بے ادبی پر بھی سزا ہونی چاہیے۔ جن کی نسبت سے شرف صحابیت وعترت حاصل ہوتا ہے۔ جس پر سپریم کورٹ کے ایڈووکیٹ جناب اسماعیل قریشی نے شریعت کورٹ میں ایک Petition دائر کی۔ ابھی اس پٹیشن پر فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ حال ہی میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صدر بننے والی عاصمہ جہانگیر نے شان رسالت مآب ﷺ کے بارے میں نازیبا اور گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ اس نے کہا تھا کہ اس ترقی یافتہ دور میں مسلمان ایک ''اُمّی'' کی امت ہونے پر فخر کرتے ہیں اور اُمّی کا مطلب اس نے (Unletterd) لیا تھا۔ نقل کفر کفر نباشد۔ جو قرآن وسنت اور تاریخی حقائق کے بالکل برعکس ہے۔ اس لئے کہ

امت کے اجماعی عقیدے کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتﷺ نے دنیا میں کسی انسان وغیرہ سے کسب فیض نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کو ’’علم لدنی‘‘ سے سرفراز فرمایا۔

عاصمہ جہانگیر کی اس گستاخی کے خلاف مولانا معین الدین لکھوی، وصی مظہر ندوی، شاہ بلیغ الدین، لیاقت بلوچ، بیگم نثار فاطمہ و دیگر ارکان اسمبلی نے تحریک پیش کی۔ اس موقع پر محرکین اور دیگر ارکان اسمبلی نے ایسی مدلل اور ایمان افروز تقاریر کیں کہ اسمبلی کے اسی سیشن میں پورے ایوان نے متفقہ طور پر دفعہ ۲۹۵ میں ایک خصوصی شق کے اضافے کو ضروری قرار دیا۔ اس وقت کے اقلیتوں کے پارلیمانی لیڈر کرنل ہربرٹ نے اپنی پوری جماعت کے ساتھ خصوصی ذیلی دفعہ شامل کرنے کی بھرپور تائید کی۔ یہ دفعہ 295-C کہلائی جس کا متن یہ تھا: ’’جو کوئی بھی عملاً، زبانی، یا تحریری طور پر، یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلاواسطہ اشارۃً یا کنایۃً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے۔ وہ سزائے موت یا سزائے عمر قید کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جاسکتی ہے‘‘۔

اس شق میں توہین رسالت کے مجرم کے لئے عمر قید کی سزا قرآن وسنت کے منافی تھی۔ چنانچہ فیڈرل شریعت کورٹ نے 30 اکتوبر 1990ء کو 295-C میں ترمیم کر کے عمر قید کے الفاظ حذف کر دیئے۔ جو قانون توہین رسالت اس وقت پاکستان میں رائج ہے۔ وہ درحقیقت فیڈرل شریعت کورٹ کے اسی فیصلے اور ترمیم کے بعد نافذ کیا گیا ہے۔ آئین میں 295-C کا اضافہ 1980ء میں پارلیمنٹ اور سینٹ کے اجلاس نے متفقہ طور پر کیا۔ اس میں ایک ضروری ترمیم وفاقی شرعی عدالت نے تجویز کی۔ ایسے متفقہ قانون کو یہ کہہ کر مسترد کرنا کہ یہ ایک فوجی آمر کے دور میں پارلیمنٹ نے بنایا تھا۔ لہٰذا قابل قبول نہیں۔ دستور پاکستان کے ساتھ ایک مذاق کے مترادف ہے۔

سوال: کیا توہین رسالتؐ پر موت کی سزا قرآن کریم سے ثابت ہے اور کیا ہر سزا کا قرآن کریم سے ثابت ہونا ضروری ہے؟۔

جواب: شریعت مطہرہ (یا اسلامی قانون) کتاب وسنت اجماع امت اور قیاس شرعی کے مجموعے کا نام ہے۔ شریعت کا کوئی حکم جب ان مآخذ میں کسی ایک سے ثابت ہو تو وہ (درجات کے تفاوت کے ساتھ) شریعت ہی کا مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس اصول کے مطابق ہر جرم کی سزا کا قرآن کریم سے ثابت ہونا ضروری نہیں۔ تاہم توہین رسالت کی سزا کو قرآن کریم میں واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

انما جزآؤ الذین یحاربون اللّٰہ و رسولہ …… لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الآخرۃ عذاب عظیم (المائدہ، ۵/۳۳) جو لوگ اللہ سے اور اس کے رسولﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کے لئے تگ ودو کرتے ہیں۔ ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلاوطن کردیئے جائیں۔

سورۃ احزاب میں فرمایا گیا: ’’ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذابا مھینا (۳۳:۲۶) جو لوگ ستاتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو ان پر لعنت کی اللہ نے دنیا میں اور آخرت میں اور تیار رکھا ہے ان کے واسطے ذلت کا عذاب۔

اہل اسلام کا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کوئی فیصلہ یا عمل قرآن کریم یا حکم خداوندی سے ہٹ کر نہیں ہے۔ اس اصول کے تحت آنحضرت ﷺ کی سیرت مطہرہ کو دیکھنا ہوگا کہ آپ ﷺ نے ان آیات کی روشنی میں قرآن کریم کے منشاء کے مطابق توہین رسالت کے مرتکب کو کیا سزا دی؟۔

اس پر بھی غور فرمالیجئے کہ آنحضرت ﷺ کو حق تعالیٰ نے تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ کے مزاج، طبیعت اور شخصیت پر حلم ورحمت کا غلبہ تھا۔ آپ ﷺ خون کے پیاسوں کو قبائیں اور گالیاں دینے والوں کو دعائیں دینے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ان لوگوں کو بھی معاف کر دیا جو کسی دلیل سے قابل معافی نہ تھے۔ اس عظیم معافی کے باوجود وہ چار افراد جو توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہوئے پیش کئے گئے تو ان کے قتل کا فیصلہ خاتم النبیین ﷺ نے خود کیا اور ان تین مردوں اور ایک عورت کو موت کی سزا دی گئی۔ یہ عورت ابن خطل کی لونڈی تھی۔ مکہ کی مغنیہ تھی اور آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی اور ہجو پر مبنی گیت اس کا وتیرہ تھے۔ ابن خطل بھاگ کر کعبہ شریف کے پردوں سے چمٹ گیا۔ مگر آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا فاقتلہ وہ اسی حالت میں قتل کردو (ملاحظہ ہو بخاری، باب فتح مکہ اور سیرۃ النبیؐ، شبلی نعمانی ص ۵۲۵ ج ا) یہ محض ایک واقعہ نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کا قانونی فیصلہ ہے جو امت کے لئے ہمیشہ کے لئے حجت ہے۔

سوال: کیا حضور ﷺ کے دور میں اور بعد میں توہین رسالت کے مجرموں کو سزائے موت دی گئی؟۔

جواب: آنحضرت ﷺ کے دور میں توہین رسالت کے مرتکب کی سزا بخاری شریف کے حوالے سے آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ساڑھے چودہ سو سال میں اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اس سلسلہ میں فقہائے امت میں علامہ ابن تیمیہؒ کی الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ، علامہ تقی الدین سبکیؒ کی ''السیف المسلول علی من سبّ الرسول ﷺ'' اور علامہ ابن عابدین شامیؒ کی ''تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام ﷺ'' چند معروف کتب ہیں جو اس اجماع امت کو محکم دلائل وشواہد کے ساتھ ثابت کرتی ہیں۔

دور نبوت ﷺ کے بعد توہین رسالت ﷺ کے جرم پر سزائے موت کی واضح نظیر اس دور میں ملتی ہے جب مسلمانوں نے اسپین کو فتح کیا تھا۔ مسلمانوں کی فتح کے بعد پوپ نے شاتمیت کے لئے ایک فضائی جتھہ ترتیب دیا تھا۔ اس کے افراد مسلم قاضیوں کی عدالت میں جا کر توہین رسالت کا ارتکاب کرتے۔ قاضی حسب شریعت ان کے قتل کا حکم دیتا۔ چنانچہ انہیں قتل کر دیا جاتا۔ پوپ کا مقصد یہ تھا کہ مسلم عدالتوں اور حکومتوں کے خلاف دوسری عیسائی یورپی قومیں بھی بھڑکیں گی اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کریں گی۔ لیکن مسلمان قاضیوں نے ایک کو بھی معاف نہیں کیا۔ اور تھوڑے عرصے میں پانچ سو شاتمین کے قتل کے بعد پوپ نے مایوس ہو کر یہ سازش ترک کر دی۔

سوال: مغرب پرست دانشوروں کی رائے ہے کہ توہین رسالت پر موت کی سزا صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ کہاں تک صحیح ہے؟۔

جواب: غیر مسلموں کا تحفظ اسلامی حکومت کا دینی فریضہ ہے۔ اللہ اور رسول ﷺ نے ان کا ذمہ لیا

ہے۔اس لئے کوئی مسلمان ان کی جان، مال اور عزت کے درپے نہیں ہوسکتا۔لیکن کسی غیر مسلم کو بھی یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ برسر عام جب چاہے قرآن اور صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے حرمتی کا مرتکب ہو اور اس پر کوئی قانونی کارروائی بھی نہ کی جائے۔دور نبوت میں ہرزہ سرائی کے جرم میں قتل ہونے والوں میں مقیس بن صبابہ، حارث بن طلاطل، ابن خطل، اس کی لونڈی، کعب بن اشرف یہودی، ابوعفک یہودی اور اسماء بنت مروان یہودیہ، ......سب کے سب غیر مسلم تھے۔العیاذ باللہ کوئی مسلمان گستاخی کرے تو وہ بھی مرتد ہوجائے گا۔اسپین کی فتح کے بعد عیسائی شاتمین کو مسلمان قاضیوں کا سزا دینا بھی اس کا واضح ثبوت ہے کہ توہین رسالت کے جرم میں مسلم اور غیر مسلم کا کوئی فرق نہیں (زرقانی، طبقات ابن سعد)۔

قال الشیخ ابن تیمیۃؒ فی "الصارم المسلول" یُقتل ساب النبی ﷺ ولا تقبل توبتۃ سواءٌ کان مسلماً او کافراً (کتاب الشفاء، قاضی عیاض مالکیؒ ص۳۲۳)

قاضی عیاض مالکیؒ نے امام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی توہین کرنے والے کو قتل کردیا جائے گا۔اس کی توبہ قبول نہیں۔خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔اسلام میں صرف پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی شان رسالت کو تحفظ نہیں دیا گیا۔بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ایسا ہی تحفظ موجود ہے۔

دولت عثمانیہ کے شیخ الاسلام کے سامنے بشر نامی یہودی کا مقدمہ پیش ہوا کہ اس نے العیاذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت نسب کے بارے میں شرمناک الزام لگایا ہے۔شیخ الاسلام نے اس پر توہین رسالت کی فرد جرم عائد کرتے ہوئے سزائے موت کا فیصلہ سنایا۔(شامیہ) اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی پیغمبر کی توہین کی سزا موت ہے۔خواہ مرتکب مسلم یا غیر مسلم۔

سوال: سیکولر این جی اوز کی رائے کہ ''قانون توہین رسالت کا استعمال غلط طور پر کیا جاتا ہے اس لئے اسے منسوخ کیا جائے'' کہاں تک صحیح ہے؟۔

جواب: ناموس رسالت کے تحفظ کا قانون ایک غیر متنازع اور متفق علیہ معاملہ ہے۔اسے اختلافی مسئلہ بنا کر پیش کرنا یا اس کے غلط استعمال کا واویلا کر کے اسے منسوخ کرنے کا مطالبہ کرنا اہل ایمان کے جذبات مجروح کرنے کی ناپاک سازش ہے۔حقیقت یہ ہے کہ یہ قانون ملزم کو عوام کے رحم وکرم سے نکال کر قانون کے دائرے میں لاتا ہے اور عدلیہ کے فاضل ججوں کو بے لاگ اور عادلانہ فیصلے کا موقع فراہم کرتا ہے۔عوام کے جذبات اور دخل اندازی کی گنجائش ختم ہوجاتی ہے۔ملزم کو صفائی کا پورا موقع دیا جاتا ہے۔کسی کے شاتم ہونے کا فیصلہ کوئی فرد یا عوام کا گروہ نہیں کرتا۔اس لحاظ سے یہ قانون سب سے زیادہ تحفظ ملزم ہی کو فراہم کرتا ہے اور یہی اس کے نفاذ کا سب سے اہم پہلو ہے۔مبینہ بدعنوانیوں کے نام پر ایک مبنی برحق قانون کی تنسیخ کا مطالبہ اسلام دشمنوں کی گہری سازش ہے۔جو مسلمانوں کے ایمان اور جذبات سے کھیلنے پر تلے ہوئے ہیں۔اس ملک کے تھانوں میں روزانہ ہزاروں جھوٹی ایف آئی آر درج ہوتی ہیں۔بے گناہوں کو قتل کے الزام میں ملوث کیا جاتا ہے۔جھوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں۔مہنگے ترین وکیل کئے جاتے ہیں۔ججوں کو خریدنے کی کوشش کی جاتی ہے اور بے گناہوں کی گردنوں میں

پھانسی کے پھندے ڈال دیئے جاتے ہیں۔ یہ ظلم وبربریت ہر کسی کے علم میں ہے۔ لیکن آج تک کسی این جی اونے، انسانی حقوق کے کسی علمبردار نے، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ یا ڈسٹرکٹ بار کے کسی صدر نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۰۲ کو ختم کیا جائے۔ یہ ظلم ہے۔ اس سے بے گناہوں کو پھانسیاں ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں 295-C کا غلط استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاہم قانون کا غلط استعمال جہاں کہیں بھی ہو۔ قانون اور عدل وانصاف کے معروف ضابطوں کے مطابق روکا جائے۔ نہ یہ کہ قانون ہی کو ختم کردیا جائے۔

سوال: اس قانون کی منسوخی کی جدوجہد کرنے والی NGOs کن Lobbies کے اشاروں پر کام کرتی ہیں اوران کا پس پردہ کیا ایجنڈا ہے؟۔

جواب: پاکستان میں قانون ناموس رسالت مآب ﷺ کی منسوخی کا مطالبہ بیرونی امداد کے سہارے چلنے والی این جی اوز اور انسانی حقوق کے نام پر کام کرنے والے بعض ادارے کر رہے ہیں۔ ان کے پس پشت عیسائی اور قادیانی لابی اور سیکولر ذہنیت کے حامل سیاستدان ہیں۔ پیپلز پارٹی کے گورنر اور ترجمانوں کے شوروغل کا پس منظر یہی ہے۔ عالمی استعمار اور یہود ونصاریٰ بھی اس قانون کو ختم کرانا چاہتے ہیں۔ تاکہ کلمہ گو مسلمانوں کے قلوب سے محبت رسول کو کم یا ختم کیا جائے۔ ان کے ایجنٹ پاکستان میں اس قانون کی تنسیخ کا مطالبہ کے حرمت رسول کے عقیدے اور اساس ایمان کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے افراد، گروہوں اور جماعتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ معذرت خواہانہ رویہ کفر کی یلغار اور دشمنوں کی سازشوں کے آگے ہتھیار ڈالنے کے مترادف ہوگا۔

سوال: کیا توہین رسالت کے مجرم کی سزا حکومتی سربراہ یا کوئی اور معاف کرسکتا ہے؟۔

جواب: قرآن وسنت کی واضح نصوص کے مطابق شاتم رسول کی سزا قتل کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔ اس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ اگر کوئی مسلمان یہ جرم کرے تو بناء بر ارتداد اور غیر مسلم کرے تو بناء پر تعزیر اس کا قتل فرض ہے۔ ایسا شخص بیت اللہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہو تو بھی ناقابل معافی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ابن خطل کو اسی حالت میں قتل کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ جب خود آنحضرت ﷺ نے موذی رسول کو معاف نہیں فرمایا تو کسی اور کو معافی کا اختیار کیسے مل سکتا ہے؟۔

واضح رہے کہ اسلامی سزاؤں کو جاری کرنا حکومت کے ذمے ہے۔ عوام از خود قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ تاہم جب حکومت توہین رسالت جیسے جذباتی نوعیت کے جرم پر ایسا رویہ اختیار کرے جس سے عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ حکومت اس سنگین جرم کو جرم تصور نہیں کررہی اور نہ ہی مجرم کو سزا دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو اس سے عوام کا اشتعال سخت حادثے کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔

بدقسمتی سے آسیہ مسیح کے مقدمہ میں یہی صورت پیش آئی کہ گورنر پنجاب کا جیل میں جاکر مجرمہ سے ملنا، اس کی حوصلہ افزائی کرنا، اس سے صدر کے نام معافی کی درخواست لکھوانا اور یہ اعلان کرنا کہ میں یہ درخواست خود صدر کو پیش کروں گا۔ ایسے اقدامات ہیں جن سے چشم پوشی ممکن نہیں۔ اگر گورنر یا صدر زرداری فراست سے کام لیتے تو اس کیس پر اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ ’’ملزمہ کو ماتحت عدالت نے سزا سنائی ہے۔ قانون اسے ہائی کورٹ اور پھر سپریم

کورٹ میں اپیل کا حق دیتا ہے۔ وہ اپنا مقدمہ ان عدالتوں میں لڑے۔ ہمیں پاکستانی عدلیہ پر اعتماد ہے۔'' مگر شاید یہی وہ بات ہے جو پیپلز پارٹی والے کہنا نہیں چاہتے۔

سوال: اسلام میں توہین رسالت کے مجرم کی حمایت اور وکالت کرنے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟۔

جواب: توہین رسالت کے مجرم کی حمایت ووکالت بالواسطہ جرم کی حمایت ووکالت کے مترادف ہے۔ محبت رسول ﷺ، ناموس رسالت اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک توہین رسالت کے مجرم پر آئینی وشرعی سزا جاری نہیں ہو جاتی۔ کوئی مسلمان خود کو بری الذمہ نہ سمجھے۔ اللہ کے رسولوں اور انسانیت کے محسنوں اور رہنماؤں کی عزت وناموس کی حفاظت عقیدۂ توحید کی طرح لازمی ہے جس کے بغیر مؤمن ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: کیا وجہ ہے کہ امریکہ اور یورپی ممالک ایسے مجرموں کو اپنے ہاں پناہ دیتے ہیں؟۔

جواب: قرآن کریم نے یہود ونصاریٰ کو مسلمانوں کا دشمن قرار دیا ہے۔ ان کی عداوتوں اور سازشوں کا سلسلہ ۱۵ سو سال سے جاری ہے۔ یہ بدبخت قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی شان اقدس میں ہرزہ سرائی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یورپ کے بعض ممالک مثلاً ڈنمارک، اسپین، فن لینڈ، جرمنی، یونان، اٹلی، آئرلینڈ، ناروے، نیدرلینڈ، سوئزرلینڈ، آسٹریا وغیرہ میں آج تک مذہبی جذبات مجروح کرنے پر قانون پایا جاتا ہے۔ برطانیہ میں ملکہ کی توہین مذہبی جذبات مجروح کرنے کی تعریف میں آتی ہے۔ لیکن دوسری طرف جب کوئی کارٹونسٹ یا نام نہاد ادیب یا ادیبہ اسلام یا سرکار دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی وہرزہ سرائی کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے ''آزادی رائے'' کے نام پر جائز قرار دیا جاتا ہے۔

یہود ونصاریٰ اور مغربی اقوام کے اسی منافقانہ رویے اور اسلام دشمنی نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت وعداوت کے بیج بو دیئے ہیں۔ اسلامی ممالک کے سربراہان کو حریت بیان اور آزادی رائے کے نام نہاد علمبرداروں پر یہ حقیقت جرأت کے ساتھ واضح کرنی چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان ہو یا غیر مسلم اسے یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ جب چاہے قرآن اور صاحب قرآن کی بے حرمتی کا مرتکب ہو اور اس پر کوئی قانونی کارروائی محض اس لئے نہ کی جائے کہ ایسا کرنے سے بعض ممالک ناراض ہو جائیں گے۔ (بشکریہ ماہنامہ الخیر)

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے
ساہیوال پھکی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے
بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے
حیاتِ نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے
السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب ...... لمحہ فکریہ!

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

حضور نبی کریم ﷺ نے قیامت کی جو علامات بتائی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بہت سے گناہوں اور برائیوں کا ارتکاب مہذب اور شائستہ ناموں سے کریں گے۔ شراب نوشی کریں گے مگر نام بدل دیں گے۔ سودخوری کریں گے اور اس کو نام کچھ اور دے دیں گے۔ غور کیا جائے تو یہ برائی کی سب سے بدترین صورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں بھلائی کے لبادے میں برائی کی جاتی ہے۔ تہذیب کے نام پر بدتہذیبی کو روا رکھا جاتا ہے۔ آزادی کے نام پر نفس کی غلامی کی راہ ہموار کی جاتی ہے۔ اسلام جس وقت دنیا میں آیا اس وقت بھی کم وبیش یہی حالت تھی۔ اہل عرب اپنے کو دین ابرہیمی کا پیروکار کہتے تھے۔ لیکن پوری طرح شرک میں ملوث تھے۔

جب کوئی انسانی گروہ گناہ کا عادی ہوجاتا ہے اور جان بوجھ کر گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا طریقہ کار یہی ہوتا ہے کہ وہ بدی کو نیکی اور برائی کو اچھائی ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگتا ہے۔ مغربی تہذیب نے آج یہی صورت اختیار کررکھی ہے۔ آج بہت سی مسلمہ اخلاقی برائیاں، تہذیب وثقافت کے نام سے رائج ہوگئی ہیں۔ جو لوگ اس سے اختلاف رکھتے ہوں اسے برا جانتے ہوں۔ ان کو تہذیب جدید سے ناآشنا، بنیاد پرست اور انتہا پسند جیسے القاب سے نوازا جاتا ہے۔ پوری قوت کے ساتھ اس بات کی کوشش کی جارہی ہے کہ طوعاً یا کرہاً مغربی ثقافت و تہذیب کو اہل مشرق پر مسلط کردیا جائے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی ''فحاشی اور بے حیائی'' کا فتنہ ہے جو ''روشن خیالی'' کے نام سے پروان چڑھایا جارہا ہے۔

قرآن کریم میں جابجا ''فحاشی'' کی مذمت اور اسے شیطان کا عمل قرار دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إن الله يأمركم بالعدل والاحسان وايتاىٔ ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغى .... ﴾ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ تین چیزوں سے بچنے کا حکم دے رہے ہیں: (۱)...... بے حیائی سے (۲)...... منکر یعنی ناجائز کام سے (۳)...... سرکشی سے۔

فحشاء، ہر اُس برے اور بے حیائی کے کام کو کہا جاتا ہے جس کی برائی انتہائی درجہ کو پہنچی ہوئی ہو اور عقل وفہم اور فطرت سلیمہ کے نزدیک بالکل واضح ہو اور منکر کا اطلاق اس قول وفعل پر ہوتا ہے جس کے حرام اور ناجائز ہونے پر اہل شرع کا اتفاق ہو۔

دوسری جگہ ارشاد باری ہے: ﴿الشيطٰن يعدكم الفقر ويأمركم بالفحشاء﴾ یعنی شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ (البقرۃ:۲۶۸)

ایک اور جگہ ارشاد باری ہے: ﴿ ومن یتبع خطوات الشیطان فانہ یأمر بالفحشاء والمنکر ﴾ یعنی جو شخص شیطان کے پیچھے چلے تو شیطان تو ہمیشہ بے حیائی اور ناجائز کاموں کی تلقین کرے گا۔ (النور:۲۱)

غور کیا جائے تو لفظ منکر کے تحت فحشاء بھی داخل ہے۔ اس کے باوجود قرآن کریم کی مختلف آیات میں فحشاء کو الگ اور مستقل ذکر کیا گیا ہے اور دوسری دونوں منہیات سے مقدم فرمایا۔ اس میں اس طرف لطیف اشارہ ہے کہ فحشاء اور بے حیائی بہت سے منکرات اور معصیتوں کا ذریعہ بنتی ہے۔ جب کسی معاشرے میں فحشاء کا رواج ہو جائے وہاں بے غیرتی و بے حمیتی عام ہو جاتی ہے۔ جذبہ دینی ماند پڑ جاتا ہے۔ اسلام و ایمان کے لیے زندہ رہنے کی فکر و قوت کمزور ہو جاتی ہے اور کئی گناہوں اور معصیتوں کی شناعت دل سے اٹھ جاتی ہے۔

دوسری طرف اسلام نے فحشاء کے برعکس حیا کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اسے جز و ایمان قرار دیا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''الحیاء شعبة من الایمان '' یعنی حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے (صحیح مسلم، رقم الحدیث :۵۷) دوسری جگہ ارشاد فرمایا: '' إذا لم تستحیی فافعل ما شئت '' یعنی اگر آپ میں حیا نہیں تو جو جی میں آئے کریں۔ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: ۴۷۹۷)

گزشتہ کچھ عرصہ سے ملک خداداد پاکستان میں فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب جس تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے۔ یہ ایک افسوس ناک اور خطرناک صورت حال ہے۔ جس کا سد باب ضروری ہے۔ ورنہ فحاشی اور بے حیائی کا یہ سیلاب پورے ملک کو لے ڈوبے گا۔ کسی غیر اسلامی معاشرہ میں فحاشی اور بے حیائی کا ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ مگر کسی اسلامی ملک میں خصوصاً وہ ملک جو نظریہ اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا ہو فحاشی اور بے حیائی کا ابھرنا ایک لمحہ فکریہ ہے! جنسی اشتعال انگیزی پر مشتمل حیا باختہ عورتوں کی تصاویر اس قدر عام ہو گئی ہیں کہ گھریلو استعمال کی عام اشیاء کو بھی ان سے آلودہ کر دیا گیا۔ اخبارات و رسائل کے سرورق پر فلمی اور ماڈلنگ کی دنیا کی نیم عریاں تصویروں کا چھپنا ایک عام معمول ہے۔ جو تھوڑی بہت کسر رہ گئی تھی۔ وہ ٹی وی چینلوں اور فیشن شوز نے پوری کر دی۔ فحاشی اور بے حیائی پھیلانے والے برقی آلات گھر گھر عام کر دیے گئے ہیں۔ انٹرنیٹ اور موبائل کمپنیوں کے نت نئے پیکجز اور اسکیمیں اس وبا کو عام کرنے میں مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں اور یہ برقی آلات جس قدر کم قیمت پر پاکستان میں میسر ہیں پوری دنیا میں اس کی نظیر نہیں۔ یہ مغربی قوتوں کا ایک خاص منصوبہ ہے جس کے تحت یہ سب کچھ بڑھایا جا رہا ہے۔

پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ذوالحجہ جیسے حج کے مقدس مہینے کے پہلے ہفتہ کو ''فیشن ویک'' منانے کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس مقدس مہینے کے پہلے دس دن سال کے تمام دنوں سے افضل ہوتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کے لیے عبادت و اطاعت، بندگی و عجز کے اظہار کے خاص دن ہیں۔ لیکن ظالموں نے ان ہی مقدس دنوں کو ''فیشن ویک'' کی بے حیائی کی نذر کر دیا۔

مزید افسوس اور حیرت تو اس پر ہے کہ فحاشی اور بے حیائی کے اس سیل رواں کے آگے بند باندھنے والا اور اسلامی اقدار کا مذاق اڑانے والوں کو روکنے والا کوئی نہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس ملک کے اکثر باشعور طبقہ پر مجرمانہ بے حسی طاری ہو چکی ہے...... لیکن دوسری طرف یہ دیکھ کر ایک ڈھارس بندھتی ہے اور امید کی کرن نظر آتی ہے

کہ اب بھی چند درد ِدل رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ جو ایسی بے حیائی اور بدتہذیبی کا ادراک کرتے ہیں اور اپنے تئیں اس فحاشی اور بے حیائی کو روکنے کی فکر کرتے ہیں۔ ایک مشہور صحافی اس موضوع پر اپنے ایک حالیہ مضمون میں دردِ دل کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’فیشن شوز‘‘ اور کیٹ واک کے نام پر عریانیت اور بے حیائی پھیلانے کا جو دھندا اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ’’روشن خیالی‘‘ کے نام پر جس انداز میں زور پکڑتا جارہا ہے۔ اگر اس کا فوری سدباب نہ کیا گیا تو عریانیت کی یہ آگ مہذب گھرانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ بدتہذیبی اور جاہلیت کی ان حدوں کو ہم بھی جلد چھولیں گے جو مغربی معاشرہ کی اخلاقی اقدار کی تباہی کا باعث بن چکی ہیں اور جہاں حیوانیت اس حد تک پروان چڑھ چکی ہے کہ اکثر پیدا ہونے والے بچوں کو اپنے باپ کا پتہ نہیں ہوتا۔ مرد اور عورتیں بغیر شادی کیے ایک ساتھ رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جبکہ مردوں کا مردوں کے ساتھ اور عورتوں کا عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کا رواج زور پکڑتا جارہا ہے۔ فحاشی و عریانیت ان معاشروں میں اب بالکل بے معنی ہوکر ان کے رواج و سماج کا حصہ بن چکی ہیں جنہیں اب وہاں قانونی تحفظ حاصل ہے۔ ایک غیر اسلامی اور کفر کے معاشرہ میں اس بدتہذیبی اور جاہلیت کا ہونا کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔ مگر اس قسم کے رجحانات کا کسی اسلامی معاشرے اور اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں پنپنا یقیناً لمحہ فکریہ ہے۔ حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ ہر دین کا ایک مخصوص شعار ہوتا ہے اور اسلام کا شعار ’’حیا‘‘ ہے۔ سورۃ النور اور سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو اپنی نظروں اور عزتوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ مومن عورتوں کو صاف صاف انداز میں بتایا گیا ہے کہ ان کا ڈریس کوڈ (Dress Code) کیا ہے اور کس حلیہ میں ان کو اپنے گھروں سے باہر نکلنا چاہیے۔ سورۃ الاحزاب میں بے پردگی کو جاہلیت کے اس زمانہ سے جوڑا گیا ہے۔ جب عورتیں بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلتی تھیں۔ مگر افسوس کا مقام یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ’’حیا اور بے پردگی‘‘ کے بارے میں ان واضح احکامات کے باوجود اسلامی جمہوریہ پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ذوالحجہ کے مقدس مہینہ کے پہلے عشرہ کو ’’فیشن ویک‘‘ منانے کے لیے چنا گیا۔ جیسے رمضان کے مہینے کو نیکیوں کا موسم بہار کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ذوالحجہ کا پہلا عشرہ بھی عام دنوں کے مقابلے میں نیکیوں کے اجر وثواب کے لیے نہایت اہم ہے۔ مگر ہم نے ان دنوں کو فیشن کے نام پر بے حیائی اور عریانی پھیلانے کے لیے منتخب کیا۔ اللہ کی عبادت اور نیکی کے لیے خصوصی طور پر مختص ذوالحج کے مقدس پہلے عشرہ کو اسلام کی سرزمین پاکستان میں ’’فیشن ویک‘‘ میں بدلنے پر نہ کوئی حکومتی ادارہ حرکت میں آیا اور نہ ہی کسی اور ذمہ دار کی طرف سے کاروائی کی گئی۔ ’’فیشن ویک‘‘ بھی ایسا جیسا کہ بے لباسی کا مقابلہ ہو۔ ٹی وی اسکرین پر عریانیت اور بے حیائی کے اس مقابلے کی جھلکیاں دیکھ کر اپنی مسلمانیت پر شبہ ہونے لگا اور پاکستان بننے کا مقصد دھندلا سا گیا۔ جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ گھر سے باہر نکلتے وقت باپردہ ہوکر نکلیں۔ نیم برہنہ ہوکر فیشن شو میں حصہ لیتی دکھائی دی گئیں۔ جبکہ وہ مومن مرد جن کو اپنی آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا۔ وہ ان بے حیائی کے شوز میں تماش بینوں کا کردار ادا کررہے تھے۔ بے حیائی کے اس

شو کو بڑا کامیاب گردانا گیا اور اس میں حصہ لینے والوں نے امید ظاہر کی کہ عریانیت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا اور یہ کہ فیشن انڈسٹری کی کامیابی سے پاکستان بہت پیسہ کما سکتا ہے۔ اللہ ایسی ترقی اور دولت سے بچائے۔ آمین...... دکھ اس بات کا نہیں کہ مغرب زدہ ایک چھوٹی سی اقلیت ہمارے معاشرتی اقدار کو کس انداز میں تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ مگر رنج تو یہ ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے واضح احکامات اور آئین پاکستان کے اس وعدے کے باوجود کہ پاکستان میں دینی شعار اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ایسا ماحول پیدا کیا جائے گا۔ جہاں مسلمان قرآن وسنت کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں۔ اسلامی اقدار کا مذاق اڑانے والوں کو کوئی روکنے والا نہیں۔ کچھ معلوم نہیں کہ کس نے اس طرز کے ''فیشن شو'' کو منعقد کرنے کی اجازت دی۔ کچھ سالوں سے ''فیشن شوز'' اور ''کیٹ واک'' کا سلسلہ پاکستان میں چل نکلا ہے اور کوئی روک ٹوک نہ ہونے کی وجہ سے مغرب اور انڈیا کی طرح عریانیت کی طرف نکل گیا ہے۔ ٹی وی اسکرینوں پر اس بے ہودگی کو دیکھنے کے باوجود کسی نے اس کی مذمت کی نہ ہی کوئی احتجاج ہوا۔ نہ تو کوئی حکمران بولا۔ نہ ہی اپوزیشن لیڈر۔ اسلامی جماعتیں اور ان کے قائدین بھی خاموش رہے۔ جبکہ پارلیمنٹ بھی انتظامیہ کی طرح بے حس رہی۔ اعلیٰ عدلیہ اس پر سوموٹو ایکشن لینے سے کیوں قاصر ہے؟ آخر پاکستان کا میڈیا اس برائی کو برائی سمجھنے سے کیوں قاصر ہے؟ ان سوالوں کا کم از کم میرے پاس تو کوئی جواب نہیں۔ تعجب اس بات پر ہے کہ کراچی جیسے شہر میں جہاں کی اکثریتی آبادی پڑھی لکھی اور شعور رکھتی ہے۔ کوئی ایک شخص بھی اس عریانیت پر پرامن احتجاج کے لیے سڑک پر نہیں نکلا۔ اگر ہمارے سیاستدان، پارلیمنٹ، حکومت، عدلیہ، میڈیا اور عوام اسی بے حسی کا شکار رہے تو پھر مغرب کی طرح ہم بھی اخلاقی پستی کی حدوں کو چھو کر رہیں گے۔ ہمارے پاس تو ویسے بھی شرم وحیا اور اخلاق ومعاشرتی اقدار کے علاوہ اب کچھ بچا ہی نہیں۔ ہمارے یہی اقدار ہمیں مغرب سے نمایاں کرتے ہیں۔ اگر آج ہم نے ان کی حفاظت نہ کی اور اپنے آپ کو ہوا کے سپرد کر دیا کہ جہاں چاہے اڑا لے جائے۔ تو ہم مکمل تباہ ہو جائیں گے۔ یہ موجودہ خاموشی اور یہ بے حسی انتہائی تکلیف دہ ہے۔ کاش! ہمیں احساس ہو جائے کہ اگر اس عریانیت اور فحاشی پر آج ہم اس لیے خاموش رہے کہ فیشن شوز اور واہیات ٹی وی چینلز پر کام کرنے والی لڑکیاں اور عورتیں ہماری اپنی بچیاں نہیں۔ تو یاد رہے کہ کل ان لڑکیوں اور عورتوں کی جگہ آج کے تماش بینوں اور بے حس معاشرہ کے دوسرے افراد اور ذمہ داروں میں سے کسی کی بھی بیٹی، بیوی، بہن یا ماں نیم عریاں لباس میں ہزاروں لوگوں کے سامنے کیٹ واک کر رہی ہوگی۔'' (روزنامہ جنگ، ۲۲؍نومبر ۲۰۱۰ء، کالم نگار انصار عباسی)

مذکورہ بالا اقتباس میں صاحب تحریر نے فحاشی اور بے حیائی نہ روکنے پر اور اس پر خاموش رہنے کی صورت میں جن خطرات سے آگاہ کیا ہے۔ ان خطرات کے آنے سے قبل ہی ہمیں اس کا سد باب کرنا ہوگا اور اس کے لیے انفرادی واجتماعی، حکومتی اور عوامی سطح پر کوشش کرنا ہوگی۔ ورنہ یہ سیل رواں بہت بڑی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت سے ہماری حفاظت فرمائے۔ سردست چند ایسے انقلابی اقدامات کا ذکر کیا جاتا ہے جو آنے والے اس سڑے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھ سکیں:

۱...... ہر آدمی اپنے اور اپنے گھر کی حد تک ضرور کچھ نہ کچھ اثر رکھتا ہے اور اپنے زیر اثر حلقے میں برائی کے خلاف آواز اٹھانے کا ہر شخص مکلف بھی ہے۔ گھر کی بیٹی، بہن، بیٹے، بھائی اور افراد خانہ کو نئی تہذیب کی اس سڑاند سے محفوظ رکھنا۔ گھر کے ہر باشعور بڑے کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! اپنے اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے'' افراد معاشرے سے اور معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور ایک صالح معاشرہ، فرد کی ذمہ داری کے بغیر وجود میں نہیں آسکتا۔ جب تک فرد میں برائی روکنے کا احساس پیدا نہ ہوگا۔ جب تک اس کے دل میں ''معماران ملت'' کے مستقبل کے لیے اس زہر قاتل تمدن پر کڑھن پیدا نہیں ہوگی۔ اس وقت انسداد فحاشی و بے دینی کا صحیح سد باب نہیں ہوسکتا۔ برائی کے عام ہونے میں ایک بڑی رکاوٹ یہ ہوتی ہے کہ ہاتھوں ہاتھ قبول کرنے کے بجائے معاشرہ اس کو یکسر رد کردے اور وہ اسے اسی وقت رد کرے گا جب معاشرے کے افراد کو اپنے دین، اپنی تہذیب اور اپنی روایات اور تعلیمات کی فکر ہوگی۔

۲...... شہروں کے اندر خیر و بھلائی کی قوتیں ہی لوگوں میں یہ فکر و احساس پیدا کرسکتی ہیں۔ مساجد کے آئمہ، اصلاحی مجالس کے واعظین اور دعوت و تبلیغ کے مبلغین اگر پوری دل سوزی کے ساتھ فواحش و منکرات کے دنیاوی اور اخروی نقصانات لوگوں کے سامنے بیان کریں اور صحافی و اہل قلم مجلات و اخبارات کے صفحات پر ''ہوشیار باش'' کی صداؤں کو عام کرنے لگیں تو اس سے عام لوگوں میں انسداد فواحش کا جذبہ بیدار ہوگا۔

۳...... بے دینی اور فحاشی کی روک تھام کے لیے ان اداروں پر دباؤ ڈالنا بھی بہت ضروری ہے جو اس کے پھیلانے اور عام کرنے میں سرگرم ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ پس منظر میں کون سی قوتیں کارفرما ہیں۔ جن اداروں سے براہ راست شر پھوٹ رہا ہے۔ ان کی سرکشی کو لگام دیے بغیر یہ وبا رکے گی نہیں۔ ان اداروں پر دباؤ ڈالنے کی ایک صورت تو یہ ہوسکتی ہے کہ شہر کے معززین، ان اداروں کے ذمہ داروں سے مل کر انہیں اپنے جذبات سے آگاہ کریں اور ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ قانون ہاتھ میں لیے بغیر جمہوری طریقے سے ان اداروں کے سامنے اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا جائے۔ یہ کام وہ اسلامی جماعتیں بہت آسانی کے ساتھ کرسکتی ہیں جن کے پاس کارکنوں کا ایک منظم لشکر موجود رہتا ہے۔

۴...... اسمبلیوں میں دینی ذہن رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے۔ بے حیائی اور بے دینی کی موجودہ لہر کے خلاف اس قومی پلیٹ فارم سے بھی موثر آواز بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک تو پالیسی ساز ذہن وہاں کے صدائے احتجاج کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ دوسرے وہاں کی آواز ملک بھر میں سنائی بھی دیتی ہے۔

ہمارے نزدیک اس کا حل سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ درد دل رکھنے والے اسلامیان پاکستان اس فضائے معاصی کے خلاف سراپا صدائے احتجاج بن جائیں۔ ہر شخص اپنا ایک حلقہ اثر رکھتا ہے۔ اپنے گھر، اپنے محلّہ، اپنے قبیلہ، اپنی مسجد، اپنی جماعت میں اس آگ کو بجھانے کے لیے آواز بلند کی جائے۔ خطباء منبر و محراب، واعظین، مقررین اسٹیج اور اہل علم اپنے قلم سے اس وبا سے بچانے کے لیے صدائیں لگائیں۔ ان نالوں کا زیادہ نہ سہی اثر ضرور پڑے گا۔ اس لیے کہ ہم سب کو یہ حقیقت یاد رکھنی چاہیے کہ جس مسلم معاشرے میں برائی کے خلاف آواز اٹھانے والے نہ رہیں، قدرت کی طرف سے اس کی تباہی میں پھر زیادہ دیر نہیں لگتی۔

ہمارا آئین ناموس رسالت ﷺ کا محافظ!

بلال حفیظ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام پر بننے والا یہ ملک اسلام کا قلعہ ہے اور ہمارا آئین ناموس رسالت ﷺ کا محافظ ہے۔ ایسا کونسا ملکی قانون ہے جس کا غلط استعمال نہیں ہو رہا اور انہیں صرف 295 سی ہی بس نظر آ رہی ہے۔ کل یہی لوگ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی شق ختم کروانے کی مہم چلائیں گے اور پھر اسلامی جمہوریہ کے نام پر اعتراض کیا جائے گا اور آخر میں صدر اور وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شق ختم کروانے کی اسلام دشمن مہم کو پروان چڑھایا جائے گا۔

آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ وہ عظیم ہستی ہیں جن پر خالق کائنات اور اس کے فرشتے درود و سلام بھیجتے ہیں آپ ﷺ کی عزت کی قسمیں خود اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کھاتا ہے اور اہل ایمان کو آداب رسول ﷺ کا حکم دیتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے پست رکھو۔ جب تک ہمیں آپ ﷺ کی ذات اقدس دنیا کی تمام چیزوں سے پیاری نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ جذبات ایمانی کے اس لاوے کے آگے 295 سی کا بند اسی لئے باندھا گیا ہے کہ فساد اور بدامنی کا راستہ روکا جائے اگر اس بند میں سوراخ کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی تو پھر شمع رسالت ﷺ کے پروانے گلی گلی غازی عامر چیمہ شہید بن کر ان گستاخوں کا پیچھا کریں گے۔

نام نہاد شہرت کیلئے چند ترقی پسند دانشور دوغلا چہرہ لئے مغرب زدہ این جی اوز کے ساتھ مل کر عالم کفر کو خوش کرنے کی کوششوں میں آئین و قانون اور دین و ایمان کی حدیں پار کر کے اپنی دنیا و آخرت تباہ کر رہے ہیں۔ دشمنان اسلام مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول ﷺ کو کھرچ کھرچ کر کے ہماری غیرت و ایمانی کو مٹانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ معافی مانگنے پر معاف کر دینا یہ جہالت اور بدنیتی پر مبنی بحث ہے۔ گستاخی رسول ﷺ کسی فرد واحد کا نہیں بلکہ پوری امت کے ایمان کا معاملہ ہوتا ہے توہین پر معافی دینے کا اختیار صرف اور صرف آپ ﷺ کے پاس تھا اور کوئی دوسرا مسلمان یا حاکم وقت استعمال نہیں کر سکتا۔ گستاخ کو بچنے کا راستہ دینا بھی اس جرم میں شریک ہونے کے مترادف ہے گستاخ یہ کہہ کر نہیں چھوٹ سکتا کہ اس کی نیت ایسی نہ تھی۔ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ ہم سب پر لازم ہے مگر ایمانی غیرت کا سودا ہم نہیں کر سکتے۔

توہین رسالت ﷺ قانون میں تبدیلی کا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا اور کائنات میں اگر ایک بھی مسلمان زندہ ہے تو گستاخی کرنے والا زندہ نہیں بچ سکتا۔ مسلمان کو علم دین سے غازی علم دین شہید بننے میں زیادہ دیر نہیں لگتی اور ناموس رسالت ﷺ پر مرمٹنا اور گستاخ کا سرتن سے جدا کرنے میں زیادہ سوچنا نہیں پڑتا۔ آپ ﷺ سے محبت و عقیدت کی بناء پر مسلمان بڑے سے بڑے طوفان سے ٹکرا جاتا ہے اور شان رسالت ﷺ کی عظمت پر سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔

برقی وطباعتی میڈیا پر زہریلے پروپیگنڈے کا طوفان زوروں پر ہے اور چند خود ساختہ سکالرز اور بے باک میڈیا اپنی آنکھوں کے نیچے موجود اس شیطانی ناک کو نہیں دیکھ رہے کہ وہ جس چنگاری کو ہوا دے رہے ہیں اس کی لپیٹ میں یہ لوگ خود خاک ہو جائیں گے۔ نام محمد ﷺ کی آب و تاب برقرار رہے گی اور حرمت رسول ﷺ کے پاسبان کفن باندھ کر ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ کریں گے۔

جس ملک میں توہین رسالت کی روک تھام کا قانون نہیں ہوگا وہاں فیصلے سڑکوں پر بالکل اسی طرح ہوں گے جس طرح ہالینڈ میں محمد بویری نامی مسلمان نے گستاخ فلم ساز کو سرعام آٹھ گولیوں سے جہنم رسید کیا تھا اور یہ مجاہد تاحیات عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے۔ ہمارے والدین یا برادری کو کوئی گالی دے یا مذاق اڑائے تو ہم مرنے مارنے پر تل جاتے ہیں ہم سب کچھ لٹا کر عزت بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب ہمارے نبی ﷺ کی عزت و ناموس کا مرحلہ آتا ہے تو ہم کس طرح خاموش رہ کر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرلیں کہ شاید بلی چلی جائے گی بلی تو آنکھیں بند کرنے سے نہیں جاتی البتہ جان ضرور جاتی ہے۔

تکذیب رسالت ﷺ کے مجرم کی سزا صرف اور صرف موت ہے اور اسکے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ ہماری بزدلی اور بے شرمی ہے دشمنان اسلام ہمیں بے غیرتی کے زہر کے چھوٹے چھوٹے نوالے کھلا کر مزاحمت کی صلاحیت ختم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک مسلمان کے اندر عشق رسول ﷺ کا جذبہ موجود ہے وہ ہمیں فتح نہیں کر سکتے۔ عاشقان رسول ﷺ نے اپنے خون سے ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ کیا ہے اور احترام ذات محمد ﷺ کا تحفظ ایسی عظیم دولت ہے جسکا کوئی بدل نہیں ہے۔

مسلمان اغیار کی چالوں کو سمجھیں اور اپنے اندر اتحاد پیدا کریں۔ محبت رسول ﷺ کا دامن تھام لیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کو اسی خطہ ارض سے ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں۔ مغرب ہر اس شخص کا پرتپاک استقبال کرنے کا تیار ہے جو گستاخیاں کرے۔ حقوق انسانی کے یہ ٹھیکیدار آسیہ بی بی کو ویزہ دینے کیلئے دن انگلیوں پر گن رہے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح وہ پہلے بھی مرتد عبدالرحمٰن، ملعونہ کیلا شاہنا اور ملعون یاسر الحبیب کو پناہ دے کر دکھا چکے ہیں۔ خود کو مہذب سمجھنے والے یہ منافق اس وقت کہاں تھے جب 2 نومبر 2004 کو ہالینڈ کے فلم ساز تھیو وین گوگ نے گستاخی پر مبنی فلم میں برہنہ خواتین کے جسموں پر (نعوذ باللہ) قرآنی آیات پرنٹ کی تھیں یہ لوگ اس وقت کہاں تھے جب 30 ستمبر 2005 کو ڈنمارک کے اخبار جے لینڈز پوسٹن نے بارہ ناپاک گستاخ خاکے چھاپ کر شیطانیت کا کھیل شروع کیا۔ یہ سستی شہرت کے طلب گار اس وقت کہاں تھے جب 16 جون 2007 کو ملکہ برطانیہ نے اپنی سالگرہ کے دن شاتم رسول ﷺ سلمان رشدی کو نائٹ ہڈ یعنی سر کے خطاب سے نوازا۔ یہ لوگ تب کہاں تھے جب 28 مارچ 2008 کو ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ اور ملک کی تیسری بڑی سیاسی جماعت کے سربراہ نے اسلام مخالف فلم بنائی اور اس میں گستاخ خاکے کو بھی شامل کیا گیا۔ مسلمانوں کے جذبات، عزت اور جان و مال سے کب اور کہاں نہیں کھیلا گیا اور جب مسلمان آواز بلند کریں تو کہتے ہیں کہ یہ شدت پسند ہیں اور اگر خاموش رہیں تو کبھی صلیبی جنگ کے آغاز کا اعلان کیا جاتا ہے۔

معاملہ چاہے ملعون رشدی کا ہو یا گستاخ تسلیمہ نسرین ہر اسلام کا باغی اور گستاخ ان اسلام دشمن ممالک کی آنکھوں کا تارا بن جاتے ہیں۔ انہیں پاکستان میں اقلیتوں کی بڑی فکر ہے اور پڑوسی ملک بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر ان کی نظر نہیں پڑتی۔ وہاں گجرات اور ایودھیہ میں کس طرح مسلمانوں کو بے دردی سے کاٹا گیا اور انہیں زندہ جلا دیا گیا۔ بابری مسجد شہید کی گئی اور زمین تک کو بھی ناانصافی اور ہٹ دھرمی کے ساتھ بندر بانٹ کیا گیا کشمیر میں نہتے شہریوں کو گولیوں سے بھونا گیا بوسنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی کی گئی۔ فلسطین میں کس طرح مسلمانوں کو بے گھر کر کے بے یارومددگار چھوڑ دیا گیا۔ لبنان میں معصوم بچوں پر آگ کے گولے برسائے گئے ایئر پورٹس پر مسلمانوں کی برہنہ تلاشی لی گئی اگر ایک راہبہ پورا جسم ڈھانپے اور سکارف پہنے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں اور ایک مسلمان خاتون حجاب پہنے تو اس پر پابندی۔

اگر کوئی ہولوکاسٹ جیسے متنازعہ واقعہ کو جھٹلائے تو اس کیلئے یورپ کے ممالک نے سزا کا قانون بنا رکھا ہے اور اگر کوئی محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے تو یہ آزادی اظہار ہے اگر کوئی ان کو نقصان پہنچائے تو ایمل کانسی کی طرح راتوں رات اس کو ہمارے ملک سے اٹھا کر لے جایا جاتا ہے اور اگر کوئی اسلام دشمنی پر مبنی توہین کرے تو اسے ویزہ دینے کے دعوت عام دی جاتی ہے۔ عیسائی عورت کیلئے انسانی حقوق جاگ جاتے ہیں اور دوسری طرف مسلمان ملک عراق کے صدر کو عید کے دن پھانسی دے کر پوری امت اسلامیہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گی اور مسلمان عافیہ صدیقی پر ظلم کے وہ پہاڑ ڈھائے گئے کہ بیان کرنا مشکل ہے۔

عامر چیمہ شہید نے لمبی زندگی گستاخیاں دیکھنے کے بجائے غیرت کے ساتھ جینا اور شہادت کی موت مرنا پسند کیا۔ اس عاشق رسول ﷺ نے وہ مقام اور مرتبہ پایا جس کی حسرت کروڑوں اہل ایمان لے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اگر یہ قانون 295 سی موجود نہ ہوتا تو کوئی عاشق رسول ﷺ اب تک شان رسالت ﷺ میں گستاخی کا قرض اتار چکے ہوتے۔ یہ مال و دولت، یہ اقتدار چار دن کی چاندنی ہے اور پھر اندھیری رات ہے۔

قادیانیوں کی غیر قانونی عبادت گاہ کی تعمیر رکوادی گئی

ناز آباد کوٹ محمد یار ضلع چنیوٹ میں قادیانیوں نے اتوار کی چھٹی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پانچ چھ مستری مزدور لگا کر عبادت گاہ کی تعمیر شروع کر دی۔ علاقہ کے مسلمانوں نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مولانا غلام مصطفیٰ کو اطلاع دی۔ مولانا نے فوری طور پر ضلعی انتظامیہ کو آگاہ کیا اور خود موقع پر پہنچ گئے۔ مولانا کے وہاں پہنچنے پر پولیس کے آنے سے پہلے ہی تعمیر روک دی گئی۔ مقامی علمائے کرام مولانا محمد یامین گوہر، مولانا مسعود احمد سروری، قاری عبدالکریم اور دیگر مسلمان موجود تھے۔ مولانا غلام مصطفیٰ نے پولیس کو تفصیل سے آگاہ کیا اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) چنیوٹ زاہد سہیل اور ڈی ایس پی چنیوٹ نے فوری طور پر کام بند کروا دیا۔ جس پر مقامی انتظامیہ نے علماء کو یقین دہانی کروائی کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا قاری یامین گوہر، مولانا مسعود احمد سروری، مولانا عبدالکریم، قاری محمد شاہد، حاجی بشیر حسین چمن نمائندہ جنگ، حافظ محمد عمیر بھی شامل تھے۔

مرزائیت کے ماخذ اور اصول مذہب!

قسط نمبر:۴ مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ

خرمن مہدویہ سے خوشہ چینی

مندرجہ ذیل اقتباسات سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی نے اپنے ذخیرۂ ایمان فروشی میں پیروان سید محمد جونپوری کے خرمن الحاد سے بھی بہت کچھ خوشہ چینی کی اور یہ کہ بہت سے امور میں آج کل کی مرزائیت مہدویت کا صحیح چربہ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

مہدوی اقوال	مرزائی اقوال
مہدوی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین سے یہ مراد ہے کہ کوئی پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ آنحضرتﷺ کے بعد پیدا نہ ہوگا اور اگر نبی متبع شریعت محمدیہ کا پیدا ہو تو منافی آیہ ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' کا نہیں ہے اور سید محمد جونپوری پیغمبر متبع ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۸)	خاتم النبیین سے یہ مراد ہے کہ آنحضرتﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی پیدا نہیں ہوا اور کوئی غیر تشریعی نبی ظاہر ہو تو آیۂ خاتم النبیین کے منافی نہیں اور مرزاغلام احمد قادیانی غیر تشریعی نبی تھے۔ (ریویو آف ریلیجنز ج۲۱ ص۹)
پنج فضائل وغیرہ کتب مہدویہ میں مذکور ہے کہ سید محمد جونپوری کا نواسہ سید محمود ملقب بہ حسین ولایت شہید کربلا امام حسینؓ کے برابر ہے یا بہتر ہے۔ (ہدیہ مہدویہ ص۳۳)	مسیح قادیان نے (نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷) میں لکھا۔ کربلائے است سیر ہر آنم صد حسین است درگریبانم۔ اور (نزول المسیح ص۴۴، خزائن ج۱۸ ص۴۲۳) پر لکھتا ہے۔ بعض نادان شیعہ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ کیونکر ممکن ہے کہ یہ شخص امام حسینؓ سے افضل ہو۔ لیکن کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام نبیوں کی شہادت سے مسیح موعود حسین سے افضل ہے۔
شواہد الولایت میں لکھا ہے کہ سید محمد جونپوری نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بندہ کو جملہ موجودات کے احوال اس طرح معلوم کرادیئے ہیں کہ جیسے کوئی رائی کا دانہ ہاتھ میں رکھتا ہو اور ہر طرف پھرا کر کما حقہ پہچانے۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۹)	مرزائے قادیان نے لکھا کہ مجھے علم غیب پر اس طرح قابو حاصل ہے۔ جس طرح سوار کو گھوڑے پر ہوتا ہے۔ (ضرورۃ الامام ص۱۳، خزائن ج۱۳ ص۴۸۳)

مہدویہ کا اعتقاد ہے کہ سید محمد جونپوری وہی مہدی ہیں جن کے ظہور کی آنحضرتﷺ نے بشارت دی۔ (ہدیہ مہدویہ ص۱۶)	مسیح قادیان نے لکھا۔ اگر خدا کا پاک نبی اپنی پیش گوئیوں کے ذریعہ سے میری گواہی دیتا ہے تو اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ (ایام الصلح ص۹۱، خزائن ج۱۴ص۳۲۹)
ایک دن میاں خوندمیر (داماد وخلیفہ مہدی جونپوری) نے ایک سنگریزہ ہاتھ میں لے کر مہاجرین وخلفائے مہدی کے مجمع میں کہا۔ دیکھو یہ کیا ہے سب نے جواب دیا سنگریزہ ہے۔ کہا اس کو مہدی موعود علیہ السلام نے جواہر بے بہا کہا ہے۔ تمام مہاجرین وخلفاء نے کہا آمنا وصدقنا۔ ہمارے دیکھنے کا کیا اعتبار ہے کہ جو کوئی فرمان مہدی میں شک کرے یا تاویل کرے وہ آل مہدی میں سے نہیں ہے۔ (ہدیہ مہدویہ ص۱۸)	مولوی نورالدین (خلیفہ اوّل) فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے۔ میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو۔ کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہوگا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیۃ خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں گے۔ (سیرۃ المہدی ج۱ص۸۱،۸۲)
انصاف کرنا چاہئے کہ شیخ محمد جونپوری مدعی مہدویت نے کس قدر آیات قرآنیہ کے معنی احادیث صحیحہ اور تفسیرات صحابہ اور جمہور مفسرین کے خلاف کئے ہیں۔ چنانچہ سورۃ جمعہ میں ’’واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم‘‘ کو خاص اپنے فرقہ مہدویہ پر محمول کیا ہے۔ (ہدیہ مہدویہ ص۱۲۴)	قرآن میں یہ پیش گوئی بڑی وضاحت سے آنے والے مسیح کی خبر دیتی ہے۔ ’’واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم وہو العزیز الحکیم‘‘ یعنی ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین دور ہوں گے۔ تب خدا ان کو بھی صحابہ کے رنگ میں لائے گا۔ یعنی جو کچھ صحابہ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا اور یہ مسیح موعود کا گروہ ہے۔ (ایام الصلح ص۷۰،۷۱، خزائن ج۱۴ص۳۰۴)

مہدی جونپوری لوگوں کو حج بیت اللہ سے باوجود فرضیت اور استطاعت کے منع کیا کرتے تھے اور اپنے خلیفہ میاں دلاور کے حجرے کو بمنزلہ کعبہ کے ٹھہرایا تھا کہ اس کے تین طواف کعبۃ اللہ کے سات طواف بلکہ تمامی ارکان حج کے قائم مقام ہے، قرار دیتے تھے۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۰۸)	مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا۔ ایک حج کے ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آ جائے کہ وہ اس مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے انتظار ہے تو بموجب نص صریح قرآن اور احادیث کے وہ بغیر اس کی اجازت کے حج کو نہیں جاسکتا۔ (تذکرۃ الشہادتین ص۴۷، خزائن ج۲۰ ص۴۹) ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام (حج) کے لئے مقرر کیا ہے۔ (برکات خلافت ص۵)
سید محمد جونپوری اس بات کے مدعی تھے کہ وہ دار دنیا میں حق تعالیٰ کو عیاناً سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۱۴۹)	مسیح قادیان نے امام الزمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے بہت قریب ہوجاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرے سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے۔ (ضرورت الامام ص۱۳، خزائن ج۱۳ ص۴۸۳)
حضرت سید محمد جونپوری کے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ محمد ﷺ اور حضرت مہدی موعود (سید محمد جونپوری) ایک ذات ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۷۹)	مسیح قادیان نے لکھا جس شخص نے مجھ میں اور رسول اللہ ﷺ میں کچھ فرق سمجھا نہ تو اس نے مجھے پہچانا اور نہ مجھے دیکھا۔ میرا وجود عین رسول اللہ ﷺ کا وجود ہوگیا۔ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۹)
مطلع الولایت میں لکھا ہے کہ اوّل بارہ برس تک امر الٰہی ہوتا رہا اور مہدی جونپوری وسوسۂ نفس وشیطان سمجھ کر (حکم خدا) ٹالتے رہے۔ آخر خطاب باعتاب ہوا کہ ہم روبرو سے فرماتے ہیں تو اس کو غیر اللہ سے سمجھتا ہے۔ اس کے بعد بھی شیخ موصوف اپنی عدم لیاقت وغیرہ کا عذر پیش کر کے آٹھ برس اور ٹالتے رہے۔ بیس برس کے بعد خطاب باعتاب ہوا کہ قضائے الٰہی جاری ہوچکی۔ اگر قبول کرے گا ماجور ہوگا۔ ورنہ مجبور ہوگا۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۴)	مرزا غلام احمد قادیانی نے (اعجاز احمدی ص۸، خزائن ج۱۹ ص۱۱۴) میں لکھا کہ میں قریباً بارہ برس جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑے شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور (سیرۃ المہدی ص۳۱) میں ہے کہ وہ الہام جس میں مسیح موعود کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے صریح طور پر مامور کیا گیا مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا۔ لیکن (باوجود امر الٰہی کے) اس وقت سلسلۂ بیعت شروع نہیں فرمایا۔ بلکہ مزید حکم تک توقف کیا۔ (حکم الٰہی کو ٹالتے رہے) چنانچہ جب فرمان الٰہی نازل ہوا تو آپ نے بیعت کے لئے ۱۸۸۸ء میں (یعنی پہلے حکم کے چھ سال بعد) بیعت لینی شروع کی۔

جو احادیث رسول خدا کی تفسیر قرآن اگرچہ کیسی ہی روایات صحیحہ سے مروی ہوں۔ لیکن مہدی جونپوری کے بیان واحوال سے مطابق کرکے دیکھیں۔ اگر مطابق ہوں تو صحیح ورنہ غلط جانیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۱۷)	مرزا قادیانی نے لکھا کہ جو شخص حکم ہوکر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کرے۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۰، خزائن ج۱۷ص۵۱) جو حدیث ہمارے الہام کے خلاف ہو اسے ہم ردی میں پھینک دیتے ہیں۔ (اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ص۱۴۰)
سید محمد جونپوری سوائے محمد ﷺ کے ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، نوح، آدم (علیہم السلام) اور دوسرے تمام انبیاء ومرسلین سے افضل ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۱۷)	نبی کریم کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا درجہ بھی پایا ہے اور نہ صرف نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کرکے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا ہے۔ (حقیقت النبوۃ ص۲۵۷)
مطلع الولایت میں لکھا ہے کہ سید محمد جونپوری نے فرمایا کہ بندے کے پاس آدم علیہ السلام سے لے کر اس دم تک تمام انبیاء ورسل اولیاء عظام اور تمام مؤمنین ومؤمنات کی روحوں کی تصحیح ہوتی ہے۔ کسی نے پوچھا میراں جی تصحیح کس کو کہتے ہیں۔ فرمایا جب ایک تاجدار کی جگہ دوسرا بادشاہ تخت نشین ہوتا ہے اور اپنے تمام لشکروں کا معائنہ کرتا ہے۔ اسے کیا کہتے ہو؟ کہا بعض داخلہ وموجودات کہتے ہیں اور بعض عرض اور آمدہ نیامدہ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا یہی تصحیح ہے۔ آج تین دن ہوئے بالکل فرصت نہیں۔ ہر نماز سے فارغ ہوتے ہی حکم ہوتا ہے کہ سید محمد خلوت میں جاؤ کہ بقیہ ارواح کا بھی جائزہ لے لو۔ انبیاء ومرسلین اور اولیاء واتقاء کی روحیں سب بندے کے حضور میں عرض کی جاتی ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۰، ۲۴۷)	مرزائے قادیان نے کہا: خدا نے مجھے وہ بزرگی بخشی جو دنیا جہاں کے کسی اور شخص کو نہیں دی۔ (حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ص۱۱۰) میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص۳۵، خزائن ج۱۶ص۷۰) اور لکھا کہ خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو انکی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ (چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ص۳۳۲) اور لکھا کہ میں نور ہوں، مجدد مامور ہوں، عبد منصور ہوں، مہدی موعود اور مسیح موعود ہوں۔ مجھے کسی کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ میں مغز ہوں۔ جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور سورج ہوں جس کو دھواں نہیں چھپا سکتا اور ایسا کوئی شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو ہرگز نہیں پاؤ گے۔ (اقتباس از خطبہ الہامیہ، خزائن ج۱۶ص۵۱، ۵۲)

مطلع الولایت میں ہے کہ جو شخص مہدی جونپوری کے حضور میں مقبول ہوا وہ خدا کے ہاں بھی مقبول ہے اور جو یہاں مردود ہوا وہ عنداللہ بھی مردود ہے۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۰)	مسیح قادیان نے لکھا جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۶۴، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)
پنج فضائل میں ہے کہ ایک روز بعد نماز فجر سب (دینی) بھائی صف بستہ بیٹھے تھے۔ شاہ دلاور خلیفہ مہدی نے اپنی بیوی سے کہا دیکھو یہ وہ لوگ ہیں کہ رسول خدا نے جن کی نسبت فرمایا ہے کہ ہم اخوتی بمنزلتی یعنی وہ میرے بھائی ہیں جو میرے ہم رتبہ ہیں اور ایک روز دکھا کر کہا کہ مرسلین کے درجہ پر ہیں اور مرسل اسے کہتے ہیں کہ مہتر جبریل اس پر وحی لائیں اور بارہ صحابی تو اس سے بھی افضل تر ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص۲۴۷)	مسیح قادیان نے لکھا: جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی
آل محمد کما بارکت علی
ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے۔

(جزاک اللہ خیراً) شیخ محمد عاطف اوکاڑہ

احتساب جلد پینتیس (۳۵) کا دیباچہ!

مولانا اللہ وسایا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ امابعد!

قارئین محترم! لیجئے احتساب قادیانیت کی جلد پینتیس (۳۵) پیش خدمت ہے۔ اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکر ہے کہ جس نے اس مبارک کام کو آگے بڑھانے کی توفیق سے سرفراز فرمایا۔ اس جلد میں:

۞...... حضرت مولانا محمد عبدالقادر آزادؒ کے ردقادیانیت پر تین رسائل پیش خدمت ہیں۔ مولانا عبدالقادر آزادؒ (وفات ۱۵ر جنوری ۲۰۰۳ء) اصلاً کبیر والا کے علاقہ کے رہنے والے تھے۔ جامعہ قاسم العلوم ملتان مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ سے آپ نے دورہ حدیث شریف کیا۔ تنظیم اہل سنت کے سٹیج سے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اسلامی مشن بہاولپور کے آپ بانی تھے۔ محکمہ اوقاف میں خطابت سنبھالی تو شاہی مسجد لاہور کے خطیب مقرر ہوئے۔ آپ نے اس منصب کو خوب نبھایا۔ پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی بھی کیا۔ آپ نے عیسائیت کے خلاف کئی کتابچے تحریر فرمائے۔ ردقادیانیت پر آپ کے تین رسائل ہمیں میسر آئے جن کے نام یہ ہیں:

۱...... مرزائیت غیر مسلم اقلیت اپنی تحریروں کے آئینہ میں:

۲...... اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حکمتیں: اسلام آباد میں قومی سیرۃ کانفرنس کے موقعہ پر آپ نے یہ مقالہ پیش فرمایا۔ بعد میں اسے کتابی شکل میں شائع کردیا۔

۳...... یہ ہے قادیانی مذہب: مجلس اعلیٰ دعوت وارشاد سعودی عرب کی سفارش پر گورنمنٹ سعودی عرب نے اس رسالہ کو شائع کیا۔ بعد میں مولانا عبدالقادر آزاد نے اسے مجلس علماء پاکستان کی طرف سے اسے شائع فرمایا۔

یہ تینوں رسائل اس جلد میں شامل ہیں۔

۞...... حضرت مولانا حافظ محمد ایوب دہلویؒ کا ایک رسالہ اس جلد میں شامل اشاعت ہے۔ اس کا نام ہے:

۴...... ختم نبوت: آپ کی تقریروں کو ٹیپ ریکارڈ سے کاغذ پر منتقل کر کے الیوسف پیمبر شاہراہ لیاقت کراچی نے شائع کیا۔

۞...... حضرت مولانا سعید الرحمٰن انوریؒ۔ شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز اور مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمد انوریؒ کے صاحبزادہ حضرت مولانا سعید الرحمٰن انوری جامع مسجد انوری سنت پورہ فیصل آباد کے خطیب تھے۔ بہت ہی مرنجاں مرنج طبیعت پائی تھی۔ آپ نے مختلف عنوانات پر گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کا ایک رسالہ اس جلد میں شریک اشاعت ہے۔ اس کا نام ہے:

۵...... انا خاتم النبیین لا نبی بعدی: غالباً یہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے موقعہ پر آپ نے شائع کر کے عام تقسیم کیا۔

چاٹگام بنگلہ دیش میں ’’ہدایۃ الاسلام‘‘ کے نام پر ایک انجمن قائم کی۔اس کے تحت میں ایک رسالہ شائع ہوا۔

❁...... حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحبؒ کا مرتب کردہ تھا۔اس کا نام ہے:

۶...... مرزا غلام احمد اور نبوت:

❁...... حضرت مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹیؒ......مولانا عتیق الرحمٰن صاحب بہت فاضل شخص تھے۔عرصہ تک قادیانی رہے۔اللہ رب العزت نے اسلام وایمان سے بہرہ ورفرمایا۔قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوگئے۔فاروق، چشتی، تائب کے نام سے جانے پہچانے گائے۔تقسیم کے بعد چنیوٹ میں مقیم ہوئے تو عتیق الرحمٰن چنیوٹی کہلائے۔آپ کے تین رسائل ہمیں میسر آئے جن کے نام یہ ہیں:

۷...... قادیانی فتنہ:

۸...... قادیانی نبوت (پیغام محمدیت بجواب پیغام احمدیت): مرزا محمود قادیانی ملعون نے پیغام احمدیت نامی رسالہ لکھا۔اس کے جواب میں پیغام محمدیت شائع کیا گیا۔جو بعد میں قادیانی نبوت کے نام پر شائع ہوا۔جنوری ۱۹۴۸ء کے ایڈیشن کو ہم نے اس جلد میں شامل کیا ہے۔

۹...... قادیانی امت کا دجل: مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی کا اپریل ۱۹۵۲ء کا شائع کردہ رسالہ ہے۔

❁...... حضرت مولانا غلام جہانیاںؒ مرحوم ڈیرہ غازیخان کے رہائشی تھے۔حضرت خواجہ غلام فریدؒ صاحب کوٹ مٹھن والوں کے حلقہ ارادت میں شامل تھے۔قادیانیوں نے مقدمہ بہاولپور میں مؤقف اختیار کیا کہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ، مرزا قادیانی کو عبد صالح فرماتے تھے۔اس پر کوٹ مٹھن کے سجادہ نشین کے حکم وارشاد پر قادیانی دجل کو پارہ پارہ کرنے کے لئے حضرت مولانا غلام جہانیاںؒ نے ایک رسالہ ترتیب دیا۔اس کا نام ہے:

۱۰...... ارشاد فرید الزمانؒ، متعلق مرزا قادیان:

❁...... حضرت مولانا احسان الٰہی ظہیرؒ۔اہل حدیث مکتب فکر کے نامور عالم دین اور خطیب بے بدل مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر نے ’’مرزائیت اور اسلام‘‘ نامی یہ کتاب تحریر فرمائی۔اصلاً یہ عربی میں تھی۔اس کا نام ’’القادیانیۃ‘‘ تھا۔اردو میں اس کا نام:

۱۱...... مرزائیت اور اسلام: رکھا گیا۔جنوری ۱۹۹۳ء میں یہ شائع ہوئی۔پہلے یہ قسط وار الاعتصام میں شائع ہوتی رہی۔پھر اسے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔اس جلد میں یہ بھی شامل ہے۔

❁...... حضرت مولانا محمد ابراہیم کمیر پوریؒ (ف ۱۹۹۰ء) نامور عالم دین تھے۔ردقادیانیت پر آپ کو عبور حاصل تھا۔آپ نے ردقادیانیت پر دو رسالے تحریر فرمائے۔جو مندرجہ ذیل تھے:

۱۲...... فسانۂ قادیان:

۱۳...... مرزائے قادیان کے دس جھوٹ مع جواب الجواب:

کل تیرہ (۱۳) رسائل اس جلد میں شامل ہیں۔اللہ رب العزت ہم سب کو اپنی رضا نصیب فرمائیں۔

آمین بحرمة النبی الکریم!

احتساب جلد چھتیس (۳۶) کا دیباچہ!

مولانا اللہ وسایا

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ امابعد!

قارئین محترم! لیجئے احتساب قادیانیت کی جلد چھتیس (۳۶) پیش خدمت ہے۔اس جلد میں:

۞...... مولانا عبدالرشید صاحب صدر مدرس جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور کا ایک رسالہ:

۱...... ختم نبوت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام: شامل اشاعت ہے۔مرزا ملعون قادیان نے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی حیات اور نزول کا انکار کر کے خود کو مسیح ثابت کرنا چاہا۔اس کے لئے اس ملعون نے بنیاد یہ قائم کی کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آ گئے تو یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔حالانکہ اس ملعون قادیان سے کوئی پوچھے کہ:

الف...... عیسیٰ علیہ السلام جنہیں رحمت عالم ﷺ سے قبل نبوت مل چکی ہے۔ان کے دوبارہ تشریف لانے سے انبیاء علیہم السلام کی تعداد میں اضافہ نہ ہوگا۔اس لئے کہ وہ پہلے سے صف انبیاء کے شمار میں آ گئے۔ان کا تشریف لانا تو مرزا قادیانی کے قول کے مطابق ختم نبوت کے منافی ہوا۔البتہ مرزا غلام احمد قادیانی، رحمت عالم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے تو یہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔اس الٹی منطق کو سوائے دجل وفریب کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ب...... پھر سیدنا مسیح علیہ السلام کا تشریف لانا گویا پہلے کے ایک نبی، رحمت عالم ﷺ کی امت میں بھی شامل ہو رہے ہیں۔جب کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے ایک شخص نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے۔انبیائے سابقین سے ایک نبی کا آپ کی امت میں داخل ہونا اور ایک شخص آپؐ کے امتی کا دعویٰ نبوت کرنا۔ان دونوں باتوں میں ملعون قادیان فرق نہ کر سکا۔مولانا عبدالرشید صاحب اہل حدیث مکتب فکر کے عالم دین نے اس بات کو پھیلایا۔قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ کو مبرہن کیا تو یہ کتاب تیار ہوگئی۔مولانا نے اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور میں ختم نبوت پر مضمون لکھا۔اس میں ضمناً نزول مسیح علیہ السلام کی بحث آ گئی۔لاہوری مرزائیوں کے اخبار ہفت روزہ پیغام صلح نے اس پر اشکال قائم کئے۔مولانا عبدالرشید نے ان کے جوابات تحریر فرمائے۔جو تنظیم اہل حدیث لاہور میں شائع ہوئے۔پیغام صلح لاہور کی بولتی بند ہوگئی۔چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند! سوئے کیا کہ گویا مر گئے۔تنظیم اہل حدیث میں شائع شدہ جوابات کا مجموعہ یہ کتاب ہے۔اسے شامل اشاعت کرنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں۔

۞...... مولانا محمد عبداللہ محدث روپڑی، کا ایک رسالہ:

۲/۱...... مرزائیت اور اسلام: بھی شامل اشاعت ہے۔مولانا محمد عبداللہ محدث امرتسری روپڑی اہل حدیث مکتب کے نامور عالم دین تھے۔آپ نے یہ کتاب ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران میں تحریر کر کے حکومت پر واضح کیا کہ قادیانیت، اسلام کے متوازی ومتبائن ہے۔قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔قادیانیت اور اسلام یا قادیانی اور مسلمان دو علیحدہ علیحدہ حقائق کو باہم دیگر ایک قرار دینا حکومت کی سخت نادانی ہے۔یہ کتاب

۱۹۵۳ء کے دوران میں لکھی گئی۔لیکن اشاعت بعد میں ہوئی۔نصف صدی قبل کی تحریر کی اشاعت پر اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکرادا کرتے ہیں۔

❁...... مولانا منظور احمد الحسینیؒ (وفات:۱۳رجنوری ۲۰۰۵ء) ردقادیانیت پر آپ کے تین رسائل اس جلد میں شامل کئے جارہے ہیں:

۳/۱...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی چند علامات:

۴/۲...... مرزاقادیانی کے وجوہ کفر:

۵/۳...... شرمناک فرار:

پہلے دو رسائل کے ناموں سے موضوع واضح ہے۔البتہ تیسرا رسالہ ’’شرمناک فرار‘‘ اس میں مولانا موصوف نے ایک مناظرہ کی روئیداد قلمبند کی ہے۔جس میں قادیانیوں نے شرمناک فرار سے قادیانیت کی رسوائی کا سامان مہیا کیا۔ یہ مورخہ ۱۱رنومبر ۱۹۸۱ء کی روئیداد ہے۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔موصوف نامور عالم دین تھے۔زندگی بھر عقیدۂ ختم نبوت کی ترویج کی۔مدینہ طیبہ کی دھرتی نے اپنے اندرانہیں سمولیا۔زہے نصیب!

❁...... جناب محمد اسماعیل سہام۔یہ چنیوٹ کے محلہ سہاماں کے باسی تھے۔آپ کا ردقادیانیت پر ایک رسالہ:

۶/۱...... مقام مرزا: اس جلد میں شامل ہے۔اس رسالہ میں احادیث کثیرہ سے مرزاقادیانی کا مسیح الدجال ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

❁...... مولانا مہرالدین۔یہ بریلوی مکتب فکر کے عالم دین ہیں۔آپ نے ردقادیانیت پر ایک کتاب:

۷/۱...... حیات عیسیٰ علیہ السلام: تحریر فرمائی۔اس کتاب میں قرآن وحدیث، اجماع امت، لغت کے حوالہ سے نیز آئمہ محدثین، آئمہ فقہاء کے اقوال سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے مسئلہ کو مبرہن کیا گیا ہے۔

❁...... جناب محمد سلطان نظامی، کا ردقادیانیت پر ایک رسالہ:

۸/۱...... کذاب نبی: اس جلد میں شامل ہے۔یہ رسالہ اوّلاً ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا۔پینتیس سال بعد اسے دوبارہ شائع کرنے پر اللہ تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکرادا کرتے ہیں۔اس رسالہ کا مکمل نام ’’کذاب نبی، قرآن وحدیث اور مرزاغلام احمد قادیانی کے دعوے، الہامات اور پیش گوئیوں کی روشنی میں‘‘ ہے۔شرکت ادبیہ پنجاب شاہی محلہ لاہور نے ابتداء میں اسے شائع کیا تھا۔

❁...... جناب سید احسن شاہ صاحبؒ۔موصوف ضلع علیگڑھ کے تحصیلدار تھے۔آپ نے مرزاقادیانی کے رد میں ایک رسالہ تحریر فرمایا۔جس میں مرزاقادیانی کے حالات، دعاوی، عقائد پر مختصر مگر جامع ومانع بحث کی ہے۔ سید احسن شاہ صاحب، حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ کے حلقہ ارادت سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کا یہ رسالہ تیسری بار جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ میں مونگیر سے شائع ہوا۔اب محرم ۱۴۳۲ھ ہے۔گویا بانوے سال قبل کا رسالہ اس جلد میں شائع کرنے کی ہم سعادت سے بہرہ ور ہورہے ہیں۔حق تعالیٰ مزید توفیق عنایت فرمائیں۔اس رسالہ کا نام ہے:

۹/۱...... مسیح قادیان کے حالات کا بیان: ملاحظہ فرمایئے۔بہت ہی قیمتی دستاویز ہے۔

✿ ...... جناب سلطان احمد خان۔ ساکن کوٹ دیوا سنگھ نے قادیانیوں کے رد میں ایک رسالہ تحریر کیا:

۱۰/۱...... مرزائیوں کے دجالی استدلال کی حقیقت: قادیانی جماعت کے دوسرے لاٹ پادری مرزا بشیر الدین محمود کا ایک مضمون جو قادیانی جماعت کے روزنامہ الفضل مورخہ ۹ر اگست ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔ پھر اسے قادیانی جماعت نے ''احمدی دوسروں کی اقتداء میں نماز کیوں نہیں پڑھتے'' نامی رسالہ کی شکل میں شائع کیا۔ جناب سلطان احمد خان نے اس کا جواب تحریر کیا۔ ساٹھ سال بعد دوبارہ اس کی اشاعت پر اللہ تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کرتے ہیں۔

✿ ...... حضرت مولانا محمد اسحق صاحب۔ قاضی القضاۃ ریاست اسلامیہ انب (سرحد) بہت بڑے عالم دین تھے۔ ریاست اسلامیہ انب کے چیف جسٹس تھے۔ ریاست انب میں لاہوری مرزائی رہتے تھے۔ انہوں نے والیٔ ریاست کے عزیزوں کو قادیانیت کے گرداب میں پھنسانا چاہا۔ مولانا محمد اسحق صاحب نے قادیانیوں کے تانا بانا کو تار عنکبوت کی طرح تار تار کر دیا۔ قادیانیت کے خلاف آپ کا یہ معرکہ بیسویں صدی کے ابتدائی ربع میں پیش آیا۔ جیسا کہ مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے ایک مکتوب مورخہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۲۴ء سے ظاہر ہے۔ جو اس کتاب میں موجود ہے۔ غرض قادیانی سازشیں تیار کرتے تھے۔ مولانا قاضی محمد اسحق ان سازشوں کو ناکام بناتے رہے۔ قریباً تیس سال قادیانیوں سے ریاست انب میں یہ معرکہ رہا۔ اللہ رب العزت نے کرم فرمایا۔ مولانا سرخرو ہوئے اور قادیانی روسیاہی کا داغ حسرت لے کر ناکامی ونامرادی سے دوچار ہوئے۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں مولانا نے ''تذکرۃ حقائق'' کے نام سے یہ کتاب شائع فرمائی۔ جو تمام حالات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ عرصہ ہوا مولانا قاضی محمد اسرائیل مانسہروی نے اس کتاب کا فوٹوسٹیٹ ارسال کیا تھا۔ اس جلد میں اسے شائع کرنے پر اللہ تعالیٰ کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کرتے ہیں کہ اکہتر سال بعد دوبارہ شائع کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ کتاب کا نام ہے:

۱۱/۱...... تذکرہ حقائق:

✿ ...... سید عبدالمجید شاہ امجد بخاری بٹالوی۔ موصوف محکمہ ڈاک کے ملازم تھے۔ قادیان میں پوسٹ ماسٹر کے طور پر عرصہ بھر کام کرتے رہے۔ یہ ۱۹۱۰ء کی بات ہے۔ پھر ۱۹۱۶ء میں دوبارہ یہ قادیان کے پوسٹ آفس کے انچارج بن کر تشریف لے گئے۔ اس زمانہ میں آپ نے قادیان میں انجمن حمایت اسلام قادیان بھی قائم کی۔ اس کے زیر اہتمام سیرۃ النبیؐ کے عنوان پر ایک عظیم الشان کانفرنس کا بھی آپ نے اہتمام کیا۔ جس میں مولانا نور احمد امرتسریؒ، پروفیسر مولانا سید احمد علیؒ شاہ اسلامیہ کالج لاہور وخطیب شاہی مسجد لاہور، مولانا میر ابراہیمؒ سیالکوٹی، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور دوسرے حضرات کو مدعو کیا۔ غرض مجلس احرار اسلام کل ہند کی کانفرنس اکتوبر ۱۹۳۴ء سے بھی قبل کی یہ کانفرنس تھی جو قادیانیوں کے مقابلہ میں منعقد ہوئی۔ جناب سید عبدالمجید شاہ امجد بخاری تقسیم کے بعد خیرپور میرس آ گئے تھے۔ بخاری جنرل سٹور کے نام پر کاروبار بھی کرتے رہے۔ اس زمانہ میں آپ نے ایک پمفلٹ شائع کیا۔ اس کا نام تھا:

۱۲/۱...... میں اور قادیان: الحمدللہ! کہ اس جلد میں یہ رسالہ بھی توفیق الٰہی سے شامل کر دیا گیا ہے۔ متذکرہ کانفرنس کی تفصیل اس رسالہ میں موجود ہے۔

❁...... جناب نعیم صدیقی وسعید احمد ملک۔ یہ دونوں حضرات جماعت اسلامی سے وابستہ تھے۔تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے حالات، نتائج وعواقب کی ذمہ داری کے تعین کے لئے حکومت نے مسٹر جسٹس منیر اور مسٹر ایم۔آر کیانی پر مشتمل انکوائری کمیشن قائم کیا۔عدالتی کمیشن کی رپورٹ جب چھپ کر آئی تو وہ تضاد بیانیوں اور غلط معلومات کا ملغوبہ تھی۔ مختلف حضرات نے انکوائری کمیشن کی رپورٹ پر تبصرے وتجزیے کئے۔اس میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے وکیل مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش درانی کا تبصرہ ''محاسبہ'' کے نام پر''احتساب قادیانیت'' کی سابقہ جلدوں میں پیش کر چکے ہیں۔اس جلد میں جناب نعیم صدیقی وسعید احمد ملک کا مرتب کردہ تبصرہ جو جماعت اسلامی نے شائع کیا۔جس کا نام ہے:

۱/۱۳...... تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر تبصرہ: پیش خدمت ہے۔

❁...... مفکر احرار جناب چوہدری افضل حق مرحوم (وفات: ۸؍جنوری ۱۹۴۲ء) کل ہند مجلس احرار اسلام کے بیدار مغز، قائد جناب چوہدری افضل حق کو قدرت نے زرخیز دماغ کی نعمت سے نوازا تھا۔وہ بہت دوررس سوچ وفکر کے حامل تھے۔اپنے زمانہ میں برطانوی سامراج کے سب سے بڑے دشمن تھے۔برصغیر کے حالات کی نبض پر ان کا ہاتھ ہوتا تھا۔وہ مسلمانوں کے بہت بڑے خیرخواہ تھے۔ان کی ساری زندگی فقر وفاقہ کی علامت تھی۔وہ اس خطۂ میں فقر ابوذرؓ کے وارث تھے۔اس کے باوجود ان جیسے خدّار بھی چشم فلک نے بہت کم دیکھے ہوں گے۔بے منجدھار وہ سیدھا تیرنے کے خوگر تھے۔ان خوبیوں نے انہیں ملک وملت کا بے مثال لیڈر بنادیا تھا۔ان کا وجود حق وسچ کی دلیل تھا۔مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی قیادت، مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت اور چوہدری افضل حق کے فکر رسا کا نام مجلس احرار اسلام تھا۔قدرت نے انہیں جہاں خوبیوں کا مجموعہ بنایا تھا۔وہاں دیگر خوبیوں کی طرح تحریر کے سلسلہ میں قدرت نے بڑی فیاضی سے حصہ نصیب فرمایا تھا۔وہ اپنے وقت کے صاحب طرز ادیب تھے۔رحمت عالم ﷺ کی سیرت پر آپ نے ''محبوب خدا'' کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔جو اردو ادب کا شاہکار ہے۔آپ کی ایک کتاب ''تاریخ احرار'' ہے۔اس اچھوتی تحریر پر مشتمل کتاب نے پورے ملک سے خراج تحسین وصول کیا۔ہمارے مخدوم زادہ مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاریؒ نے عرصہ ہوا اسے دیدہ زیب طباعت سے دلنواز کیا تھا۔''حضرت حافظ جی مرحوم'' کے زمانہ میں گرانقدر پمفلٹ وکتب، احرار کے شعبہ نشر واشاعت نے شائع کئے۔اس کے بعد خارجیت ورافضیت کے حوالہ سے تو بہت کچھ شائع ہوا۔اگر اس تسلسل کو برقرار رکھا جاتا تو جماعتی لٹریچر میں بے پناہ اضافہ ہوجاتا۔بہرحال اللہ رب العزت جس سے جو چاہے کام لے۔اس کی اپنی حکمتیں ہیں۔ان کی حکمتوں کو کون جان سکتا ہے۔کل کی بات ہے ہمارے حضرت مخدوم گرامی حافظ مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاریؒ نے اپنے والد گرامی سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سوانح قلم بند کی۔اتنے ذوق وشوق، محنت ولگن سے کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ اس کتاب نے میری کمر کو دھرا کر دیا ہے۔لیکن حضرت مرحوم کے ساتھ حادثہ ہوا کہ کسی ملعون نے ان کا مسودہ ہی چوری کر لیا۔اس حادثہ نے حضرت حافظ جیؒ کے جگر کو چھلنی کر دیا۔اس صدمہ نے اندر اندر سے انہیں ایسا گھائل کیا کہ وہ چارپائی سے لگ گئے۔اس حادثہ پر انہوں نے اپنے رسالہ الاحرار میں جو نوٹ تحریر کئے۔وہ اردو ادب میں مسودوں کے گم ہونے کا

مرثیہ قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ عرصہ ہوا کہ اس مسودہ کے ملنے اور نہ ملنے کی متضاد خبروں نے گشت جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے نظر کرم سے اس چور کو ہدایت دے دیں کہ وہ اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کر کے محترم جناب سید محمد معاویہ بخاری کو وہ مسودہ واپس کر دیں تو حضرت مرحوم کی روح پر فتوح کو مزید سکون مل جائے۔ دیکھئے! میری دیوانگی کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ جناب! چوہدری افضل حق مرحوم نے ردقادیانیت پر تین مضمون تحریر فرمائے:

۱۴/۱...... فتنہ قادیان: جو تاریخ احرار کتاب کا ایک باب ہے۔

۱۵/۲...... تکمیل دین اور ختم رسالت: یہ پمفلٹ کی شکل میں مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاریؒ نے بخاری اکیڈمی ملتان کی طرف سے شائع کیا تھا۔

۱۶/۳...... میٹھی چھری، مرزائی بدعقلی اور حماقت کی انتہاء: جسے جناب مولانا ایم۔ایس خالد وزیرآبادی نے اپنی کتاب تصویر مرزا میں شائع کیا تھا۔ جو احتساب قادیانیت کی جلد ۲۳ کے ص ۲۸۰ تا ۲۸۵ میں کتاب ''تصویر مرزا'' کے ساتھ چھپ چکا ہے۔

یوں حضرت چوہدری افضل حق مرحوم کے تین رسائل اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

خلاصہ: احتساب قادیانیت کی جلد چھتیس (۳۶) میں:

۱......	مولانا عبدالرشید	کا	۱	رسالہ
۲......	مولانا محمد عبداللہ محدث روپڑی	کا	۱	رسالہ
۳......	مولانا منظور احمد الحسینیؒ	کے	۴	رسائل
۴......	جناب محمد اسماعیل سہام	کا	۱	رسالہ
۵......	مولانا مہرالدین	کا	۱	رسالہ
۶......	جناب محمد سلطان نظامی	کا	۱	رسالہ
۷......	جناب سید احسن شاہ	کا	۱	رسالہ
۸......	جناب سلطان احمد خان	کا	۱	رسالہ
۹......	مولانا محمد اسحٰق قاضی	کا	۱	رسالہ
۱۰......	سید عبدالمجید شاہ امجد بخاری بٹالوی	کا	۱	رسالہ
۱۱،۱۲......	جناب نعیم صدیقی، سعید احمد ملک	کا	۱	رسالہ
۱۳......	حضرت چوہدری افضل حقؒ	کے	۳	رسائل
	ٹوٹل		۱۷	رسائل

گویا اس جلد میں تیرہ حضرات کے سترہ رسائل جمع ہو گئے ہیں۔ فالحمدللہ تعالیٰ!

نوٹ! کتاب کے ٹریسنگ کمپیوٹر سے نکالے جا رہے تھے کہ مولانا منظور احمد الحسینیؒ کا ایک اور رسالہ مل گیا جو آخر میں لگا دیا ہے۔

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحبؒ!

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے رئیس وشیخ الحدیث عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی نائب صدر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب دامت برکاتہم نے مورخہ ۵؍محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار صبح گیارہ بجکر پچیس منٹ پر جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند انڈیا کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحبؒ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی خطاب فرمایا۔ اور علمائے دیوبند کی خدمات خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے علمائے دیوبند کے کارنامے بیان فرمائے۔ اسے سید محمد زین العابدین متعلم دورہ حدیث شریف نے تحریر کے ارسال کیا۔ جو کہ قارئین کے لئے پیش خدمت ہے۔

الحمدللہ رب العالمین ۰ والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ۰ امابعد: کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام!

عزیز طلبہ! .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہمارا ماہانہ اجتماع جو ہر مہینہ ہوتا ہے اور جامعہ کے بڑے اساتذہ آپ سے خطاب کرتے ہیں۔ یہ اجتماع بھی اسی کا حصہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اتفاق ایسا ہے کہ ہمارے اور پوری دنیائے علم کے مرکز دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحبؒ انتقال کر گئے ہیں اور اتنا تو آپ جانتے ہیں کہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور افغانستان یا دنیا کے اندر دور دور تک جو مدارس اسلامی قائم ہیں۔ وہ سب اسی دارالعلوم کی برکت ہے۔ اسی دارالعلوم کی شاخیں ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ چھوٹے دائرہ میں ہمارا یہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ مرکز ہے اور اس کی پندرہ شاخیں ہیں۔ اسی طرح دارالعلوم دیوبند یہ مرکز ہے۔ اس کی ہزاروں شاخیں ہیں جو پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، افغانستان، نیپال، سری لنکا، افریقہ اور یورپ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر دارالعلوم دیوبند اور اس کے بزرگ نہ ہوتے۔ یہ مرکز نہ ہوتا۔ تو آج یہ سارے علاقے جہالت کے اندھیروں میں ڈوبے ہوتے۔

بہر حال اس لئے حضرت مولانا مرغوب الرحمٰنؒ کی وفات گویا ہم سب کا خسارہ ہے۔ ہم سب کا غم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مرکز کو ایسا ہی باکمال اور بڑی شخصیت جو اس مرکز کے شایان شان ہو مہیا فرمائیں اور جو کچھ آپ نے پڑھا ہے نیت کر لیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچا دیں۔

اس کے علاوہ اس موقع پر ہمیشہ ہم اپنے ان بزرگوں کو بھی یاد کرتے ہیں جن کی محنت و اخلاص اور برکات

سے آج ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جنہوں نے یہ پودا لگایا۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ جو ہمارے قریب آرام فرما رہے ہیں۔ انہوں نے اس کی ابتداء کی اور اس وقت کی جب یہ مسجد کا صرف ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا۔ اندرونی حصہ کا بھی پلستر بھی نہیں ہوا تھا۔ فرش بھی کھردرا تھا۔ دیواریں بھی کھردری تھیں۔ فرش پر کچھ چٹائیاں پڑی ہوئی تھیں تو اس سے ابتداء ہوئی۔ لیکن نہایت ہی اخلاص کے ساتھ۔ تو نتیجہ کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس درخت کی طرح بنا دیا جس کی مثال قرآن پاک نے دی ہے: ''کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء''

آج اس دینی اور روحانی درخت کی شاخیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور آپ دنیا کے کسی ملک میں چلے جائیں۔ وہاں آپ کو یہاں کے فضلاء کام کرتے ہوئے ملیں گے۔ کسی نے مدرسہ قائم کیا ہوا ہے اور مسلمان بچوں کو پڑھا رہے ہیں اور کوئی مسجد میں امام وخطیب ہیں اور مسلمانوں کو دینی وروحانی تربیت فرما رہے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو وہاں بھی دین کے فتنوں کے خلاف کام کررہے ہیں۔ تو ہمارے ایک بہت ہی بزرگ اور ختم نبوت کے مولانا منظور الحسینیؒ جن سے چونکہ بے تکلفی تھی۔ میں ان کو کہا کرتا تھا کہ یہ ختم نبوت کے دیوانے ہیں اور انگلینڈ یورپ میں وہ ہی ہمارے مجلس کے امیر تھے۔ خود میں نے ان کو دیکھا کہ دن رات ان کے ذہن میں بس یہی بات سوار تھی کہ کس طرح مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ کیا جائے۔ جب ہماری سال میں ایک مرتبہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی وہاں لندن میں۔ ہم وہاں جاتے تو وہ خود ائیرپورٹ پر لینے کے لئے آتے۔ ہمیں اپنے گھر لے جاتے اور واپسی پر ہمیں خود رخصت کرنے ائیرپورٹ تک آتے۔ غالباً آخری دفعہ جب آئے تو کہنے لگے کہ میں فلاں جگہ سے ہوکر آیا ہوں۔ ان کو پتہ چلا کہ ایک مسلمان لڑکی اور ایک قادیانی لڑکا شادی کرنا چاہتے ہیں اور اس کی وجہ وہاں کا مخلوط معاشرہ ہے۔ وہاں کالجوں میں یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم ہوتی ہے۔ وہ ایک جگہ پڑھ رہے تھے۔ دوستی ہوگئی۔ پھر شادی کرنا چاہ رہے تھے۔ مولانا مرحوم کو پتہ چلا تو بے چین ہوگئے کہ ایک مسلمان لڑکی ایک کافر کے گھر میں جائے گی تو اس کے والدین سے ملے۔ اس لڑکی سے ملے۔ آنا جانا آنا جانا تو کہنے لگے کہ میں ابھی اس کے ماں باپ سے مل کر آرہا ہوں اور اپنی اس کوشش میں الحمدللہ کامیاب ہوگیا ہوں اور انگلینڈ کے علاوہ اس سے ملے ہوئے جو ملک ہیں۔ ان میں آنا جانا ان کے لئے کچھ مشکل نہیں تھا۔

فرانس ہے۔ سامنے اٹلی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے ملک ہیں۔ قادیانی وہاں بھی موجود ہیں۔ تو وہاں جاتے۔ جلسے کرتے۔ لوگوں کو جمع کر کے سمجھاتے تو ایک موقع پر ظاہر بات ہے کہ جو قادیانی ہیں وہ بھی وہاں آجاتے ہیں۔ سننے کے لئے تو وہاں ایک بڑا مالدار خاندان تھا اور قادیانیوں کو بہت زیادہ چندہ بھی دیتا تھا۔ مولانا مرحوم نے جو باتیں بیان میں کیں اس کے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا کہ اگر واقعی آپ کی باتیں سچی ہیں اور آپ اس کو ثابت کردیں تو میں مسلمان ہوجاؤں گا۔ تو وہ بھی عجیب دیوانے تھے۔ اپنے ساتھ جہاں بھی جائیں کتابیں بھی لیتے جاتے تھے۔ پھر اس شخص نے کہا کہ ہم اپنا آدمی بلائیں گے۔ آپ اس کے ساتھ مناظرہ کریں تو انہوں نے قادیانیوں کے ایک آدمی کو بلا لیا۔ جس کے نام کے ساتھ ڈاکٹر کا دم بھی لگا ہوا تھا۔ یہ تو ماشاءاللہ اس موضوع پر بہت ہی متخصص تھے۔ بہرحال تمام لوگ دیکھ رہے ہیں اور ان کا آپس میں مناظرہ ہورہا ہے اور جس طرح ایک پہلوان

دوسرے کو بچھاڑتا ہے۔ اسی طرح مولانا مرحوم بھی اس قادیانی کو بچھاڑ رہے تھے اور قدم قدم پر اس کی نفسیات کو بھی رسوا کرنے کے لئے کہتے کہ ارے بھئی! یہ کس کو لے آئے ہو۔ اس کو تو بولنا بھی نہیں آتا۔ کسی عالم کو لے کر آتے۔ اس کو تو بولنا بھی نہیں آتا۔ بہرحال وہ ایسا ذلیل ہوا اور اس آدمی نے کھڑے ہوکر اسی مجلس میں اسلام لانے کا اعلان کیا اور پورا خاندان مسلمان ہوگیا۔ الحمدللہ!

تو بہرحال یہ دارالعلوم دیوبند اور اس کی شاخیں۔ اس کا سارا سہرا ہمارے بزرگوں کو پہنچتا ہے۔ جنہوں نے اس کو قائم کیا۔ جن کے صدقے میں یہ سارے ادارے اس دنیا میں قائم ہوئے ہیں اور یہ اس کی حقانیت کی بھی دلیل ہے۔ ایسے ایسے لوگ اب بھی آپ کو ملیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اس دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ بہرحال آپ نے اپنے اساتذہ سے اور خصوصاً حضرت مفتی محمد عبدالمجید دین پوری صاحب سے جو کچھ سنا ہے۔ اس کو اپنے دل میں اور اپنے دماغ میں رکھ کر اس پر عمل کیجئے۔ یہ جو وقتاً فوقتاً بیان ہوتا ہے۔ اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ جو سستی اور کاہلی آجاتی ہے ہمارے اندر اس کو دور کیا جائے اور نشاط اور توجہ کے ساتھ ہم اپنے کام میں لگے رہیں۔

بہرحال آپ بھی محنت کریں اور جب آپ علم لے کر یہاں سے نکلیں گے اور جس میدان میں بھی جائیں گے تو آپ بھی انشاءاللہ ایسے ہی کارنامے انجام دیں گے تو اس لئے بہرحال اس موضوع پر جتنے مرحومین ہیں تو باتیاں سے چلی تھی کہ جن حضرات نے، بزرگوں نے ہمارے لئے یہ میدان کھولا ہے۔ ان کو نہیں بھولنا چاہئے اور یہ جو تسلسل چلا آرہا ہے۔ حضرت بنوریؒ کے بعد مسلسل ان سب حضرات کو بھی اساتذہ کرام کو بھی یاد کریں۔ انشاءاللہ ان سب کی روحیں خوش ہوں گی۔

یہ ثواب ایسا نہیں ہے کہ ہم کسی پتھروں کو بھیج رہے ہیں۔ ہم ان اللہ کے بندوں کو بھیج رہے ہیں جن کے اعمال ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور وہ اس جہاں سے اس جہاں میں چلے گئے۔ ختم نہیں ہوئے۔ ان کی روحیں وہاں موجود ہیں۔ ان کو پتہ چلتا ہے کہ کس نے ہمارے لئے پڑھا۔ کس نے ہمارے لئے ایصال ثواب کیا۔ یہ ہمارا ایمان ہے اور بیسیوں بلکہ سینکڑوں احادیث آپ کو ایسی ملیں گی جو ان چیزوں کو بیان کر رہی ہیں۔ تو اس لئے بھی جب آپ ان بزرگوں کو یاد کریں گے تو آپ کو بھی ان کی برکات ملیں گی۔

اس کے علاوہ توہین رسالت کی جو آوازیں اٹھ رہی ہیں یا جو بے دین طبقہ قانون کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ناکام فرمائے اور جو اس میدان میں کام کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔

لولاک کے خریدار اور ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ماہنامہ لولاک آج سے پندرہ سال قبل ملتان دفتر مرکزیہ سے شروع ہوا اور اس کا سالانہ چندہ -/100 (ایک سو روپے) رکھا گیا۔ اس کے ساتھ کے ماہناموں کا سالانہ چندہ اڑھائی سے تین سو روپے ہے۔ مجلس خرچ سے بھی کم پر دیتی ہے۔ لہٰذا تمام خریداران لولاک اور بہی خواہان ختم نبوت سے استدعا ہے کہ وہ اپنا چندہ فوری ارسال فرمائیں۔ نیز مبلغین سے استدعا ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کے خریداروں سے ۳۰/صفر سے پہلے پہلے وصولیاں مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔ بصورت دیگر ربیع الاوّل کا شمارہ بھیجنے سے معذرت ہوگی۔

ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے اسلامیان پاکستان کا مثالی اتحاد!

مولانا محمد علی صدیقی

گزشتہ دنوں توہین رسالت کی مرتکب ملعونہ آسیہ مسیح کو پاکستان کی عدالت نے میرٹ پر سزائے موت سنائی تو اس پر ایک بھر پھر ملک عزیز میں قانون ناموس رسالت زیر بحث بن چکا ہے۔ جو دین سے نابلد لوگ اس قانون کو انسانیت سے متصادم کہہ رہے ہیں اور اس کو ختم کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ حالانکہ جن شخصیات کی عزت وناموس کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے۔ تمام انسانوں کے اشراف ہیں۔ یعنی انبیائے کرام علیہم السلام۔ اس قانون کو جاننے والا اور اس کی حفاظت کرنے والے اس بات کا اعلان برملا کر چکے ہیں کہ یہ قانون صرف حضور نبی کریم ﷺ کی ذات کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ جو بھی صرف اقلیتیں ہی نہیں خواہ کوئی مسلمان بھی کسی نبی کی توہین کرے گا۔ اس کی سزا سزائے موت ہے۔ اس ملعونہ آسیہ مسیح کی سزا پر پنجاب کے گورنر نے اپنا چھوٹا قد بڑا کرنے کا سوچا اور اس پر عاصمہ جہانگیر بیخ پا ہوئی۔ پی پی کی ایم این اے شیریں رحمان نے اس قانون کو ختم کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں بل پیش کر دیا۔ صدر پاکستان آصف علی زرداری نے پھرتی دیکھائی اور ایک اقلیتی غیر مسلم وزیر کی سربراہی میں اس قانون کو غیر موثر کرنے کی کمیٹی تشکیل دی اور ان لوگوں کو اس کمیٹی میں رکھا جو اس قانون کو نہ قاف کو جانتے ہیں اور نہ نون کو کہ کیا چیز ہے۔

ان تمام واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے تمام مکاتب فکر کے حضرات وقائدین چونکے اور پھر ہوتے ہوتے ایک ہوگئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں ۱۵ر دسمبر کو اسلام آباد میں ایک بھرپور تمام مکاتب فکر کا اجلاس ہوا۔ یوں تو فرداً فرداً کراچی، سکھر، لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں اجلاس ہورہے تھے۔ بلکہ ہر شہر کے تمام مکاتب فکر نے اس مسئلہ پر سوچنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اختتامی اجلاس جو ذی الحجہ کے اواخر میں ملتان مرکزی دفتر میں ہوا۔ وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہ، نائب امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ، صاحبزادہ عزیز احمد صاحب، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا سے مشورہ کر کے اس تحریک کو بھرپور انداز میں چلانے کے لئے ایک تو تمام مبلغین کی ٹیم کو متحرک ہونے اور اسلام آباد میں تمام مکاتب کی آل پارٹیز کانفرنس تحفظ ناموس رسالت کے اہتمام کا حکم فرمایا اور یوں تمام جماعتوں کے مرکزی قائدین اور وفاق المدارس کے حضرات سے مشورہ کے بعد ۱۵ر دسمبر ۱۰ء کو اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں اجلاس رکھا اور اجلاس تمام مکاتب فکر کی نمائندگی سے بھرپور اور عنوان حاضرہ کی منشا کے مطابق تھا۔ جس کا اقرار حیدرآباد کے ایک سیمینار ناموس رسالت سے خطاب کرتے ہوئے ’’تحریک ناموس رسالت‘‘ کے کنوینر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صدر جے یو پی نے کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اتنا وسیع پروگرام رکھ کر حضور نبی کریم ﷺ سے وفاداری کا حق ادا کر دیا۔ تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔

۱۵ر دسمبر والا پروگرام صبح دس بجے سے عصر تک جاری رہا۔ سوائے نماز ظہر۔ تمام مکاتب فکر کے حضرات

نے دل کھول کر اپنی تجاویز دیں اور متفقہ رائے سے طے ہوا کہ حکومت پر دباؤ کے لئے ۲۴؍دسمبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ پورے ملک کے چھوٹے بڑے شہروں میں ناموس رسالت کے سلسلہ میں، مساجد کے سامنے چوکوں پر پریس کلب کے سامنے مظاہرے کئے جائیں۔ ۳۱؍دسمبر بروز جمعہ کو پورے ملک میں پرامن ہڑتال کی جائے اور اس سے حکومت پر کوئی اثر نہ ہوا تو ۹؍جنوری کو کراچی میں لاتعداد غیور مسلمانوں کو ایم اے جناح روڈ پر جمع کر کے مزید لائحہ عمل کا کیا جائے گا۔ اسلام آباد کی طرف مارچ، حضور نبی کریم ﷺ کی ذات کے لئے گرفتاریاں یعنی جیل بھرو تحریک۔ بہرحال ۱۵؍دسمبر کے اجلاس کے فیصلہ کے مطابق ۲۴؍دسمبر کو پورے ملک میں احتجاجی مظاہرے خالصتاً ناموس رسالت کے لئے تمام دینی جماعتوں نے کئے اور الحمدللہ! اس کال پر غیور مسلمانوں نے علمائے کرام کی آواز پر لبیک کہا اور اس عزم سے احتجاج کیا کہ آئندہ جو بھی کال ہوگی پاکستان کے غیور مسلمان متحد ہوں گے۔ راقم کے ایک دوست نے کہا جو نہ مظاہروں میں شریک ہوتے ہیں اور نہ جلسے جلوسوں میں میرپورخاص میں شریک ہوئے کہ پورے ملک میں جو آج احتجاج ہوا اس نے پاکستانی ذرائع ابلاغ کو دیکھ کر رائے دی کہ بھرپور ہوا ہے۔ ابھی ذرائع ابلاغ نے اس احتجاج کا دسواں حصہ بھی نہیں دکھلایا۔ احتجاج اس سے نوے فیصد زائد تھا۔ قارئین ۲۴؍دسمبر کا احتجاج تو خوب ہوا۔ اکوڑہ سے منوڑہ تک، قلات سے سوات تک پوری امت مسلمہ اور تمام مکاتب فکر ایک تھے۔

۳۱؍دسمبر بروز جمعہ ملک بھر میں پرامن ہڑتال ہوئی اور ۹؍جنوری بروز اتوار کراچی میں احتجاج اور جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بلامبالغہ لاکھوں افراد نے شرکت کر کے قانون ''انسداد توہین رسالت'' کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس تحریک کا کوئی سیاسی پس منظر نہیں ہے۔ یہ خالصتاً ناموس رسالت کی تحریک ہے۔ ہاں! رہی بات ۳۱؍دسمبر کی ہڑتال تو، الحمدللہ! بھرپور ہوئی اور پرامن ہوئی۔ تمام تاجر حضرات نے کاروبار بند رکھا۔

۹؍جنوری کو الحمدللہ پورے سندھ کے راستے کراچی کی طرف تھے۔ اس لئے بھی کہ اندرون سندھ یہ منظر اسی دسمبر میں ایک بار دیکھ چکا ہے۔ ۹؍دسمبر بروز جمعرات جمعیت علمائے اسلام سندھ کے امیر مولانا عبدالصمد ہالیجوی صاحب مدظلہ نے سکھر پہنچنے کا حکم دیا تو تقریباً تین لاکھ مسلمان خالصتاً حضور نبی کریم ﷺ کی عزت وناموس کے لئے سکھر میں جمع ہوگئے تھے اور اب تو یہ تمام دینی جماعتوں نے مل کر ۹؍جنوری کی کال دی ہے اور صرف کال ہی نہیں تیاری بھی بھرپور ہوئی۔ تمام جماعتوں کے حضرات نے اس کام کے لئے راہ ہموار کی اور اسی سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغین کراچی سے مولانا قاضی احسان احمد، سکھر سے مولانا محمد حسین ناصر، خیرپور، نواب شاہ سے مولانا تجمل حسین، تھرپارکر سے مولانا محمد یوسف نقشبندی اور میرپورخاص بدین وسانگھڑ سے راقم الحروف، حیدرآباد سے مولانا محمد نذر عثمانی نے تمام مکاتب فکر کے حضرات سے مل کر اعلانات، سیمینار واجلاس منعقد کئے اور الحمدللہ ۹؍جنوری کو غیور مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر گرومندر ایم اے جناح روڈ سے تبت سنٹر تک جمع ہوا۔ جس میں تمام جماعتوں کے قائدین نے اگلے لائحہ عمل کا اعلان کیا۔ اللہ پاک تمام جماعتوں اور افراد کو جزائے خیر عطا فرمائیں جنہوں نے دن رات ایک کر کے سٹریٹ پاور کو متحرک کیا اور پوری دنیا کو پیغام دیا کہ اسلامیان پاکستان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انشاءاللہ!

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

قانون ناموس رسالت میں ترمیم کے خلاف ملک گیر ہڑتال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام اسلام آباد میں مورخہ ۱۵؍دسمبر ۲۰۱۰ء کو باہم اتفاق اور اتحاد سے ملک بھر کی ۳۵ مذہبی وسیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے قائدین اور راہنماؤں نے حکومت کی طرف سے دفعہ ۲۹۵-سی میں مجوزہ ترمیم کے خلاف تحریک ناموس رسالت کا اعلان اور آغاز کیا اور طے ہوا کہ ۲۴؍دسمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ کو ملک بھر کی مساجد میں حکومتی عزائم کے خلاف بھرپور احتجاج اور مذمتی قراردادیں پاس کرائی جائیں گی اور ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ کو ملک بھر میں ہڑتال کی جائے گی۔ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، بزرگوں کی دعاؤں، توجہات اور مسلمانوں کی خاتم الانبیاء، فخر رسل، تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور لازوال محبت اور لگن کی بناپر ملک بھر میں پرامن اور بھرپور ہڑتال ہوئی۔ اس ہڑتال سے ان قوتوں اور لابیوں کی بھی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو آئے دن طعن وتشنیع کرکے اور ترمیم وتنسیخ کے نشتر سے اسلامی قوانین کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین سے ہٹانے اور دور کرنے کے منصوبے بناتی رہتی ہیں۔ ہڑتال کی تفصیل درج ذیل خبر میں ملاحظہ ہو:

’’کراچی، لاہور، اسلام آباد، ملتان، کوئٹہ، پشاور، مظفرآباد تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں ممکنہ تبدیلی کے خلاف دینی جماعتوں کی اپیل پر جمعہ کو پورے ملک میں شٹرڈاؤن ہڑتال کی گئی، اس دوران تمام تجارتی مراکز بند رہے، مختلف شہروں میں مظاہروں اور ریلیوں کا انعقاد کیا گیا، شرکا نے گورنر پنجاب اور شیری رحمٰن کے خلاف نعرے لگائے۔ لاہور میں مال روڈ، ہال روڈ اور دیگر مارکیٹیں بند رہیں، گلی محلوں کی سطح پر بھی شہریوں نے ہڑتال میں بھرپور حصہ لیا۔ شٹرڈاؤن ہڑتال کے موقع پر مختلف مقامات پر جلسوں، مظاہروں، ریلیوں اور ناموس رسالت کانفرنسوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔ کراچی شہر کی اکثر مارکیٹیں اور تجارتی مراکز مکمل طور پر بند رہے۔ ریٹیل، ہول سیل، چھوٹے کارخانے، مزدور محنت کش اور ڈیلی ویجز پر کام کرنے والوں سمیت تمام طبقات نے شٹرڈاؤن ہڑتال کی حمایت کرتے ہوئے اس میں بھرپور شمولیت اختیار کی، شہر کے ۵۰۰ سے زائد چھوٹے اور بڑے تجارتی مراکز بند رہے۔ کراچی کے علاوہ پورے اندرون سندھ مکمل ہڑتال رہی اس موقع پر کاروباری مراکز بند رہے سکھر سمیت گردونواح کے علاقوں میں کاروبار زندگی بند رہا اور مختلف علاقوں میں کاروبار زندگی معطل ہونے کے ساتھ ساتھ پیٹرول پمپ بھی بند رہے۔ فیصل آباد، شیخوپورہ، پسرور، سرگودھا، خوشاب، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ساہیوال، ملتان، شجاع آباد، ڈی جی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، رائے ونڈ، قصور، مریدکے اور دیگر شہروں میں بھی مکمل طور پر شٹرڈاؤن ہڑتال کی گئی آزاد کشمیر کے مختلف شہروں میرپور، کوٹلی، مظفرآباد وغیرہ میں بھی مکمل طور پر شٹرڈاؤن رہا۔ دریں اثناء دینی وسیاسی قائدین مولانا سمیع الحق، مولانا عبدالغفور حیدری، سیّد منور حسن، حافظ محمد سعید، صاحبزادہ ابوالخیر زبیر، مولانا محمد احمد

لدھیانوی، قاضی حسین احمد، مولانا امیر حمزہ، لیاقت بلوچ و دیگر نے کہا کہ توہین رسالت ایکٹ میں ممکنہ ترمیم کی کوششوں کے خلاف کامیاب ہڑتال نے ثابت کردیا کہ پاکستان کے ۱۸ کروڑ غیور مسلمان تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنا تن من دھن قربان کرنے کو تیار ہیں، حکمران تحفظ ناموس رسالت ایکٹ ختم کرنے کی کوششوں سے باز رہیں، قاری زوار بہادر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی کے لئے بل کا فیصلہ تبدیل کرے ورنہ عوام تحریک کے لئے تیار رہیں۔

ہم اس پرامن ہڑتال کرنے پر ملک بھر کی تمام مذہبی، سیاسی جماعتوں، تنظیموں، تاجر برادری، ٹرانسپورٹ کے مالکان اور عوام الناس کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لئے اپنا حصہ ڈالا۔ اسی طرح میڈیا سے تعلق رکھنے والے تمام صحافی بھائیوں اور میڈیا کے مالکان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں، جنہوں نے اس ہڑتال اور عوام الناس کے احتجاج کو بھرپور کوریج دے کر عالمی سطح پر نمایاں کرنے اور اعلیٰ حلقوں تک پہنچانے کا کردار ادا کیا۔

تحفظ ناموس رسالت ریلی اور کامیاب ہڑتال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کی طرف سے ۲۴ ؍دسمبر بروز جمعہ صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک ایک کل جماعتی تحفظ ناموس رسالت ریلی نکالی گئی۔ اس عظیم الشان ریلی میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ ریلی کے شرکاء نے مختلف عبارتوں پر مشتمل بینرز، پلے کارڈز اور جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ یہ عظیم الشان ریلی کبیر مسجد ختم نبوت کے دفتر سے شروع ہوئی اور مختلف چوکوں اور چوراہوں سے ہوتی ہوئی پریس کلب پہنچی اور پریس کلب پر تمام جماعتوں کی طرف سے شریک نمائندگان تقریریں کیں۔ جمعیت علماء اسلام تعلقہ نواب شاہ کے امیر مولانا سراج الدین، نائب امیر مولانا عبدالستار بھٹی، صوبائی رہنما ناظم بردلی حافظ عبدالرزاق ضلع ناظم کے بیانات ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مفتی محمد یونس سابق امیر نواب شاہ، قاری امجد مدنی جنرل سیکریٹری مولانا انیس امیر نواب شاہ نے بھی مجمع سے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے قرارداد پیش کی۔ آخر میں دعا قاری ارشد مدنی نے کرائی۔

پورے پاکستان کی طرح اندرونِ سندھ بھی بھرپور ہڑتال ہوئی

پورے پاکستان کی طرح اندرون سندھ میں ۲۴ ؍دسمبر کو بھرپور احتجاجی مظاہرے اور ۳۱ ؍دسمبر کو بھرپور ہڑتال ہوئی اور اس احتجاج کو کامیاب بنانے کے لئے ختم نبوت سندھ کے مبلغین مولانا محمد علی صدیقی میرپورخاص، مولانا محمد نذر عثمانی حیدرآباد، مولانا قاری محمد یوسف نقشبندی تھرپارکر، حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی گولارچی بدین، مولانا تجمل حسین خیرپور نواب شاہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر نے اپنے جماعتی رفقاء کو لے کر تمام مکاتب فکر کے حضرات کے ساتھ مل کر کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کردی اور ۳۱ ؍دسمبر کو پورے سندھ کے تمام شہروں حتی کہ دیہات بھی بند تھے۔ اندرون سندھ گھوٹکی سے لے کر جیکب آباد، شکارپور، اور مورو، دادو تا ٹھٹھہ، بدین اور اسی طرح پاکستان کا اہم شہر کراچی ہڑتال میں سب سے آگے رہا۔ بہت سے شہروں میں صرف ہڑتال کاروباری ہی نہیں

بلکہ ٹریفک بھی برائے نام تھی اور اس میں کراچی کے ٹرانسپورٹر حضرات نے از خود اس ہڑتال میں حصہ لیا الحمدللہ! ہڑتال کی کال تحریک ناموس رسالت کے پلیٹ فارم سے تھی اور اس میں تمام دینی جماعتوں کے کارکنوں نے اس کو کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا اور ہڑتال کے دن پورے ملک کی طرح اندرون سندھ میں بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

تحفظ ناموس رسالت کیلئے ملک گیر ہڑتال نے حکمرانوں کی آنکھیں کھول دیں

تحفظ ناموس رسالت کے لئے ملک گیر ہڑتال اور احتجاجی ریلیاں نکال کر مسلمانوں نے حکمرانوں کی آنکھیں کھول دیں کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں مگر حضورﷺ کی شان میں گستاخی کبھی برداشت نہیں کرسکتے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے مرکزی مبلغ مولانا تجمل حسین، سرپرست مولانا نعمت اللہ شیخ، امیر حکیم عبدالواحد بروہی، جنرل سیکریٹری عبدالسمیع شیخ، انجینئر جاوید احمد شیخ، مولوی جنید احمد، عبداللطیف شیخ، سکندر کھرل نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم عاصمہ جہانگیر کے بیان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں کہ اس نے تحفظ ناموس رسالت تحریک کو دہشت گردی کہا ہے۔ اس نے سترہ کروڑ مسلمانوں کے دینی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انشاءاللہ ۹ رجنوری کو کراچی میں جلسہ عام میں بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا سہ روزہ تبلیغی دورہ گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ تبلیغی دورہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے۔ پورے تین دن مختلف مقامات پر تبلیغی پروگرام منعقد ہوئے، جن میں پہلا پروگرام مولانا زاہد الراشدی کی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں ۲۱ ردسمبر بروز منگل بعد نماز مغرب ''ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داری'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ مولانا محمد عارف شامی ساتھ تھے۔ ۲۲ ردسمبر بروز بدھ جامعہ فرقانیہ میں بعد نماز فجر تحفظ ناموس رسالت کے عنوان پر بعد نماز ظہر دفتر ختم نبوت گنگنی والا میں آل پارٹیز علماء کنونشن میں مہمان خصوصی تھے۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت چمن شاہ میں عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت سے متعلق مدلل بیان کیا۔ بعد نماز عشا مولانا قاری محمد منیر نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی دعوت پر جامعہ عثمانیہ پوندانوالہ میں خطاب کیا۔ ۲۳ ردسمبر بعد نماز فجر جامع مسجد ختم نبوت گنگنی والا میں درس دیا۔ دس بجے صبح ڈاکٹر پروفیسر عبدالماجد حمید مشرقی کی دعوت پر ''المشرق سائنس کالج'' میں طالبات سے عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے عنوان پر مفصل خطاب کیا۔ پروفیسر عبدالماجد حمید مشرقی ناظم اعلیٰ مشرق سائنس کالج نے اپنی تحریر کردہ تفسیر قرآن ''دی لائٹ آف قرآن'' ہدیۃً پیش کی اور مولانا مدظلہ، مولانا محمد عارف شامی اور فیصل بلال حسان کی کالج میں آمد پر شکریہ ادا کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد رشیدیہ گھنٹہ گھر میں تبلیغی واصلاحی پروگرام رکھا گیا اور بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیقی رسول پورہ میں عوام الناس میں شعورِ تحفظ ناموس رسالت اجاگر کرنے کے لئے تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اس موقع پر صدیقی مسجد کے خطیب مولانا اشفاق نے مولانا مدظلہ کا شکریہ ادا کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کا تبلیغی دورہ

☆...... مرکزی جامع مسجد روڈہ ضلع خوشاب میں جمعۃ المبارک کے روز اجتماع سے خطاب کیا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب خانقاہ سراجیہ نے فرمائی۔ ☆...... جامع مسجد مدنی ڈبر شکر گنج تحصیل منچن آباد میں بہت بڑے اجتماع سے مولانا نے خطاب کیا۔ ☆...... تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا جامع مسجد تقویٰ نون کالونی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا۔ بعدازاں جامع مسجد فاروق اعظمؓ اسلام پورہ سلانوالی میں عظیم خطاب کیا۔ ☆...... جامع مسجد حنفیہ اور جامع مسجد گنبد والی فاروقیہ تحصیل سلانوالی میں عقیدہ ختم نبوت اور سیرت طیبہ کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا۔ مدارس اور مساجد کے خطبا اور مدرسین سے ملاقات کی اور انہیں تحفظ ناموس رسالت میں اپنا کردار ادا کرنے کی دعوت دی۔ ☆...... جامع مسجد صدیق اکبر چنیوٹ اور لالیاں میں سیّدنا عثمان غنیؓ اور حضرت سیّدنا عمر فاروقؓ کی شہادت پر ہر دو حضرات کو خراجِ عقیدت اور ان کے فضائل ومناقب پر مفصل خطاب کیا۔

ناموس رسالت قانون کی حمایت میں تاریخی مارچ فقید المثال جلسہ عام

تیسرا مرحلہ ۹؍جنوری ۲۰۱۱ء بروز اتوار تبت سینٹر کراچی میں تاریخی مارچ اور فقید المثال جلسہ عام طے ہوا تھا۔ اس عظیم الشان جلسہ کے لئے تحریک ناموس رسالت کے رہنماؤں نے اپنے اپنے حلقوں میں زبردست محنت کی۔ باہمی مشاورت کے کئی اجلاس ہوئے۔ اتحاد ویکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف امور کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ شہر بھر میں اہم اہم مقامات پر اس تاریخی مارچ اور جلسہ کی تشہیر کے لئے خوبصورت بینرز لگائے گئے۔ جن میں مختلف نعرے درج تھے۔ اخبارات ورسائل اور ٹی وی چینلز نے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش اور جماعت اسلامی کے دفتر ادارۂ نورحق میں منعقدہ پریس کانفرنسوں کی بھرپور کوریج کی۔ ۸؍جنوری کو قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی سربراہی میں مقامی ہوٹل میں تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہوں کی مشترکہ پریس کانفرنس رکھی گئی جس میں اس فقید المثال جلسہ کی تیاریوں کا جائزہ لیا گیا اور قانون ناموس رسالت کے سلسلہ میں اپنے ٹھوس موقف کا اعادہ کیا گیا۔ ۹؍جنوری ۲۰۱۱ء کو عظیم الشان جلسہ عام میں شرکت کے لئے کراچی کے غیور مسلمانوں کے قافلے بعد دوپہر جلسہ گاہ کی جانب آنا شروع ہوگئے۔ لاکھوں عاشقان رسول ہاتھوں میں جھنڈے اٹھائے نعرے لگاتے ہوئے جوش وجذبہ کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ عوام کا نظم وضبط مثالی تھا۔ تبت سینٹر پہنچ کر یہ تاریخی مارچ عظیم الشان جلسہ میں تبدیل ہوگیا اور ہیڈ برج پر اسٹیج مختلف تنظیموں کے جھنڈوں اور خوبصورت بینرز سے مزین کیا گیا تھا۔ جہاں ملکی وغیر ملکی میڈیا موجود تھا۔ رینجرز، پولیس اور دیگر سیکورٹی اداروں کے اہلکار اور افسران بڑی تعداد میں تعینات تھے۔ لاکھوں کے اس اجتماع سے مولانا فضل الرحمٰن، سیّد منور حسن، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، مولانا عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد، مولانا یوسف قصوری، مولانا اللہ وسایا، قاری محمد حنیف جالندھری، علامہ جعفر سبحانی، حافظ عاکف سعید، امیر حمزہ، مولانا اسعد تھانوی اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا۔ اگر حکمرانوں نے ویٹی کن سٹی پوپ کے سامنے وعدہ کیا ہے کہ وہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کریں گے تو ہم نے بھی روضہ رسولؐ کے سامنے یہ

عہد کیا ہے کہ ناموس رسالت کا ہر صورت تحفظ کریں گے۔ اہل کراچی نے آج ثابت کردیا ہے کہ کوئی مائی کا لعل قانون ناموس رسالت میں ترمیم، تنسیخ، تبدیلی یا اس کو غیر موثر کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ اس قانون میں تبدیلی امریکی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام اسلامی اقدار اور اسلامی قوانین کا کسی صورت خاتمہ نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان متحد ہیں اور آج بھی اپنے آقاؐ کے نام پر متحد و یکجا ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے سول سوسائٹی، مغرب نواز قوتوں اور حکمرانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تمہیں ناموس رسالت برداشت نہیں تو ہمیں گستاخی رسولؐ برداشت نہیں۔ اگر تم ناموس رسالت کے خلاف انتہا پسندی کا مظاہرہ کروگے تو ہم بھی تحفظ ناموس رسالت میں انتہا پسندی میں تم سے آگے بڑھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف مذہبی جماعتوں کا نہیں بلکہ پوری امت کا ہے۔ انہوں نے مغرب نواز این جی اوز کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ کچھ مغرب نواز خواتین سڑکوں پر آکر علماء اور دینی طبقے کو گالیاں دیتی ہیں۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں اور دعوت دیتا ہوں کہ وہ بھی اپنے عمل کے حوالے سے قوم کو دعوت دیں اور ہم بھی قوم کو اپنے مشن کے لئے لے آتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے سلمان تاثیر کے قتل کے حوالے سے کہا کہ سلمان تاثیر اپنے قتل کا خود ذمہ دار ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کے قتل کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ سلمان تاثیر نے ناموس رسالت کے قانون کو کالا اور ظالمانہ قانون کہہ کر توہین رسالت اور توہین عدالت کی۔ اگر اس وقت حکمران اس کا نوٹس لیتے اور انہیں عہدے سے برطرف کرتے اور عدالت کے کٹہرے میں لا کھڑا کرتے تو آج یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سن لے کہ اگر اس نے سلمان تاثیر کے قتل کی بنیاد پر مدارس، دینی اداروں، دینی قوتوں اور شخصیات کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر گلی گلی کوچے کوچے میں حکمرانوں کا گریبان پکڑا جائے گا اور انہیں کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمران اور سول سوسائٹی سلمان تاثیر کا عدالتی مقدمہ لڑ سکتے ہیں تو پھر پاکستانی قوم اور شمع رسالت کے پروانے ممتاز حسین قادری کا ہر محاذ، موقع اور ہر جگہ دفاع کریں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ممتاز حسین قادری کے اہل خانہ کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ تاکہ وہ آزادانہ طریقے سے ممتاز قادری کے کیس کا دفاع کرسکیں۔

جماعت اسلامی کے امیر سیّد منور حسن نے کہا کہ اہل کراچی نے تحریک ناموس رسالت کی کال پر لبیک کہہ کر یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ شہر عاشقان رسولؐ کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیاسی معاملہ نہیں۔ یہ ہمارے ایمان، عقیدے اور نجات کا معاملہ ہے۔ انہوں نے مسلم لیگ ن کے سربراہ میاں محمد نواز شریف، متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین اور دیگر تمام سیاسی قوتوں کو دعوت دی کہ وہ بھی اس تحریک میں شامل ہو جائیں اور اعلان کریں کہ ناموس رسالت کے قانون میں کوئی بھی ترمیم، تنسیخ یا تبدیلی، برداشت نہیں کی جائے گی۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ ہم امن کے علمبردار ہیں اور ناموس رسالت کے پروانوں نے آج یہ ثابت کردیا کہ وہ عشق مصطفیٰؐ میں ہر حد تک آگے بڑھ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم ممتاز قادری کی پشت پر کھڑی ہے۔ آئندہ ہمارا احتجاج لاہور، پشاور اور ملک کے دیگر حصوں میں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سلمان تاثیر نے سلمان رشدی بننے کی کوشش کی اور اس کا یہی نتیجہ ہوسکتا تھا۔ ہم اپنی جانوں پر کھیل کر ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد نے مطالبہ کیا کہ صدر کو ناموس رسالت

کے سزا یافتہ مجرموں کی سزا معاف کرنے کا اختیار فوری طور پر ختم کیا جائے۔ گستاخ رسول کی سزا موت ہے۔

جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ لیکن اس ملک کی بدقسمتی یہ ہے کہ پہلی کابینہ کا وزیر قانون ہندو بنایا گیا اور وزیر خارجہ قادیانی تھا۔ انہوں نے کہا کہ دینی قوتیں اور پاکستانی عوام کسی صورت میں قانون میں ترمیم برداشت نہیں کریں گے۔ شیری رحمان اور سلمان تاثیر نے غیروں کے ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے قانون رسالت کو تبدیل کرنے کی کوشش کی، لیکن کوئی مائی کا لال پاکستان کو سیکولر ریاست نہیں بنا سکتا۔ پاکستانی اسلامی ریاست ہے اور رہے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ضرورت پڑی تو ناموس رسالت کے قانون کے لئے اسلام آباد کی طرف مارچ بھی کریں گے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ ۳۱؍دسمبر کی ہڑتال اور آج کا یہ جلسہ عوامی ریفرنڈم ہے اور یہ ثابت ہوگیا ہے کہ پاکستانی عوام اس ملک میں صرف اور صرف اسلامی قانون چاہتے ہیں۔ قائداعظم نے غازی علم دین شہید کے مقدمے کی پیروی اور علامہ اقبال نے ان کی میت کی چارپائی کو کندھا دیا اور ہم بھی آج ممتاز قادری کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے میڈیا سے اپیل کی کہ وہ عوامی جذبات کے اس حقیقی اظہار کو منظر عام پر لائیں۔ قاری حنیف جالندھری نے کہا کہ ناموس رسالت پر جان دینا اور لینا دونوں عبادت ہے۔

جماعت اسلامی کے سیکریٹری جنرل لیاقت بلوچ نے کہا کہ آج کے اجتماع نے ایوان صدر، وزیراعظم اور پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے نام نہاد دانشوروں کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ ناموس رسالت کے حوالے سے اپنی سوچ تبدیل کریں۔ حکمران راج پال اور گستاخان رسول کا راستہ اختیار کریں گے تو پھر لوگ غازی ممتاز قادری کا راستہ اختیار کریں گے۔ آج پاکستان کے علماء، وکلا اور مخیّر حضرات غازی ممتاز حسین قادری کی پشت پر کھڑے ہیں۔ جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنما مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔ اس معاملے پر منقسم بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی گستاخی کرے گا۔ وہ قتل ہوگا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ آج کے اجتماع نے یہ ثابت کردیا ہے کہ کسی صورت حضور ﷺ پر کوئی سودا نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیاسی نہیں بلکہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے۔ حکومت کی جانب سے جب تک مطالبات کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک جدوجہد جاری رہے گی۔ جمعیت علماء اسلام (س) کے رہنما مولانا اسعد تھانوی نے کہا کہ ناموس رسالت پر لوگ کٹ مرنے کے لئے تیار ہیں اور کوئی گستاخی برداشت نہیں کریں گے۔ یہ علماء کا نہیں بلکہ پوری امت کا مسئلہ ہے۔ اسلامی تحریک کے مرکزی رہنما علامہ جعفر سبحانی نے کہا کہ سلمان تاثیر کا قتل ان کے بیانات کا نتیجہ ہے۔ اگر ان کے بیانات کا نوٹس لیا جاتا تو ایسا نہ ہوتا۔ مسلم لیگ (ق) سندھ کے جنرل سیکریٹری علیم عادل شیخ نے کہا کہ ہم اقلیتی امور کے وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں قائم کمیٹی کو کسی صورت قبول نہیں کرتے۔ اسے فوری طور پر ختم کیا جائے۔ تنظیم اسلامی کے حافظ عاکف سعید نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو کردار ادا کیا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنا چاہئے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مولانا یوسف قصوری نے کہا کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی

اللہ تعالیٰ، امت اور انسانیت کی دل آزاری ہے۔ گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ امت متحد ہے۔ وہ اپنا خون دے کر اس کا تحفظ کرنا جانتی ہے۔

مولانا ولی اللہ بلگرامی کی شہادت

یکم محرم الحرام ۱۴۳۲ھ خیبر پختونخواہ کے متبحر عالم دین مولانا ولی اللہ بلگرامی انتظامیہ کی تحویل میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا علمی گہرائی، علوم وفنون میں مہارت کاملہ رکھتے تھے۔ نیز انتہائی سادہ، بے تکلف، بہادر، خداترس، انسان دوست، حق پرست، قربانی وجہد مسلسل کا مرقع تھے۔ ایک عرصہ تک سیکورٹی فورسز کی تحویل میں تھے اور خالق حقیقی سے جاملے۔ مولانا کی مظلومانہ، مقہورانہ وفات امت مسلمہ کا ایک عظیم صدمہ ہے۔ وہ ساری زندگی توحید وسنت کے پرچار میں مصروف رہے۔ انہیں پس دیوار زنداں پھینک دیا گیا اور پتہ نہیں کتنے مظالم ان پر ڈھائے گئے اور وہ جرم ضعیفی کی سزا کاٹتے ہوئے مرگ مفاجات کو گلے لگا گئے۔

حاجی محمد رفیع کا انتقال

جمعیت تعلیم القرآن کے بانی حاجی محمد رفیع ۹۸ سال کی عمر میں یکم دسمبر ۲۰۱۰ء کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! حاجی صاحب نے ملک بھر میں تعلیم القرآن کے مدارس کا جال بچھادیا۔ معذوری کے باوجود نماز باجماعت ادا فرماتے رہے اور جمعیت کے کاموں کی تازیست نگرانی جاری رکھی۔ بیعت واصلاح کا تعلق حضرت مولانا غلام حبیبؒ چکوال سے تھا اور انہوں نے مراقبہ کی بھی اجازت دی ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے رفقاء سے مل کر ابتداًء کراچی میں مکاتب قائم کئے۔ بعدازاں سندھ اور آزاد کشمیر سمیت پورے ملک میں مدارس قائم کئے۔ نیز ملک کی جیلوں میں صحیح تلفظ کے ساتھ قیدیوں کو قرآن پاک پڑھانے کا سلسلہ جاری کیا۔ اللہ پاک قبول فرمائیں۔ آمین!

طب نبوی سے علاج

منقیٰ سے پٹھے وغیرہ کا علاج

حضرت ابو ہند داری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں منقیٰ کا تحفہ ایک بند تھالی میں پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے کھول کر ارشاد فرمایا: ”بسم اللہ“ کہہ کر کھاؤ منقیٰ بہترین کھانا ہے۔ جو پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ پرانے درد کو ختم کرتا ہے۔ غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور منہ کی بدبو کو زائل کرتا ہے۔ بلغم کو نکالتا ہے اور رنگ کو نکھارتا ہے۔ (تاریخ دمشق ابن عساکر ۶۰/۲۱)

اثمد سرمہ سے آنکھوں کا علاج

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے سرموں میں بہترین سرمہ ”اثمد“ ہے جو آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔ (ابوداؤد ص ۳۸۷۸، عن ابن عباسؓ)

خیبر پختونخواہ اسمبلی میں مفتی کفایت اللہ کی قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں

ترمیم نہ کرنے کی متفقہ قرارداد منظور

مانسہرہ سے جمیعت علماء اسلام کے رکن صوبائی اسمبلی آل پارٹیز تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ ضلع مانسہرہ کے امیر مولانا مفتی کفایت اللہ نے خیبر پختونخواہ اسمبلی میں 7 جنوری کو تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کے حوالے سے ایک قرارداد صوبائی اسمبلی میں پیش کی قرارداد کو متفقہ حیثیت دلانے کیلئے خیبر پختونخواہ اسمبلی میں موجود تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈروں سے ملاقات کر کے ان کو اس قرارداد کو منظور کرنے کے سلسلے میں تعاون پر آمادہ کیا مفتی کفایت اللہ کی اسمبلی میں دن بھر کی لابنگ سے تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمانی لیڈروں نے اس قرارداد پر دستخط کر دیئے اور اس طرح تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں تبدیلی نہ کرنے کی قرارداد کو متفقہ حیثیت حاصل ہوگئی۔ قرارداد پیش کرتے ہوئے مفتی کفایت اللہ نے اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج 7 جنوری صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ کی تاریخ میں ایک تاریخی اور مبارک دن ہے کہ آج ہماری اسمبلی قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ میں تبدیلی نہ کرنے کی قرارداد منظور کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے اور میرے لیے یہ اعزاز ہے کہ میں اس قرارداد کا محرک اور پیش کرنے والا ہوں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس اسمبلی کو آج یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کریں کہ ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں ترمیم یا تنسیخ سے اجتناب کرے کیونکہ اس وقت ملک معاشرتی ناہمواریوں، امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال اور خراب معاشی مسائل سے دوچار ہے ان حالات میں ملک کسی افراتفری کا متحمل نہیں ہوسکتا اس لئے مرکزی حکومت ناموس رسالت ﷺ کے قانون میں ترمیم یا تنسیخ نہ کرنے کا واضح اعلان کرے اور اس سلسلے میں رکن قومی اسمبلی شیری رحمان کی جانب سے قومی اسمبلی میں داخل کردہ ترمیمی بل واپس لے خیبر پختونخواہ اسمبلی یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کیلئے بنائی گئی کمیٹی کے غیر مسلم سربراہ کو اس کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔ قرارداد پیش ہونے کے بعد سپیکر پختونخواہ اسمبلی کرامت اللہ خان چغرمٹی نے قرارداد پر ایوان سے رائے لی، ایوان کے تمام اراکین نے ہاتھ کھڑا کر کے اس قرارداد کی حمایت کی اور اسطرح صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ سے قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ سے متعلق یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

سلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

۳۰ ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

نزد جامع مسجد ختم نبوت، ٹنڈو آدم
ایم اے جناح روڈ

بتاریخ 12 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

زیر سرپرستی
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب

بزرگ راہنما
حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب

زیر صدارت

صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد صاحب

یادگار اسلاف حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب

مہمان خصوصی
حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب

ملک بھر کے ممتاز علماء، خطباء عظام، وکلاء، دانشور، مذہبی وسیاسی قائدین ورہنما خطاب فرمائیں گے سندھ کے مشہور ومعروف نعت خواں ہدیہ نعت پیش کریں گے۔

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ٹنڈو آدم

سلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

سالانہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

بتاریخ 31 مارچ بروز جمعرات 2011ء
صبح 7 بجے تا نماز عصر

دارالعلوم تعلیم القرآن
شاہ منصور صوابی

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

زیر صدارت
نمونہ اسلاف حضرت مولانا غریب اللہ دامت برکاتہم

فخر شعراء جناب احسان اللہ فاروقی

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

زیر سرپرستی
حضرت مولانا عبدالغفور صاحب

زیر نگرانی
حضرت العلامہ مولانا نور الہادی شاہ منصوری

خصوصی آمد
حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب
مفتی اعظم افریقہ

مہمان خصوصی
حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب

محمد فاروق معاویہ
راولپنڈی

ملک بھر کے ممتاز علماء، خطباء عظام، وکلاء، دانشور، مذہبی وسیاسی قائدین ورہنما خطاب فرمائیں گے سندھ کے مشہور ومعروف نعت خواں ہدیہ نعت پیش کریں گے۔

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ضلع صوابی صوبہ خیبر پختونخوا

رابطہ نمبر: 0302-2570769, 0300-9084775

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

لانبی بعدی

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا!

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت میں ترمیم حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی کا باعث ہے

قانون تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حکومت کوئی ترمیم نہ کرے

اہلِ ایمان پاکستان اِس کو کبھی برداشت نہیں کریں گے

حکمرانوں سے دردمندانہ اپیل

سرکاری حکام اور ارباب حل وعقد سے اپیل ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے وفادار بن کر رہیں اور کسی عہدہ کے لالچ یا دنیا کی عارضی عزت کے بدلے خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کرتے ہوئے منکرین ختم نبوت اور گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت، ملتان، پاکستان

061-4783486, 042-35862404

042-37574180